﴿... اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾ (آل عمران: ٧٤) ﴿... عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (بنی اسرائيل: ٨٠)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۱۹ اپریل ۱۹۹۶ء شمارہ ۱۶

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خوب یاد رکھو کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہئے۔

"انسان کو چاہئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے۔ مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر دنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے، فلانی زمین مل جاوے، فلاں مکان بن جاوے۔ حالانکہ اسے چاہئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا۔ ہر بات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہئے ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہرے گا۔ دنیا کا ایک بت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی نمائش اس نے دنیا کے لئے بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں۔ شیخ سعدی نے کیا عمدہ فرمایا ہے۔ مکن تکیہ بر عمر ناپائدار

اس وقت جس قدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک میں ضرور زندہ رہوں گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے تو ابھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو کہ مومن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہئے۔ ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جاوے۔ خدا تعالیٰ بڑا رحیم کریم ہے اور اس کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ تم دکھ پاؤ۔ لیکن یہ خوب یاد رکھو کہ جو اس سے عمداً دوری اختیار کرتا ہے اس پر اس کا قہر ضرور ہوتا ہے۔ عادت اللہ اسی طرح سے چلی آتی ہے۔ نوحؑ کے زمانہ کو دیکھو اور لوطؑ کے زمانہ کو دیکھو۔ موسیٰؑ کے زمانہ کو دیکھو اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو دیکھو کہ اس وقت جن لوگوں نے عمداً خدا تعالیٰ سے بعد اختیار کیا ان کا کیا حال ہوا۔ ان لمبی آرزوؤں نے انسان کو ہلاک کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے **الھٰکم التکاثر حتیٰ زرتم المقابر** کہ اے لوگو جو تم خدا تعالیٰ سے غافل ہو۔ دنیا طلبی نے تم کو غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے۔ **کلا سوف تعلمون** مگر اس غلطی کا تم کو عنقریب علم ہو جائے گا۔ **ثم کلا سوف تعلمون** پھر تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عنقریب تم کو علم ہو جاوے گا کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ ہرگز تمہارے کام نہ آویں گی اور حسرت کا موجب ہوں گی۔ **کلا لو تعلمون علم الیقین**۔ اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جاوے تو تم علم کے ذریعہ سے سوچ کر اپنے جہنم دیکھ لو اور تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہاری زندگی جہنمی زندگی ہے اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو وہ بالکل ناکارہ ہیں۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۷ (مطبوعہ لندن) صفحہ ۲۸۶ و ۲۸۷)

لعب و لہو، زینت و تفاخر اور کثرت اموال و اولاد کی تمنائیں جب معبود بن جائیں تو پھر یہ اندھیرے ہیں جو انسان کی طاقتوں پر چھا جاتے ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۵ اپریل ۱۹۹۶ء)

لندن [۵ اپریل]: سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سورہ الجاثیہ کی آیت ۲۴ اور ۲۵ کی تلاوت کرنے کے بعد ان کا تفسیری ترجمہ کیا اور گزشتہ خطبات جمعہ میں بیان کئے جانے والے مضمون کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے ان آیات کی روشنی میں مختلف پہلوؤں کی مزید وضاحت فرمائی۔ گزشتہ خطبات میں حضور ایدہ اللہ نے سورہ النور کی آیت کے حوالہ سے بتایا تھا کہ کافروں کے اعمال کی مثال سراب کی سی ہے اور جو لوگ دنیا کی زندگی میں مگن ہیں ان کی بھی یہی مثال ہے کہ عمر بھر ایسی پیاس میں سرگرداں رہتے ہیں جو کبھی بجھ نہیں سکتی۔ جوں جوں انسان دنیا کی پیاس کی پیروی کرتا ہے اس کی طلب بڑھتی جاتی ہے اور موت ایسی حالت میں آتی ہے کہ پیاس تو بجھتی نہیں مگر تقدیر الٰہی اس کے اعمال کا حساب دینے کے لئے موجود ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ زینت اپنی ذات میں کوئی بری بات نہیں بلکہ خدا تعالیٰ اسے پسند فرماتا ہے لیکن وہ زینت جو مقصود بن جائے یا ایک دوسرے پر فخر کا موجب بنے یا ایک دوسرے پر فخر کے اظہار کے لئے اختیار کی جائے وہ منع ہے۔ اسی طرح مال اور اولاد کی تمنا اپنی ذات میں منع نہیں۔ لیکن یہ چیزیں کب منع ہوتی ہیں اس کے متعلق قرآن مجید کی ایک اور آیت روشنی ڈالتی ہے جس میں ذکر ہے کہ جب انسان اپنی خواہشات اور تمناؤں کا غلام بن جائے، اپنی نفسانی خواہشات کو معبود بنالے تب یہی چیزیں اس کے لئے اندھیروں کا موجب بن جاتی ہیں۔

باقی صفحہ نمبر ۲۰ پر

مختصرات

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ یکم اپریل ۱۹۹۶ء سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ایک عظیم الشان تاریخی دور میں داخل ہو گیا ہے۔ یہ دور چوبیس (۲۴) گھنٹے مسلسل عالمگیر نشریات کا دور ہے۔ نئے سیٹلائٹ INTELSET 603 پر تجرباتی نشریات کا سلسلہ ۳۰ مارچ کو صبح سات بجے شروع ہوا اور بالآخر یکم اپریل ۱۹۹۶ء کو شام چھ بجے ایک سادہ اور پروقار تقریب میں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک تاریخی اور انتہائی ایمان افروز خطاب کے ساتھ ایم۔ ٹی۔ اے۔ انٹرنیشنل کی ۲۴ گھنٹے کی نشریات کے دور کا آغاز ہو گیا۔ عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالاتے ہوئے پیارے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو روزافزوں ترقیات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

ہفتہ ۳۰ مارچ ۱۹۹۶ء.

حضور ایدہ اللہ کی کسی مصروفیت کے باعث آج بچوں کی کلاس نہیں ہو سکی اس وجہ سے ایک گزشتہ کلاس دوبارہ دکھائی گئی۔

اتوار ۳۱ مارچ ۱۹۹۶ء.

آج انگریزی دان احباب کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس ہوئی جس میں حضور ایدہ اللہ نے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات انگریزی میں عطا فرمائے۔

☆ حضور انور نے لندن میں تعمیر ہونے والی نئی مسجد کی خوش خبری سنائی ہے۔ اس حوالہ سے میرا یہ سوال ہے کہ مسجد تعمیر کرتے وقت کن کن امور کا خیال رکھا جاتا ہے اور کیا ضروریات ہوتی ہیں؟

☆ اسلام میں چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ بعض لوگوں کے خیال میں (خاص طور پر دور حاضر کے لوگوں کی رائے میں) یہ ایک بہیمانہ اور غیر انسانی سزا ہے۔ اس بارہ میں وضاحت کی درخواست ہے۔

☆ Premature بچوں کے اسقاط کے بارہ میں اسلامی تعلیم کیا ہے؟ اگر یہ سوال ہو کہ ماں زندہ رہے یا بچہ تو کیا فیصلہ کیا جائے گا۔

☆ کیا یہ بات درست ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا عمل کیا گیا تھا؟

☆ جب کوئی غیر مسلم اسلام قبول کرتا ہے تو کیا اس کے لئے کوئی اسلامی نام اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اسلامی ناموں کی ضرورت اور حکمت کیا ہے؟

☆ ہومیو پیتھی ذریعہ علاج عام روایتی طریق ہائے علاج کے مقابل پر کیا بہتر صورت مہیا کرتی ہے۔ یہ علاج کس لحاظ سے بہتر ہے؟

☆ خانہ کعبہ کی عظمت و اہمیت کیا ہے۔ ہم کس وجہ سے خانہ کعبہ کی طرف مونہہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں؟

☆ موجودہ حالات میں بوزنین لوگوں کو کیا کرنا چاہئے تاکہ قیام امن کے امکانات ختم نہ ہوں۔

سوموار یکم اپریل ۱۹۹۶ء.

آج پروگرام کے مطابق ترجمۃ القرآن کلاس ہوئی جو اس سلسلہ کی کلاس نمبر ۱۲۱ تھی۔ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ ھود کی آیت نمبر ۹۷ تا ۱۲۴ کا ترجمہ اور تشریح بیان فرمائی۔ اور اس طرح آج سورہ ھود تک کا ترجمہ مکمل ہو گیا۔

منگل ۲ اپریل ۱۹۹۶.

ترجمۃ القرآن کی کلاس نمبر ۱۲۲ حضور انور ایدہ اللہ نے لی جس میں آپ نے سورہ یوسف کی آیت نمبر ۱ تا ۳۰ کا آسان فہم ترجمہ اور ضروری مقامات کی تفسیر بیان فرمائی۔

بدھ اور جمعرات، ۳ اور ۴ اپریل ۱۹۹۶ء.

ان دو دنوں میں حضور ایدہ اللہ نے ہومیو پیتھی کی کلاسز نمبر ۱۴۸ اور ۱۴۹ لیں۔ جن میں علی الترتیب کھانسی، ٹانسلز اور گلے کی تکالیف اور ان کی ادویہ کے متعلق بتایا۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تجویز کردہ نسخہ جات کے نتیجہ میں شفایاب ہونے والوں کی طرف سے آنے والے خطوط سے ان کے تجربات بیان فرمائے۔

باقی صفحہ نمبر ۲۰ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

حمد، عزم، دعا اور توکل علی اللہ کا شیریں ثمر

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی روزانہ مسلسل چوبیس گھنٹے کی عالمی نشریات کے آغاز کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو تاریخی خطاب فرمایا وہ کئی پہلوؤں سے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ اس میں ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل کی گزشتہ مختصر عرصہ کی تاریخ کے بعض نہایت اہم پہلو ہی بیان نہیں کئے گئے بلکہ اس کے عظیم اور روشن تر مستقبل کی بشارتیں بھی دی گئی ہیں۔ اس خطاب میں خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی غیرت توحید اور اولوالعزمی اور جماعت کی عزت اور وقار کے تحفظ کے لئے غیر معمولی جدوجہد اور دعاؤں اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان مجاہدانہ مساعی اور متضرعانہ دعاؤں کی قبولیت اور اس کی نصرت و تائید کے اعجازی نشانات کا بھی نہایت ایمان افروز، وجد آفریں اور روح پرور تذکرہ ہے۔ اور یہ حقیقت ایک دفعہ پھر بہت نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے کہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ہے اور وہی اس کا محافظ اور متولی اور کارساز ہے اور اس جماعت کی کشتی اس قادر مطلق کی نظروں کے سامنے اس کی نگرانی اور حفاظت میں اپنی منزل کی طرف بڑھ رہی ہے اور جہاں تک ایم۔ٹی۔اے کا تعلق ہے تو یہ ہمارے محسن و منان خدا کا ایک خاص انعام ہے جو اس نے محض اپنے فضل سے ہمیں عطا فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ کے اس خطاب میں تمام افراد جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کے لئے بالعموم اور دنیا بھر میں ایم۔ٹی۔اے کے ساتھ وابستہ رضاکاران کے لئے خصوصاً نہایت زریں ہدایات و نصائح بھی موجود ہیں اور یہ خطاب خصوصیت سے اس بات کا متقاضی ہے کہ اسے پورے غور اور گہری توجہ سے سنا جائے اور اس کے مضامین کو ہمیشہ پیش نظر رکھا جائے۔ اگر ایک جملہ میں اس خطاب کا خلاصہ نکالا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل حمد، عزم، دعا اور توکل علی اللہ کا ایک شیریں ثمر ہے اور یہ وہ عظیم اوصاف حسنہ ہیں جنہیں اپنائے بغیر نہ تو ایم۔ٹی۔اے سے کوئی فیض حاصل کیا جاسکتا ہے اور نہ حقیقی معنوں میں کوئی اس کی خدمت کی توفیق پاسکتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اس آسمانی مائدہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے رہیں اور مومنانہ عزم اور ہمت کے ساتھ مگر عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے اور اس کی نصرت و تائید پر کامل توکل رکھتے ہوئے ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل کی ہر ممکن خدمت پر کمربستہ رہیں اور اس کے مزید فضلوں کے طالب رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔

خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

☆ بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ،

حضور نے فرمایا کہ لہو و لعب میں Social Persuits اور ہر قسم کی وہ دلچسپیاں شامل ہیں جو محض زندہ رہنے سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ زندگی کو اس میں غرق کر دینے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسی طرح ہر قسم کے زینت کے سامان، کاسمیٹک انڈسٹری اور اس قسم کے دوسرے سامان تعیش شامل ہیں۔ اور تکاثر فی الاموال والاولاد میں سیاسی غلبے کا مضمون ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جو شخص اپنی خواہشات کو معبود بنا لے وہ اپنے دل، کانوں اور آنکھوں سے صحیح فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور اس کے علم کے یہ تینوں راستے بند ہو جاتے ہیں اور وہ اندھیروں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ایسی دنیا جہاں مادہ پرستی کے اندھیروں نے دنیا کو ڈھانپ لیا ہو ان کو خدائے واحد کی طرف بلانا سب سے مشکل کام ہے۔ اس کا علاج صرف دعا ہے۔ حضور نے ایسے ماں باپ کو بھی جو اپنی اولاد کی تربیت سے مایوس ہو جاتے ہیں نصیحت فرمائی کہ وہ دعا سے کام لیں۔ ایسے لوگ اگر ہدایت پائیں گے تو خدا کے ہاتھ سے پائیں گے۔ آنحضرت ؐ کے ذریعہ عرب میں جو عظیم روحانی انقلاب برپا ہوا وہ بھی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں ہی کا اعجاز تھا۔

حضور انور نے قرآنی آیات کے مضمون کو کھولتے ہوئے فرمایا کہ دل، کان اور آنکھیں روشنی کے تین راستے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو روشنی میں کمی آ جائے گی۔ ایسے لوگ جو مادہ پرستی میں مبتلا ہیں لہو و لعب، زینت و تفاخر اور تکاثر فی الاموال والاولاد کے اندھیروں میں ہیں ان کے متعلق خصوصیت سے دعا کریں اور یہ بھی دیکھیں کہ کیا ان پر روشنی کے یہ تینوں راستے بند ہو گئے ہیں یا کوئی رستہ ابھی کھلا ہے۔ حضور نے فرمایا ایسے لوگوں کے لئے "رب ارنی کیف تحی الموتیٰ" کی دعا کریں۔ خدا تعالیٰ پہلے بھی ایسے معجزے دکھا چکا ہے کہ جن کی زندگی کی کوئی امید باقی نہ رہے انہیں وہ زندہ کر دیتا ہے۔

حضور نے مغربی دنیا میں تبلیغ کے لئے خصوصیت سے متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دعا کی برکت سے پہلے بھی مردے زندہ ہو گئے اور آج بھی ہونگے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کے سو سالہ گڑھے مردوں کو خدا اٹھا سکتا ہے، عرب کے سینکڑوں سال کے روحانی مردوں کو زندہ کر سکتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے دعاؤں کے گر سیکھتے ہوئے جب آپ آج کے مردوں کے لئے دعائیں کریں گے تو دیکھیں گے کہ یہ بھی سننے اور دیکھنے لگیں گے۔ مگر اس کے لئے پہلے اپنے دن پھیریں، اپنی آنکھوں سے ان پردوں کو ہٹائیں، اپنے کانوں سے ان بوجھوں کو نکالیں جو آپ کی سماعت پر اثر ڈال رہے ہیں اور اپنے دلوں سے ان میلوں کو دھوئیں جو آپ کے سوچنے سمجھنے کی طاقت کو دھندلا دیتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں انشاء اللہ آئندہ خطبات میں روز مرہ کی زندگی کے تجربوں کی بعض مثالیں آپ کے سامنے رکھ کر آپ کو بتاؤں گا کہ یہ بدیاں ہیں جو آپ کے اندر راہ پا رہی ہیں اور ان سے بچنا ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ لعب و لہو، زینت و تفاخر اور کثرت اموال و اولاد کی تمنائیں جب معبود بن جائیں تو پھر یہ اندھیرے ہیں جو ان تینوں طاقتوں پر چھا جاتے ہیں۔ اس لئے آپ جن کو زندہ کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے دعائیں کریں اور دعاؤں کے سہارے دعوت الی اللہ کے میدان میں آگے بڑھیں۔ اپنے نونہالوں کی بھی فکر کریں۔ امت محمدیہ کے لئے دعائیں کریں اور اپنے اندر بھی نگاہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے اندھیروں سے محفوظ رکھے۔

☆ بقیہ: مختصرات

جمعۃ المبارک ۵ر اپریل ۱۹۹۶.

آج اردو دان احباب کے ساتھ مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ نے عمومی نوعیت کے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات عنایت فرمائے۔

☆ ایک غیراز جماعت مسلمان دوست نے جو گزشتہ دنوں حضور انور ایدہ اللہ کی ایک مجلس سوال وجواب میں حاضر تھے، یہ سوال کیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے پہلے نبوت سے انکار کیا اور پھر بعد میں اقرار کیا اور وجہ یہ بتائی کہ اب خدا تعالیٰ نے یہ معاملہ مجھ پر خوب واضح کر دیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو ابتداء سے ہی کیوں حقیقت حال کی خبر نہ دی گئی؟

☆ قرآن کریم میں اکثر مقامات پر حضرت عیسیٰ ؑ کے نام کے ساتھ ابن مریم کے الفاظ آتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے اور کس بات کی طرف اشارہ ہے؟

☆ یہ تو سمجھ آتی ہے کہ رسول کریم ؐ نے مسجد حرام میں رکھے گئے بتوں کو کیوں توڑ ڈالا۔ مگر یہ سمجھ نہیں آتی کہ حضرت ابراہیم ؑ اور محمود غزنوی نے دوسروں کی عبادت گاہوں میں جاکر ان کے دیوتاؤں کو کیوں توڑ ڈالا؟

☆ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ باوجود ایک چھوٹی سی جماعت ہونے کے ایم ٹی اے کے ذریعہ ۲۴ گھنٹے اسلام کا پیغام ساری دنیا میں پہنچا رہی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ ساری دنیا کے غیر احمدی مسلمان مل کر بھی اس کام میں اب تک ناکام ہیں جبکہ وہ اکثریت میں بھی ہیں اور مالدار بھی ہیں۔

☆ رفع یدین سے کیا مراد ہے؟

☆ بسم اللہ..... کو ہر سورت کا حصہ قرار دیا جاتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ نماز پڑھاتے ہوئے امام سورہ الفاتحہ سے پہلے بسم اللہ بالجہر نہیں پڑھتے؟

☆ سائنس اور ٹکنالوجی میں ترقی اور معاشی خوش حالی کی بناء پر یورپ کے لوگ مذہب کی بات کم ہی سنتے ہیں۔ جو سنتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جو اسلام تم پیش کر رہے ہو وہ واقعی بہت خوبصورت ہے مگر یہ صرف کتابی چیز ہے۔ اگر نہیں تو دنیا کے اسلامی ملکوں میں سے ایک کا بھی نمونہ پیش کرو جہاں یہ اسلام نافذ ہو۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم کسی ایک ملک کا نمونہ بھی پیش نہیں کر سکتے اور یہ ہماری تبلیغ میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ اس کا کیا حل ہے؟

☆ مغربی ملکوں میں سٹاک ایکس چینج کا کام بہت زیادہ ہے اور یہ سسٹم ان ممالک کی اکنامکس میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کیا اسلامی نظام میں اس سسٹم کی اجازت ہے۔ اگر نہیں ہے تو اس کا متبادل نظام کیا ہو سکتا ہے؟

☆ جماعت کی طرف سے شائع شدہ انگریزی تفسیر القرآن میں سورہ الجن میں آیت نمبر ۲۴ کی تفسیر میں "امداً" اور "ابداً" کے باہمی فرق کو بیان کیا گیا ہے۔ کیا "ابداً" کے لفظ میں ہمیشہ ابدیت اور ہمیشگی کے معنی پائے جاتے ہیں؟

☆ حدیث مجدد میں ذکر ہے کہ امت محمدیہ میں ہر صدی کے سر پر مجدد آتے رہیں گے۔ کیا ان مجددین کا آنا ایک مدت تک معین ہے یا ہمیشہ ہی آتے رہیں گے؟

☆ آج عیسائی ساری دنیا میں Good Friday منا رہے ہیں۔ آج کے دن صلیبی واقعہ کی روشنی میں ہم کس طرح بہتر طور پر عیسائیوں اور خصوصاً غیر احمدی مسلمانوں کو سمجھائیں کہ حضرت عیسیٰ ؑ کا بطور بشر، جسم خاکی کے ساتھ، عالم ارواح میں جانا نہ صرف ناممکن ہے بلکہ بے مقصد بھی ہے؟

☆ اہل برطانیہ کو اسلام کی ضرورت کا کس طرح قائل کیا جائے جبکہ وہ اپنے آپ کو مسلمانوں سے زیادہ ترقی یافتہ اور پرامن سمجھتے ہیں؟

☆ پچھلے دنوں میں دمدار ستارہ جاپانی کومٹ ظاہر ہوا ہے اور ساتھ ہی پرسوں چاند کو بھی پورا گرہن لگا اور اسی ہفتہ ایم ٹی اے کے چوبیس گھنٹے کے پروگراموں کا آغاز ہوا ہے۔ ان تینوں چیزوں کا آپس میں کوئی تعلق ہے یا اس میں ہماری جماعت کے لئے کوئی نشان ہے؟

(ع - م - ر)

(سولھویں قسط)

مسیحیت

ایک سفر حقائق سے فسانہ تک

Christianity —— A journey from facts to fiction

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

کی معرکہ آراء انگریزی تصنیف کا اردو ترجمہ

[یہ اردو ترجمہ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی (سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل حال جرمنی) نے کیا ہے جسے ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے - مدیر]

خدا کے مقدس نبی کے خلاف جگرپاش زبان درازی

جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جاچکا ہے صحیفوں میں یہ پیش گوئی موجود تھی کہ اگر کوئی جھوٹا مدعی نبوت خدا کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کرے گا جو اس نے کہی نہ ہوگی تو اسے درخت کے ساتھ لٹکایا جائے گا۔ اس لحاظ سے مسیح کا صلیب پر مرنا مسیحیت کی موت کے مترادف ٹھہرتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یہودیوں کا مستند مذہبی لٹریچر مسیح کی صلیبی موت کے متعلق انتہائی دل آزار طعن و تشنیع اور خرافات سے بھرا پڑا ہے۔ مسیح کے ہم عصر مخالف بالخصوص بائبل کے مذکور حوالہ کی رو سے ڈنکے کی چوٹ کہا کرتے تھے کہ وہ بلاشبہ جھوٹا ثابت ہو چکا ہے۔ اس کے جھوٹا ہونے میں شک و شبہ کے کسی شائبہ کی بھی گنجائش نہیں۔ ان کے دلوں میں مسیح کے لئے حبہ برابر بھی احترام باقی نہ رہا تھا۔ وہ اس کے خلاف بہت ہی گندی اور اہانت آمیز زبان استعمال کرتے تھے۔ ہر شخص جو مسیح سے محبت رکھتا تھا ایسی گندہ دہنی برداشت نہیں کر سکتا تھا اور نہ ہم برداشت کر سکتے ہیں کیونکہ ہم اسے خدا کا ایک سچا اور برگزیدہ رسول مانتے ہیں اور اس کے اس مرتبہ کی وجہ سے اس سے محبت رکھتے ہیں۔ ہر کوئی یہودیوں کے طعن و تشنیع اور گندہ دہنی پر ابتدائی مسیحیوں کی کربناک اذیت اور دلی دکھ درد کا بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے۔ وہ کیوں اذیت محسوس نہ کرتے جبکہ وہ اسے خدا کا سچا پاک و مقدس اور پارسا رسول سمجھتے تھے اور اس بات پر ایمان رکھتے تھے کہ وہ مسیحا کے اعلیٰ منصب پر فائز اور ان کا نجات دہندہ ہے۔ وہ ایسی گندی زبان کے خلاف اپنا دفاع کیسے کریں گے جبکہ اسے اس گندی اور ناپاک زبان کے بالمقابل پڑھا جائے جو ہمیں آج کے زمانہ میں سلمان رشدی کی بدنام زمانہ کتاب " The Satanic Verses " میں ملتی ہے اور جو ہمارے دلوں کو بری طرح زخمی کرتی ہے۔

دونوں کی طرف سے شرافت اور شائستگی کا ایسا مکمل فقدان انسانیت کی پستی اور گراوٹ کی اتھاہ گہرائیوں میں اترنے اور اسفل السافلین میں جا داخل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ آگے ہم قدیمی یہودی لٹریچر سے جو اقتباسات درج کریں گے ان سے قارئین کتاب کچھ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب پاک و مطہر اور مقدس ہستیوں کے ہلکائے ہوئے جنونی مخالف جھپٹ جھپٹ کر انہیں انتہائی گستاخانہ اخلاق سوز حملوں کا نشانہ بناتے ہیں تو شرافت و نجابت کی انسانی اقدار کا جنازہ نکلنے سے معتقدین کے دلوں پر کیا بیتتی ہے۔

طالمود یہودیوں کی وہ کتاب ہے جس میں ان کے عقائد درج ہیں اور ان کے مذہبی علوم کو جس میں بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے اس میں یہ امر ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ نعوذ باللہ نہ صرف یہ کہ مسیح ولد الحرام تھا بلکہ اس کی ماں مریم کے ایام حیض میں اس کا حمل ٹھہرا تھا اور ٹھہرا بھی تھا ایک خبیث روح کی وساطت سے اس لئے وہ بلحاظ ولادت دوغلا تھا۔ اس کتاب میں مزید واضح کیا گیا ہے کہ اس کے اندر ESAU کی روح تھی۔ وہ احمق، شعبدہ باز اور عورتوں کو ورغلانے والا تھا۔ بالآخر اسے صلیب دی گئی اور دوزخ اس کا آخری ٹھکانہ بنی۔ اس کے ماننے والوں نے اس کے بت نصب کر رکھے ہیں جن کی وہ پرستش کرتے ہیں۔ یہودی لٹریچر کے جو اقتباسات ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں وہ ریورنڈ آئی۔ بی۔ پرانائٹس کی کتاب (The Talmud Unmasked by I. B. Pranatis) سے ماخوذ ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

'Kallah' نامی ٹریکٹ کے صفحہ ۱۸۶ پر درج ہے:

ایک دن ایسا ہوا کہ دینی اکابر (یہودی فقیہی اور فریسی) ہیکل کے دروازہ پر بیٹھے تھے، دو نوجوان وہاں سے گزرے۔ ان میں سے ایک نے اپنا سر ڈھانپ رکھا تھا اور دوسرا ننگے سر تھا۔ ربی الائزر (Eliezer) نے کہا وہ جو ننگے سر تھا وہ ولد الزنا ہے۔ ربی جیہوشوا (Jehoschua) نے کہا مجھے یقین ہے کہ وہ ایام حیض کے دوران استقرار حمل کے نتیجے میں پیدا ہوا تھا۔ ربی اکیباہ (Akibah) بولا دونوں باتیں درست ہیں۔ اس پر دوسروں نے ربی اکیباہ سے کہا کہ وہ اپنے ساتھی علماء کو جھٹلانے اور ان کی تردید کرنے کی کیسے جرات کر رہا ہے۔ اس نے جواب دیا وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اسے ثابت کر سکتا ہے۔ چنانچہ وہ لڑکے کی ماں کے پاس گیا جو منڈی میں بیٹھی سبزی بیچ رہی تھی۔ اس نے عورت کو مخاطب کر کے کہا "اے میری بیٹی! میں تجھ سے جو کچھ پوچھنے لگا ہوں اگر تو سچ بولے گی اور اس کا صحیح جواب دے گی تو میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگلی زندگی میں تو بچائی جائے گی اور نجات یافتہ قرار پائے گی"۔ اس عورت نے مطالبہ کیا کہ وہ قسم کھا کر کہے کہ اپنے وعدہ پر قائم رہے گا۔ ربی اکیباہ نے ایسا ہی کیا لیکن اس نے اپنی قسم کو اپنے ہونٹوں کی حرکت تک ہی محدود رکھا اور اپنے قلب پر اس کا کوئی اثر قبول نہ کیا۔ اس کے بعد اس نے پوچھا "مجھے یہ بتا تیرا بیٹا پیدا کیسے ہوا تھا؟"۔ اس پر اس عورت نے جواب دیا "جس روز میری شادی ہوئی اس روز مجھے حیض آ رہا تھا اس پر میرا خاوند مجھ کو اکیلا چھوڑ کر چلا گیا۔ لیکن ایک بدروح آئی اور میرے ساتھ ہم بستر ہوئی اور اس مجامعت کے نتیجہ میں میرے ہاں یہ بیٹا پیدا ہوا"۔ اس طرح یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ نوجوان نہ صرف ولد الزنا تھا بلکہ اس کا حمل بھی ایام حیض میں ٹھہرا تھا۔ جب معترضین نے یہ سنا تو انہوں نے کہا "بلاشبہ ربی اکیباہ عظیم ہے اس نے تو اپنے بڑوں کی غلطی دور کر دکھائی"۔ پھر انہوں نے بڑے جذبہ سے کہا "اسرائیل کے خداوند خدا کی تقدیس بلند ہو جس نے ربی اکیباہ بن یوسف پر اپنا غیب ظاہر کیا"۔

"اب رہا یہ امر کہ یہودیوں کے نزدیک اس کہانی کا تعلق مسیح اور اس کی ماں مریم سے ہے تو اس کا صاف اور واضح الفاظ میں ذکر ان کی کتاب Toldath Jeschu (مسیح کی نسل) میں موجود ہے۔ اس میں ہمارے نجات دہندہ (یسوع مسیح) کا ذکر قریباً انہی الفاظ میں کیا گیا ہے"۔

(The Talmud Unmasked by Rev. I.B.Pranaitis 1. Page 30)

مسیح کے مخالف و معاند یہودیوں نے اپنے لٹریچر میں مسیح کے مقدس نام اور ذات پر جس طرح کیچڑ اچھال اچھال کر عفونت و غلاظت اور گندگی کی بھرمار کی ہے اس پر انسانی شرافت و شائستگی گھن کھاتی اور سر پیٹ کر رہ جاتی ہے۔ یقیناً مسیح مریم نامی ایک پاکدامن، مقدس و مطہر خاتون کے حاملہ ہونے سے تولد ہوا اور اس حمل کے ٹھہرنے میں ہمارے خداوند قدوس کی لامتناہی تخلیقی قدرتوں کے سوا کسی اور کا کوئی دخل یا تعلق نہ تھا۔ کسی بدروح کی مجامعت سے ایام حیض میں حمل ٹھہرنے کا نظریہ اس عفونت بھرے دماغ پر زیادہ موزونیت کے ساتھ صادق آتا ہے جس میں اس شر عظیم کا خیال پیدا ہوا۔ افسوس! ان بدباطن اور بدقماش لوگوں کی زبانیں اور قلمیں جو یکساں زہر اگلتی اور غلاظت بکھیرتی ہیں نہ مقدس و مطہر خاوندوں کی ازواج کو متہم کرنے سے باز آتی ہیں اور نہ ان کی ماؤں پر تہمتیں لگانے میں عار محسوس کرتی ہیں۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ ایسا گالیاں دینے والا اور گند بکنے والا دو ہزار سال پہلے گزرا تھا یا عصر حاضر کی دنیا میں پیدا ہوا۔ کس قدر حیران کن ہے یہ امر آج کی مہذب کہلانے والی سوسائٹیاں اور معاشرے ایسی بہیمیت پر اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ قلم اور زبان کی آزادی کے نام پر ایسی بھیانک اور سنگین دل آزاریوں کی اجازت دینے اور ان کی تصدیق کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔

سلمان رشدی نے ہادی اسلام حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے خلاف جو زبان استعمال کی ہے وہ اس گندہ دہنی سے مختلف نہیں ہے جو مسیح کی پارسا پاکدامن اور مطہر والدہ کے لئے یہود نے استعمال کی تھی۔

پھر ریورنڈ پرانائٹس نے اپنی مذکورہ کتاب میں طالمود کی بعض اور عبارتیں بھی درج کی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

" Sanhedrin (67 a) میں یہ بھی لکھا ہے:

یہ ہے وہ کچھ جو انہوں نے لد (Lud) میں ستادا (Stada) عورت کے بیٹے کے ساتھ کیا۔ انہوں نے عید فسح کی شام کو اسے صلیب پر لٹکا دیا۔ ستادا کا یہ لڑکا فرزند تھا پنڈیرا (Pandira) کا۔ ربی چاسدا (Chasda) ہمیں بتاتا ہے کہ پنڈیرا، ستادا کا خاوند تھا، وہی ستادا جو اس آدمی کی ماں تھی اور وہ یہودا کے بیٹے پافس (Paphus) کے زمانہ میں وہاں رہتا تھا"۔

مندرجہ بالا فقرات درج کرنے کے بعد ریورنڈ آئی بی پرانائٹس نے اپنی مذکورہ کتاب "دی طالمود ان ماسکڈ" میں یہ تبصرہ کیا ہے:

"ان فقرات کا مطلب یہ ہے کہ یہ مریم ہی تھی جو ستادا کہلاتی تھی۔ ستادا کہتے ہیں کنجی کو کیونکہ پمبادیتا (Pambadita) میں جو کچھ پڑھا جاتا تھا اس کی رو سے اس عورت نے اپنے خاوند کو چھوڑ دیا اور زنا کی مرتکب ہوئی۔ یہی بات "یروشلم، طالمود اور میمونائڈز (Jerusalem Talmud & Maimonides-) میں بھی لکھی ہے۔

جو لوگ ایسی شیطانی کذب بیانیوں میں یقین رکھتے ہیں وہ زیادہ نفرت اور ملامت کے سزاوار ہیں یا زیادہ رحم کے۔ اس بارہ میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا"۔

یہ تبصرہ بلاشبہ ایک بے بس اور بے چارے مظلوم دل کی کرب و اذیت کی آئینہ دار ایک چیخ یا پکار ہے۔ یہ مظلوم دل اس کے اپنے محبوب آقا کے خلاف ایک کٹر جنونی مخالف کی طرف سے کئے جانے والے تمسخر اور استہزا اور اہانت پر بے اختیار تڑپ اٹھا ہے۔ ابتدائی مسیحیوں کو تو اس زمانہ کے سنگدل یہود کی طرف سے روا رکھے جانے والے تمسخر و استہزا اور اہانت و ذلت پر اس سے کہیں زیادہ اذیت اٹھانا پڑی ہوگی حتیٰ کہ ان مظلوموں کی زندگی تو ان کے لئے جہنم بن گئی ہوگی۔ انہیں تو ان دشنام طرازیوں اور دل پاش و جگر خراش گندہ دہنیوں کی اذیت سہنا پڑی ہوگی جن کا نشانہ کسی ایسے پیارے وجود کو نہیں بنایا جا رہا تھا جس کی یاد ماضی بعید کے دھندلکوں میں مدھم پڑ گئی ہو بلکہ وہ تو اس مقدس وجود کے خلاف دشنام طرازیوں اور استہزاؤں کی ناقابل بیان اذیت سہہ رہے تھے جس کی یادیں ابھی تازہ اور زندہ تھیں، جیسے انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور جس کی دلنواز باتوں کو اپنے کانوں سے سنا تھا اور جس کی پاک تریاق صحبت میں انہوں نے اپنی زندگی کے بعض بہت ہی حسین اور بیش قیمت لمحات گزارے تھے۔ اس میں کیا شک ہے کہ انہیں ایک دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا گیا ہوگا کیونکہ محض گھناؤنا استہزاء ہی نہیں تھا جو انہیں اذیت پہنچا رہا تھا بلکہ وہ اس سے کہیں بڑھ کر تعزیر و تعذیب کے بظاہر نہ ختم ہونے والے سلسلہ سے دوچار تھے کیونکہ یسوع مسیح کے خلاف شکایتوں، مؤاخذے، پکڑ دھکڑ، بازپرس، عدالتی کارروائی کے چکر اور صلیب پر مار ڈالنے کی کوشش کے طویل عمل نے اسے بے عزتی اور بے حرمتی کا نشانہ بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی تھی۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس زمانہ کے آزاد مغرب کے عیسائی ضمیر کروڑوں کروڑ مسلمانوں کو پہنچنے والی اذیت اور کرب کو سمجھنے اور اس کا احساس کرنے کی کچھ تو کوشش کریں جنہیں ان کے جان و دل سے عزیز آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور ان کے قدسی صفات صحابہ کے خلاف ایسی ہی غیر انسانی اور سراسر اخلاق سوز زبان استعمال کر کے کچھ کم مبتلائے عذاب نہیں کیا جاتا۔

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

کرسمس، ایسٹر اور ان سے متعلقہ رسومات کا اصل ماخذ

(چوہدری خالد سیف اللہ خان)

کرسمس، ایسٹر اور ان سے متعلقہ رسومات کا اصل ماخذ

عیسائی کرسمس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یوم پیدائش کے طور پر مناتے ہیں۔ اس موقع پر خصوصی ترانے (CAROLS) گائے جاتے ہیں۔ درختوں کو سجایا جاتا ہے۔ بعض ملکوں میں شام کے کھانے میں ٹرکی مرغا (TURKEY) بطور خاص پکایا جاتا ہے۔ ایک دوسرے کو تحفے دیتے ہیں۔ بچوں کو سنٹا کلاز (SANTA CLAUS) رات کو چھپ کر تحفے دینے آتا ہے مگر عجیب بات ہے کہ انجیل میں ان میں سے کسی بات کا ذکر نہیں ملتا۔ نہ خود حضرت عیسیٰؑ یا ان کے ابتدائی پیروکاروں نے یہ رسمیں منائیں۔ تو پھر یہ رسمیں اور تہوار عیسائیت میں کہاں سے داخل ہوئے۔ اس کا جواب سڈنی کے ایک مصنف مسٹر پپ ولسن نے اپنے ایک حالیہ مضمون میں دیا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے (ہیرلڈ ۲۳ دسمبر ۹۵ء)

کرسمس

پرانے زمانے میں رومی لوگ ۲۵ دسمبر کو جب سردی اپنی انتہا کو پہنچ جاتی اور دن پھر لمبے ہونے شروع ہوکر گرمیوں کی آمد کی نوید دیتے تھے تو اس روز NATALIS SOL INVICTUS کے نام سے تہوار منایا کرتے تھے۔ جس کا مطلب تھا "ناقابل شکست سورج کی پیدائش کا دن"۔ یہ وہ دن ہے جب شمالی نصف کرہ ارض میں سورج خط استوا کے ورلے ترین مقام پر ہوتا ہے اور پھر واپس زمین کی طرف رجوع کرتا ہے۔ یہ دن اور بھی کئی ملکوں میں مختلف دیوی دیوتاؤں کے نام پر منایا جاتا تھا جیسے بابل کے علاقہ میں BABYLONIAN QUEEN OF HEAVEN مصر میں OSIRIS - شام میں بعل BAAL اور یورپ کے دوسرے ممالک میں عطیس MITHRAS, ADONIS - (ATTIS), وغیرہ وغیرہ۔ جہاں تک یسوع مسیح کے یوم پیدائش کا تعلق ہے اسے جان بوجھ کر گھپلے (FUDGE) میں رکھا گیا اور پہلے سے رائج دن کو چرچ فادرز نے کرسمس قرار دے دیا۔ (جن بتوں کے نام پر یہ دن منایا جاتا انکے القاب بھی ملتے جلتے رائج تھے جیسے نور جہاں، نجات دہندہ اور نیکی کا سورج)۔

تحائف کے تبادلے

رومی حکومت میں لوگوں میں رواج تھا کہ دسمبر کے آخر میں ایک دوسرے کو تحائف دیا کرتے تھے، دعوتیں ہوتیں، مندروں کی سجاوٹ و زیبائش کی جاتی اور زحل کا تہوار Festival of Saturnalia منایا جاتا۔

سنٹا کلاز

سنٹا کلاز دراصل سینٹ نکولس کا مخفف ہے جو چوتھی صدی عیسوی میں مائرا (MAYRA) کے مقبول عام آرچ بشپ تھے۔ روایت ہے کہ ایک بار انہوں نے رات کے وقت خفیہ طور پر ایک غریب آدمی کی تین بیٹیوں کو سونے کی تھیلیاں دی تھیں تا ان کو اپنے جسم فروخت نہ کرنے پڑیں۔ تب سے سنٹا کلاز تحفہ دینے والے روایتی کردار کے طور پر مشہور ہوگئے۔

ٹرکی مرغا

برطانیہ میں تین صدیوں تک کرسمس کی شام کو بطخ پکانے کا رواج رہا۔ پھر ٹرکی (TURKEY) کو یہ اعزاز بخشا گیا۔ کہتے ہیں ہنری ہشتم شاہ انگلستان نے سب سے پہلے کرسمس پر ٹرکی پکانے کو رائج کیا۔

ایسٹر

یورپ کی غیر اہل کتاب اقوام (PAGANS) پہلے سے ان دنوں میں YULE یا سردیوں کے وسط کا دن منایا کرتے تھے۔ چرچ کے قائدین جب ان تقریبات کو ختم کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے تو انہوں نے اس پر عیسائی ٹھپہ لگا کر اسے ایسٹر کے تہوار میں تبدیل کردیا۔ صدیوں تک روایات تبدیل ہوتی رہیں اور ایک دوسرے میں مدغم ہوکر آخر انہوں نے ان رسوم کی شکل اختیار کرلی جو آجکل ہم ایسٹر پر ادا کرتے ہیں۔

مسٹر ولسن کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ عیسائیت سے قبل بھی یہ تہوار اور رسومات یورپ میں کسی نہ کسی شکل میں پائی جاتی تھیں جن کو بعد میں نام کی تبدیلی سے عیسائی تہواروں کے طور پر منایا جانے لگا۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ جہاں تک موجودہ عیسائی عقائد کا تعلق ہے ان کا حال بھی اس سے مختلف نظر نہیں آتا۔ ملتے جلتے عقائد رومی سلطنت میں پہلے سے موجود تھے صرف کرداروں کے نام مختلف تھے۔ اس سلسلہ میں آرتھرویگل (ARTHUR WEIGALL) کی تحقیق جو انہوں نے اپنی کتاب "PAGANISM IN CHRISTIANITY" میں درج کی ہے بہت دلچسپی کی حامل ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

ATTIS, was the "Good Shepherd", the son of Cybele, the Great Mother, alternatively of the virgin Nana who conceived him without union with mortal man. In prime of his manhood he mutilated himself and bled to death at the foot of his sacred pine tree. In Rome the festival of the death and resurrection was annually held from March 22nd to 25th. March 24 was the "Day of Blood", when the High Priest, who himself impersonated Attis, drew blood of human sacrifice (in atonement of Sin)"

(Paganism. in Our Christianity, Arthur Weigall pp.110-111, Hutchinson and Co. Ltd. London)

یعنی عطیس (ATTIS) نیک چرواہا (GOOD SHEPHERED) تھا۔ وہ عظیم والدہ سائیبل (CYBELE) کا بیٹا تھا۔ اس کی ماں کا دوسرا نام کنواری نانا (VIRGIN NANA) تھا جس نے بغیر کسی فانی انسان کے ساتھ ملاپ کے اسے جنا تھا۔ عین جوانی میں اس نے اپنے جسم کو کاٹ کر اور اس طرح خون بہا کر مقدس صنوبر کے درخت کے قدموں میں اپنی جان قربان کردی تھی۔ روم میں اس کے مرنے اور دوبارہ جی اٹھنے کا تہوار ہر سال ۲۲ تا ۲۵ مارچ کو منایا جاتا تھا۔ ۲۴ مارچ کو بڑا پادری (بطور ڈرامہ کے) عطیس کا کردار ادا کرتا تھا اور گناہ کے کفارہ کے طور پر انسانی قربانی کا خون نکالتا"۔

اس رومی عقیدہ کی جھلک موجودہ عیسائی عقائد میں واضح طور پر پائی جاتی ہے۔ عطیس کی مشابہت یسوع مسیح سے بطور نیک چرواہے کے کنواری ماں سائیبل (یا نانا) کی حضرت مریم سے۔ دونوں کی بن باپ پیدائش، دونوں کی جوانی میں قربانی اور پھر مرنے کے بعد جی اٹھنا۔ پھر رومیوں کا DAY OF BLOOD اور عیسائیوں کا ایسٹر اور پھر دونوں قربانیوں کا سال کے اسی حصہ میں پیش آنا یہ سب پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ کہانی کے کرداروں کے صرف نام ہی بدلے ہوئے ہیں۔

اسی طرح کی کہانی مشرقی رومی سلطنت میں بھی پائی جاتی تھی۔ یہی مصنف اپنی مذکورہ بالا کتاب کے صفحہ ۱۱۶۔۱۱۷ پر لکھتے ہیں:

"One of the earliest seats of Christianity was Antioch, but in that city there was celebrated each year the death and resurrection of the god Thammuz or Adonis. St. Jerome was horrified to discover a fact, which shows that Thammuz or Adonis ultimately became confused in men's mind with Jesus Christ. This god was believed to have suffered a cruel death, to have descended to Hell or Hedes, to have risen again, and to have ascended to Heaven; and at his festival, as held in various lands, his death was bewailed; and effigy of his dead body was prepared for burial being washed with water and anointed; and on the next day his resurrection was commemorated with great rejoicing."

یعنی عیسائیت کا اولین مرکز انطاکیہ (حال ترکی) (ANTIOCH) میں تھا لیکن وہاں (عیسائیت کی آمد کے بعد بھی۔ ناقل) ہر سال دیوتا THAMMUZ یا ADNOIS کی موت اور دوبارہ جی اٹھنے کا تہوار منایا جاتا تھا۔ سینٹ JEROME یہ حقیقت معلوم کرکے وحشت زدہ ہوگیا کہ وہاں THAMMUZ یا ADNOIS بالآخر لوگوں کے ذہنوں میں یسوع مسیح کی ذات کے ساتھ گڈ مڈ کیا جاتا تھا۔ لوگوں کے عقیدہ کے مطابق یہ دیوتا مظلومیت کی موت کے دکھ سے گذرا۔ (مرنے کے بعد) جہنم میں گرا۔ پھر وہاں سے جی اٹھا اور آسمان پر جا چڑھا۔ مختلف علاقوں میں اس کی موت کے ماتم کے لئے تہوار منائے جاتے ہیں۔ اس کی لاش کا پتلا تیار کیا جاتا ہے۔ پھر پانی سے دھو کر اسے بپتسمہ دیا جاتا ہے اور اس سے اگلے روز اس کے جی اٹھنے کو بڑی خوشی سے منایا جاتا ہے۔"

مشرقی رومی سلطنت میں مروجہ عقیدہ اور موجودہ عیسائی عقائد میں جو شدید مشابہت پائی جاتی ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے۔ خود پولوس بھی اسی علاقہ کا رہنے والا تھا۔ اس لئے اس کا مروجہ عقائد سے متاثر ہونا اور انہی عقائد کو کرداروں کے نام کی تبدیلی کے ساتھ عیسائیت کے نام پر ان علاقوں میں رائج کرنا عین قرین قیاس ہے۔ اور پھر جب مقامی عقائد اپنا لئے گئے تو وہاں کے مذہبی و قومی تہواروں اور رسومات کو بھی عیسائیت میں سمو لینا کوئی تعجب انگیز امر نہیں۔

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود سے اپنے قرض کے واسطے دعا کی درخواست کی اس پر آپ نے فرمایا۔

"استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کے واسطے غموں سے سبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے۔ نیز استغفار کلید ترقیات ہے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد دوم صفحہ ۲۰۶)

جرمنی میں پیزا (PIZZA) کا کاروبار کرنے والے احباب کے لئے خوشخبری

ضامن صحت

عمدہ کوالٹی

گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی

اور شنکن کے حصول کے لئے رابطہ فرمائیں

بازار سے بارعایت

ہوم ڈلیوری

جرمن مزاج کے عین مطابق ذائقہ

نوٹ: ہماری مصنوعات صرف گائے کے گوشت سے تیار شدہ ہیں۔

اس بات کی تسلی کے لئے ہماری فیکٹری تشریف لائیں۔

آج ہی رابطہ کیجئے

FIRMA MERZ
MAYBACH STR. 2
69214 EPPELHEIM (GAWEBEGEBIET)
BEI HEIDELBERG
FAX: 06221-7924-25
TEL: 06221-7924-0

خطبہ جمعہ

اذن الٰہی کے نتیجہ میں جس دعوت کے میدان میں ہمیں جھونکا گیا ہے وہ اسلام کی اشاعت کا میدان ہے۔ وہ اللہ کی طرف بلانے کا میدان ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ یکم مارچ ۱۹۹۶ء مطابق یکم امان ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾ .

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝

وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

(الاحزاب: ۴۶ و ۴۷)

اے نبی ہم نے تجھے نگران بنا کر بھیجا ہے "و مبشراً" اور خوش خبری دینے والا "و نذیراً" اور ڈرانے والا "و داعیاً الی اللہ باذنہ" اور اللہ کی طرف سے داعی، داعی الی اللہ، اس کے حکم کے ساتھ "وسراجاً منیراً" اور ایک روشن سورج ــ یہ وہ صفات حسنہ ہیں جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی بیان ہوئیں اور ان صفات کا جو مرکزی نکتہ ہے وہ نور ہی ہے اور غرض دعوت الی اللہ ہے۔ تو وہ صفات حسنہ جو نور کے گرد گھوم رہی ہیں یا نور کی تشکیل کر رہی ہیں اور مقصد دعوت الی اللہ ہے یہ مضمون ہے جو اس آیت کریمہ میں بیان فرمایا گیا۔ اور چونکہ یہ جو نور کے مضامین کا سلسلہ ہے میں آج کے خطبے میں سر دست اس کو ختم کرکے پھر دوسرے مضامین کی طرف متوجہ ہونا چاہتا ہوں اس لئے یہ آیت میں نے عنوان بنائی ہے آج کے خطبہ کی کیوں کہ نور کے تعلق میں سب سے زیادہ ضرورت ہمیں دعوت الی اللہ کے لئے پیش آ رہی ہے اور کوئی دعوت الی اللہ کی سکیم دنیا میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتی جب تک دعوت الی اللہ کرنے والا نور سے کچھ حصہ نہ پائے ہوئے ہو۔

جو نور سے حصہ پاتا ہے اور پھر دعوت، اللہ کے اذن سے کرتا ہے وہی ہے جو کامیاب بنایا جاتا ہے، وہی ہے جس کی دعوت کے کچھ معنے ہیں۔ ورنہ ایسے دعوت الی اللہ کرنے والے بھی دنیا میں بے شمار ہیں بلکہ اکثریت میں ہیں جو دعوت تو کرتے ہیں مگر بے نور اور بے اذن۔ نہ ان کو خدا نے اس دعوت کا اذن دیا نہ اس نور سے ان کا ماحول، ان کا دل، ان کا سینہ اجالا کیا جس نور کے بغیر خدا کی طرف بلانا بے معنی ہے۔ اس مضمون کا سب سے پہلا نکتہ جو سمجھنے کے لائق اور دل میں بٹھا دینے کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ اللہ نور بلکہ وراء النور ہے اور ہر پردہ خدا کا ایک نور کا پردہ ہے۔ اس کی طرف دعوت دینے والا اگر اندھیرا ہو تو اس کو اس دعوت کا حق ہی نہیں پہنچتا۔ اور یہ ہو نہیں سکتا کہ کسی نے نور سے حصہ پایا ہو اور اس کا دل، اس کا سینہ اور اس کا دماغ، اس کی تمام صلاحیتیں روشن نہ ہوئی ہوں۔ روشنی کا کچھ نہ کچھ پرتو تو اس کے اندر ہونا ضروری ہے اور اگر کسی کے پاس وہ روشنی ہے جو خدا سے ملتی ہے تو پھر وہ خدا کی طرف بلانے کا حق دار بنتا ہے۔ پھر اس کی دلیل اس کے ساتھ چلتی ہے اور اس کی سب سے بڑی دلیل اس کا نور ہے اور اس سے بہتر کوئی دعوت الی اللہ کی طرف بلانے کا اور نسخہ نہیں ہے اور کوئی طریق نہیں ہے کیونکہ ہر دوسرے طریق میں خامیاں ہیں اور نقصانات ہیں اور ایسی دعوتیں جھگڑوں اور فساد پر منتج ہوتی ہیں اور بسااوقات دنیا میں دعوت الی اللہ ہی کے بہانے فسادات کئے جاتے ہیں۔ اس لئے مرکزی نکتہ یہی ہے کہ نور کے بغیر دعوت کا کوئی تصور نہیں۔ نور میسر ہو تو دعوت کا حق پہنچتا ہے مگر تب بھی لازم ہے کہ خدا کا اذن بھی ہو اور بغیر اذن کے کوئی دعوت نہیں ہے۔

پس اذن الٰہی کے نتیجے میں جس دعوت کے میدان میں ہمیں جھونکا گیا ہے وہ اسلام کی اشاعت کا میدان ہے۔ وہ اللہ کی طرف بلانے کا میدان ہے۔ مگر اس نور کی طرف جس کے بغیر خدا کی طرف سفر ممکن نہیں ہے یعنی سراج منیر کی طرف۔ سراج منیر جو سورج ہے وہ خود اپنی ذات میں خدا کا نور نہیں مگر خدا کے نور کا جو اس کے ماوراء ہے، پرلی طرف ہے، اس کا ایک چمکتا ہوا نشان ہے۔ ایسا پردہ ہے جو خود روشن ہوگیا ہے۔ پس جو سب سے زیادہ روشن پردہ خدا کا ہمیں اس دنیا میں دکھائی دیتا ہے وہ سورج ہے اور سورج کی طرف کا سفر ہی حقیقت میں ماوراء نور کی طرف کا سفر قرار دیا جاسکتا ہے۔ پس جیسے دنیاوی نظام میں سورج کی مثال ہے ویسا ہی روحانی نظام میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا وجود ہے جو خدا کے نور کا وہ پردہ ہے جس سے زیادہ روشن تر پردہ ہماری دنیا کے انسانوں کو دکھائی نہیں دیا، نہ دے سکتا ہے۔ وہ ایسا نور کا روشن پردہ ہے کہ جب ظاہر ہوتا ہے تو ہر نور والا اس کے سامنے مٹ جاتا ہے نہ چاند کا وجود رہتا ہے، نہ ستارے چمکتے ہیں۔ کوئی اور نور دنیا کا اس کے سامنے چمکنے کی مجال نہیں رکھتا۔ روشنیاں جو انسان بناتا ہے وہ بھی بجھ جاتی ہیں یا بجھا دی جاتی ہیں اگر نہیں بجھتیں تو نور دینا چھوڑ دیتی ہیں۔ پس یہ وہ نور ہے جس کی طرف ہم نے تمام دنیا کو بلانا ہے اور اسی کا ہمیں اذن دیا گیا ہے۔ ایسے نور کیسے پیدا ہوتے ہیں اور کیسے ہم اس نور سے حصہ پاسکتے ہیں اس مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھے تھے جو ابھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچے تھے یعنی جو انتخابات میں نے چنے تھے ان کا مضمون جاری تھا۔ پہلے جو اقتباسات ہیں جو پچھلے خطبے میں، اس سے بھی پہلے آپ کے سامنے پڑھتا رہا ہوں ان کا مرکزی نکتہ نبوت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اصل نور اور کامل نور خدا کے کامل بندوں کو دیا جاتا ہے اور اس نور میں غیر نبی شریک نہیں ہے۔ انبیاء کی ساخت ایسی ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ نے اس کامل نور کا محافظ اور امین بنانے کی خاطر پیدا فرمایا ہے۔ اس لئے ان کے اندر وہ تمام صلاحیتیں موجود ہیں جو نور کو اپنانے اور اس کو بغیر نفسی میل کے چمکا کر باقی دنیا کو دکھانے کی طاقت بخشتی ہیں، وہ صلاحیتیں ان کے اندر موجود ہیں۔ اور اس نور وحی کو جو انبیاء کے ساتھ خاص ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض مثالیں دے دے کر سمجھا رہے ہیں اور یہ واضح فرما رہے ہیں کہ یہ نور صرف نبیوں کے لئے ہے غیر نبی اس میں شریک نہیں ہو سکتا۔ یہ اقتباس جو بقیہ حصہ ہے میں آپ کے سامنے پڑھ کے سناتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہ واجب اور قدیم ہو۔"

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد۱)

کہ خود صرف ایک اللہ ہی کی ذات ہے جس نے انسان کو ظلمت خانہ قدیم سے باہر نکالا یعنی عدم کا نام ظلمت خانہ رکھا ہے فرمایا ہے خدا کے سوا ہر طرف تاریکی ہے یعنی عدم ہے اور وہی وجود ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ سے عدم سے وجود پیدا کرتا ہے۔ اور عدم سے وجود میں آنا ایک نور کو چاہتا ہے کیونکہ عدم کو ظلمات سے تشبیہ دی ہے۔ پس ایک وہ نور ہے جو فطری نور ہر انسان کو، ہر وجود کو ملتا ہے اور اس میں در حقیقت انسان اور غیر انسان، زندہ اور مردہ کی کوئی تمیز نہیں ہے بغیر نور کے وجود کا تصور ہی ممکن نہیں۔ کیونکہ ہر وجود نور سے عدم سے نکل کے وجود کی روشنی میں آیا ہے اس لئے جب وہ اندھیرے سے نکل کے روشنی میں آیا ہے تو بغیر روشنی کے ہو ہی نہیں سکتا۔ پس وہ تمام صفات جن کو ہم مادی صفات کہتے ہیں وہ بھی نور رکھتی ہیں اور ان میں سے ہر صفت خدا تعالیٰ کے کسی نور کا پرتو ہے اور اس کے بغیر عدم ہے۔ پس جب وہ صفات مر جائیں تو کائنات عدم ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہاں زندگی اور موت کی وہ بحث نہیں ہے جس کا انسان سے یا دیگر حیوانوں سے تعلق ہے۔ یہاں زندگی اور موت کی وہ بحث ہے جس کا عدم اور وجود سے تعلق ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اول نور وہی ہے جس کے ذریعے عدم کو وجود میں تبدیل کیا گیا اور اس پہلو سے ہر موجود میں خدا تعالیٰ کا نور کسی رنگ میں ضرور چمک رہا ہے اور اگر نہیں ہے تو پھر وہ چیز نہیں ہے، کچھ بھی نہیں ہے۔

اس تفسیر میں فرماتے ہیں:

"کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہ واجب اور قدیم ہو یا اس سے مستفیض نہ ہو۔"

یعنی اللہ سے استفادہ کئے بغیر کوئی نور یا وجود موجود ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ "خاک اور افلاک" ان کو بھی اللہ کے نور کا مورد قرار دیا۔ پس یہ جو نور کی تفسیر بیان فرما رہے ہیں اس کا سفر لفظ خاک سے کیا ہے جس میں کوئی زندگی نہیں ہے اور افلاک یعنی زمین اور کائنات ساری۔

"اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں"

یہ تو عام فیضان ہے جس کا بیان آیت اللّٰہ نورالسمٰوٰت والارض میں ظاہر فرمایا گیا۔ فرمایا یہ فیضان عام

ہے جس کو اللہ نورالسماوات والارض میں بیان فرمایا گیا۔

"جس نے دائرہ کی طرح ہر ایک چیز پر احاطہ کر رکھا ہے جس کے فائز ہونے کے لئے کوئی قابلیت شرط نہیں"

اس میں کسب کا کوئی دخل نہیں یہ روحانیت کی جلوہ گری سے پیدا ہوتا ہے اسی لئے قرآن کریم نے رحمانیت سے خلق کو منسوب فرمایا۔ رحمانیت ہی سے انسان کا وجود ظہور پذیر ہوا ہے۔ رحمان ہی ہے جس نے کائنات کو پیدا کیا ہے وہاں خالق نہیں فرماتا اللہ تعالیٰ، رحمان فرماتا ہے۔ کیونکہ رحمان کے لئے یہ ضروری نہیں کہ کوئی ہو اور اس سے فیض طلب کرے۔ رحمان کے لئے ضروری نہیں ہے کہ کوئی فیض کا مستحق وجود ہو۔ وجود نہ بھی ہو تو رحمان خدا از خود اپنے کرم اس طرح نچھاور کرتا ہے جیسے خودرو چشمے سے پانی ابلتا ہے قطع نظر اس کے کہ کوئی پیاسا وہاں موجود ہے کہ نہیں ہے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ پانی کسی ایسی زمین تک پہنچتا ہے کہ نہیں کہ وہ سیراب ہونے کا تقاضا کر رہی ہو۔ پس اس پہلو سے یہ فیضان عام ہے جس کو نورالسماوات والارض فرمایا گیا۔ اس کا دوسرا نام رحمانیت ہے۔

"یہی فیضان ہے جس نے دائرہ کی طرح ہر ایک چیز پر احاطہ کر رکھا ہے جس کے فائز ہونے کے لئے کوئی قابلیت شرط نہیں لیکن بمقابلہ اس کے ایک خاص فیضان بھی ہے جو مشروط بشرائط ہے اور انہی افراد خاصہ پر فائض ہوتا ہے جن میں اس کے قبول کرنے کی قابلیت و استعداد موجود ہے یعنی نفوس کاملہ انبیاء علیہم السلام پر۔"

تو جس نور عام کا ذکر خاک کے ذکر سے شروع فرمایا اب اس کا انتہائی مقام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرما رہے ہیں وہ وجود خاصہ ان افراد پر مشتمل ہے جنہیں ہم انبیاء علیہم السلام کہتے ہیں:

"جن میں سے افضل اور اعلیٰ ذات جامع البرکات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ وسلم ہے۔"

یعنی محمدؐ رسول اللہ کی ذات ہے جو سب انبیاء سے افضل جامع برکات ہے۔ اس گروہ کے سوا وہ نور "دوسروں پر ہرگز نہیں ہوتا" یعنی وہ نور جو آسمان سے نازل ہوتا ہے وہ ان کے سوا کسی اور پر نازل نہیں ہوتا۔

"اور چونکہ وہ فیضان ایک نہایت باریک صداقت ہے اور دقائق حکمیہ میں سے ایک دقیق مسئلہ ہے۔ اس لئے خداوند تعالیٰ نے اول فیضان عام کو (جو بدیہی الظہور ہے) بیان کرکے پھر اس فیضان خاص کو بغرض اظہار کیفیت نور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ایک مثال میں بیان فرمایا ہے کہ جو اس آیت سے شروع ہوتی ہے مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیھا مصباح .....الخ"

فرمایا چونکہ اصل غرض نور کی جلوہ گری کی جس کا آخری جلوہ پیدا کرنا تھا جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی ذات میں وجود میں آیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے کلام میں یہ شان دکھائی دیتی ہے کہ آغاز فرماتا ہے کائنات کا بےجان چیزوں سے، خاک سے، مادے سے، دنیا سے، زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے ان کے ذکر سے اور پھر فرماتا ہے اور خدا کے نور کی مثال جو اعلیٰ مثال ہے، جو ارفع مثال ہے وہی ہے جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا "مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیھا مصباح" اور یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم مراد ہیں۔ لیکن آپ کے متعلق فرمایا آپ منجملہ گروہ انبیاء میں سے ہیں اور یہ جو نور کا عطا ہونا ہے اس نور وحی کا جس کا ذکر مسیح موعود علیہ السلام آخری درجہ کمال کی صورت میں پیش فرما رہے ہیں یہ انبیاء کے سوا دوسروں کو نہیں ملتا۔ کوئی ان میں انبیاء کا شریک نہیں ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں، میں کچھ حصے چھوڑ کر آپ کو وہ باتیں بتانا چاہتا ہوں جن پر اس مضمون کو میں ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، فرمایا:

"نور کے فیض کے لئے نور کا ضروری ہونا ایسی بدیہی صداقت ہے کہ کوئی ضعیف العقل بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔"

نور تو ملتا ہے انسان کو مادے کو، بےجان چیزوں کو بھی ملا اور جتنا ان کے اندر ظرف ہے اتنا ہی آسمان سے نور اترتا ہے ان پر۔ اسی قدر ان کا تعلق اللہ جل شانہ کے ساتھ قائم رہتا ہے۔ اب انبیاء کو جو نور ملا ہے وہ ان کے اندرونی نور کا مظہر ہے اور ان کے اندرونی نور سے ایک مناسبت رکھتا ہے۔ فرماتے ہیں یہ تو ایک ایسی ظاہری سچائی ہے کہ ایک ضعیف العقل کو بھی معلوم ہو جاتی ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عقل اتنی روشن تھی کہ آپ کے معیار کے مطابق ایک ضعیف العقل کو بھی معلوم ہونی چاہئے مگر وہ دنیا والے جو نبی کے نور سے روشن نہ ہوں وہ قوی العقل بھی اس بات سے محروم ہیں بےچارے کیونکہ ان کے اندر وہ نور نہیں ہے جو نور کی باتیں سمجھ سکتا ہو۔ "مگر ان کا کیا علاج" اب ان کا ذکر بھی فرما رہے ہیں۔ ضعیف العقل کو بھی معلوم ہونا چاہئے مگر ضعیف العقل سے مراد ہے وہ عقل کی تعریف جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے وہ جن لوگوں پر ثابت آتی ہے وہ تھوڑی عقل بھی رکھتے ہوں تو ان کو بھی پتہ لگ جائے گا اس مضمون کا۔ مگر جہاں تک دنیا والوں کی باتوں کا تعلق ہے فرماتے ہیں "مگر ان کا کیا علاج جن کو" اس "عقل سے" (یعنی اس کا لفظ نہیں ہے مگر مراد یہ ہے اس عقل سے) "کچھ بھی سروکار نہیں۔ اور جو کہ روشنی سے بغض اور اندھیرے سے پیار کرتے ہیں اور چمگادڑ کی طرح رات میں ان کی آنکھیں خوب کھلتی ہیں" یعنی مذہب کے علاوہ بات ہو دنیا داری کے اندھیرے ہوں جن کا خدا سے تعلق وہ نہ باندھ سکیں ان مضامین میں ان کی آنکھیں خوب کھل جاتی ہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دجال کو یک چشمی قرار دینا اور دائیں آنکھ کلیۃً اندھی اور بائیں بہت بڑی اور روشن یہ اسی مضمون کی وضاحت کی خاطر تمثیل پیش کی گئی ہے کہ ان کا الٰہی نور سے کچھ بھی تعلق نہیں ہوگا گویا کلیۃً اندھے ہیں۔ اور جہاں تک دنیا کے اندھیروں کا تعلق ہے خدا کے نور کے مقابل پر دنیا اندھیری ہے وہاں چمگادڑوں کی طرح ان کی آنکھیں خوب کھل جاتی ہیں اور بہت روشن ہو جاتی ہیں۔ وہ کچھ دیکھنے لگتی ہیں جو نور سے دیکھنے والے کی آنکھ کو وہاں اندھیرے میں دکھائی نہیں دے رہا ہوتا۔ تو یہ دو الگ الگ دنیائیں ہیں جن کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح بیان فرمائی کہ جن کو اندھیروں سے پیار ہے چمگادڑ کی طرح رات کو ان کی آنکھیں خوب کھلتی ہیں۔

"لیکن روز روشن میں وہ اندھے ہو جاتے ہیں۔ خدا اپنے نور کی طرف"

اور یہاں نور سے مراد قرآن شریف لیا گیا ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا نور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا بھی نام ہے اور قرآن کا بھی نام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں کہ:

"خدا اپنے نور کی طرف (یعنی قرآن شریف کی طرف) جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے اور وہ ہر یک چیز کو بخوبی جانتا ہے۔"

کوئی دعوت الی اللہ کی سکیم دنیا میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتی جب تک دعوت الی اللہ کرنے والا نور سے کچھ حصہ نہ پائے ہوئے ہو۔

اس کے بعد پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "پس اس مثال میں جس کا یہاں تک جلی قلم سے ترجمہ کیا گیا ہے" وہاں اصل عبارت میں وہ آیات جو ہیں اور مثال ہے اس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلی قلم سے ذکر فرمایا ہے تاکہ دیکھنے والا معلوم کرے کہ یہ مرکزی چیز ہے، بڑے قلم سے اس کو لکھا ہوا ہے لیکن یہ جو میرے سامنے تحریر ہے اس میں جلی قلم نہیں ہیں مگر میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ جلی قلم کے مضمون کا مطلب ہے جو خاص طور پر EMPHASIZED UNDERLINE ایسی بات جس کو نمایاں روشن کرکے دکھایا گیا ہے، وہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے پیغمبر علیہ السلام کے دل کو شیشہ مصفیٰ سے تشبیہ دی"

یعنی دل کا جہاں تک تعلق ہے وہ شیشہ ہے جو بالکل پاک اور صاف ہو اس میں کوئی داغ نہ ہو۔

"پھر آنحضرتؐ کے فہم و ادراک و عقل سلیم اور جمیع اخلاق فاضلہ جبلی و فطرتی کو ایک لطیف تیل سے تشبیہ دی ہے۔"

اب یہ آپ کو سمجھانا پڑے گا کیوں کہ اس میں سے کچھ نہ کچھ سب نے اخذ کرنا ہے اگر سمجھ نہیں آئے گی تو پھر لیں گے کیا۔ ایک چیز ہے دل۔ دل نیتوں کی آماجگاہ ہے اور میلانات رکھتا ہے جو طبعاً ہر دل میں موجود ہیں۔ اگر نیتیں بگڑیں تو دل اسی حد تک میلا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر میلانات غلط ہو جائیں تو وہ دل نور کی حفاظت کا اہل نہیں رہتا اور اس کے غلط استعمال کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ پس اس پہلو سے دل

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA
VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.
S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

Earlsfield Properties
Landlords & Landladies
Guaranteed rent
Your properties are urgently required.
Ring on : 0181-265-6000

سے سفر کا آغاز فرمایا کہ دل جہاں تک حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کا تعلق ہے آپؐ کا دل اتنا روشن اور مصفیٰ تھا کہ اس میں فطرتاً ہی کسی غیر اللہ کی طرف کوئی میلان نہیں تھا۔ تکدر نہیں تھا یعنی غیر کا سایہ بھی آپؐ کے دل پر نہیں پڑا تھا۔ کوئی خوف نہیں تھا جس نے آپؐ کے دل کو میلا کردیا ہو۔ پس ’’لاحول ولا قوۃ‘‘ کی یہ تفسیر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے دل کے تعلق میں بیان فرمائی۔ کوئی خوف غیر اللہ کا آپؐ کے دل پر نہیں تھا، کوئی تکدر نہیں تھا، کوئی محبت خدا کے سوا کسی اور چیز کی نہیں تھی۔ یہ وہ دل ہے جو نور کی آماجگاہ بنانے کے لئے یعنی نور کامل کے اظہار کے لئے چنا گیا۔ اور دوسری چیز اس کے لئے کیا ضروری تھی، صرف دل کافی نہیں ہے۔ وہ چیز یہ ہے فہم اور ادراک۔ عقل بھی ہونی چاہئے، باتوں کو صحیح سمجھنے کی صلاحیت بھی ہونی چاہئے۔ محض نور اپنی ذات میں دل پر نازل ہو تو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچائے گا اگر اسے سمجھنے کی، اس نور کے باریک لطائف تک نظر پہنچانے کی استطاعت نہ ہو۔ تو فرمایا اس کے بغیر کچھ بن نہیں سکتا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو اس دل کے بعد ’’فہم و ادراک و عقل سلیم‘‘۔

عقل کی آمیزش نہ ہو تو مذہب میں کوئی نور باقی نہیں رہتا مگر عقل سلیم ہونی چاہئے۔ ہر میلان سے پاک اور صاف ہونی چاہئے اور دل کی آماجگاہ ایسی روشن ہونی چاہئے کہ وہ عقل کو دھندلا نہ دے۔

عقل سلیم اس عقل کو کہتے ہیں جو تعصب سے پاک ہو کر سوچتی ہے۔ جو کسی دلی خواہش یا کسی اور مقصد کی خاطر اپنے غور کو گندا اور میلا نہیں کرتی۔ بلکہ جب بھی غور کرے گی ہر رحجان، ہر میلان، ہر تعصب سے بلند ہو کر کرے گی اسے عقل سلیم کہا جاتا ہے۔ فرمایا عقل سلیم عطا فرمائی گئی آپؐ کو اور ’’جمیع اخلاق فاضلہ جبلی و فطرتی‘‘ وہ تمام اخلاق فاضلہ جو آپؐ کی بناوٹ سے تعلق رکھتے تھے یا اس پاک فطرت سے تعلق رکھتے ہیں جو ہر ایک کو دی جاتی ہے ان اخلاق فاضلہ کو اور اس عقل کو اس دل کے بعد ایک لطیف تیل سے تشبیہہ دی۔ پس یہ عقل ہے جو دل میں وہ دیا روشن کرتی ہے جس دیے کے روشن ہونے سے خدا کا نور پھیلتا ہے اور خدا کے نور کا شعلہ دل میں جگمگانے لگتا ہے۔ تو دل اگر برتن ہے تو اس کا پاک اور صاف ہونا ضروری ہے۔ اس برتن میں چمکے گا کیا۔ وہ تیل جلے گا جو انسان کی صفات حسنہ کا خلاصہ ہے۔ اس میں اس کے تمام اخلاق فاضلہ شامل ہیں، اس کی عقل سلیم شامل ہے، اس کی فہم اور ادراک کی طاقتیں شامل ہیں یہ سب ہوں تو انہی کا نام خدا نے وہ تیل رکھا ہے جس کا بیان فرمودہ تمثیل میں ذکر ہے۔ فرمایا ’’یہ نور عقل ہے‘‘۔ پہلا نور قلب تھا، یہ نور عقل ہے۔

’’کیونکہ منبع و منشاء جمیع لطائف اندرونی کا قوت عقلیہ ہے۔‘‘

ہر چیز کا منبع قوت عقلیہ ہے۔ یہ وہ تفسیر ہے جو مذہب کو RATIONALITY یعنی عقلی تقاضوں کے ساتھ اس طرح ہم آہنگ کر دیتی ہے کہ اسلام کے متعلق یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ مذہبی عقائد ایک طرف کھڑے ہیں اور عقل دوسری طرف کھڑی ہے۔ مذہبی نور بنتا ہی عقل کی آمیزش سے ہے اور عقل کی آمیزش نہ ہو تو مذہب میں کوئی نور باقی نہیں رہتا مگر عقل سلیم ہونی چاہئے۔ ہر میلان سے پاک اور صاف ہونی چاہئے اور دل کی آماجگاہ ایسی روشن ہونی چاہئے کہ وہ عقل کو دھندلا نہ دے اور کسی بیرونی بداثر کے نتیجے میں وہ نور اس سے باہر دکھائی نہ دے۔ یعنی شیشہ میلا کردیں گے تو نور اسی حد تک دھندلایا ہوا دکھائی دے گا یا اور میلا کردیں گے تو دکھائی دینا بند ہی کردے گا۔ تو یہ نور عقل ہے ’’کیونکہ منبع و منشاء جمیع لطائف اندرونی کا قوت عقلیہ ہے‘‘۔ قوت عقلیہ کو تیز کرو گے تو تمہارے اندر لطائف جو ہیں وہ اور زیادہ چمکتے چلے جائیں گے۔

اب آپ دیکھ لیں کہ مثلاً ایک دوست ہے وہ خالص دوست ہے، اس کا مخلص ہونا اس کے دل سے تعلق رکھتا ہے مگر آپ کے کسی کام کا ہے بھی کہ نہیں اس کا تعلق اس کی عقل سے ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ بےوقوف دوست سے تو عقلمند دشمن بہتر ہے کیونکہ وہ کچھ مارے گا تو عقل سے مارے گا۔ بےوقوف دوست تو اپنی طرف سے بھلائی کر رہا ہوگا وہاں پھینکے گا جہاں سے تمہارے لئے نجات کی کوئی راہ نہیں ملے گی۔ تو حقیقت یہ ہے کہ عقل نیت سے تعلق نہیں رکھتی، نیت دل سے تعلق رکھتی ہے اور دوستی اور دشمنی کا تعلق دل سے ہے وہ اس کی آماجگاہ ہے۔ عقل نہ ہو تو یہ دوستی کسی کام کی نہیں۔ عقل نہ ہو تو انسان دشمنی بھی نہیں کر سکتا۔ دشمنی بھی بھونڈے طریق پہ کرے گا اور بعض دفعہ وہ دشمنی اپنے اوپر الٹ پڑے گی۔ تو جمیع لطائف جس کا انسان کی ذات سے تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں وہ عقل کے چشمے سے پھوٹتے ہیں۔ پس اپنی عقلوں کو صیقل کرو ورنہ تمہیں کچھ سمجھ نہیں آئے گی کہ نور ہے کیا؟ کیا پاؤ گے، کیسے سمجھو گے، جب تک عقل سلیم اور وہ ایک چمکتی ہوئی عقل جس کو ایک تیل سے تشبیہہ دی گئی ہے جب تک وہ تمہیں میسر نہیں آئے گی۔

پھر فرماتے ہیں:

’’پھر ان تمام نوروں پر ایک نور آسمانی کا جو وحی ہے نازل ہونا بیان فرمایا یہ نور وحی ہے۔‘‘

یہ مکمل تصویر بنتی ہے۔ دل ہو تو ایسا ہو، عقل ہو تو ایسی ہو پھر اس پر وہ آسمان سے وحی کا نور اترے، پھر وہ شخص ہے جو دعوت الی اللہ کا مستحق بنتا ہے۔ تو نور وحی نے اذن کا کام کیا ہے۔ نور وحی کے بغیر اذن ہے ہی نہیں۔ نور وحی کے بغیر کسی کو اس کے پیچھے چلنے کی ہدایت بھی موجود نہیں ہے۔ فرمایا ’’اذا سویتہ و نفخت فیہ من روحی‘‘ میں آدم کو ٹھیک ٹھاک کر لوں یعنی اس کو عقل بخش دوں، اس کا توازن پیدا کردوں، اس کی صفات حسنہ کو متوازن بنادوں پھر بھی تم نے اس کی پیروی نہیں کرنی ’’و نفخت فیہ من روحی‘‘ جب میرا اذن اس پر اترے، شعلہ امر نازل ہو تب وہ اس لائق ہوگا کہ تم نے اس کی پیروی کرنی ہے، تب وہ داعی الی اللہ کے مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر سب دنیا کو اس نور کی طرف بلاتا ہے جو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔ فرماتے ہیں:

’’یہی حقانی اصول ہے جو وحی کے بارے میں قدوس قدیم کی طرف سے قانون قدیم ہے اور اس کی ذات پاک کے مناسب۔ پس اس تمام تحقیقات سے یہ ثابت ہے کہ جب تک نور قلب و نور عقل کسی انسان میں کامل درجے پر نہ پائے جائیں تب تک وہ نور وحی ہرگز نہیں پاتا۔‘‘

جب تک یہ دونوں نور کامل نہ ہوں یعنی اس کے اندر ظرف کے مطابق، کامل سے مراد ہر شخص کا اپنا ظرف ہے اس کو بھی دیکھنا ہوگا۔ تو مراد یہ نہیں کہ ہر شخص کو ایک ہی جیسا نور وحی عطا ہوتا ہے۔ فرمایا اس کی ذات میں جو کچھ بھی صلاحیتیں ہیں جب وہ درجہ کمال کو پہنچ جائیں تب ان پر یہ شرط ہے کہ ان کے درجہ کمال پر پہنچنے کے بعد نور وحی نازل ہوگا ورنہ ہرگز نہیں۔ ایسا نور اس کو عطا نہیں ہوتا جو ان صفات کو کمال تک نہ پہنچائے۔

’’او۔ پہلے اس سے یہ ثابت ہوچکا ہے کہ کمال عقل اور کمال نورانیت قلب صرف بعض افراد بشریہ میں ہوتا ہے کل میں نہیں ہوتا۔ اب ان دونوں ثبوتوں کو ملانے سے یہ امر بپایہ ثبوت پہنچ گیا کہ وحی اور رسالت فقط بعض افراد کاملہ کو ملتی ہے نہ ہر یک فرد بشر کو۔‘‘

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد نمبر۱، صفحات ۱۹۱ تا ۱۹۸)

پس وحی اور رسالت کے مرتبے پر کھڑا کرنا کہ میرے اذن کے ساتھ آگے پیغام پہنچاؤ یہ ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتا صرف انبیاء کاملہ کو نصیب ہوتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم پھر دعوت الی اللہ کیسے کریں۔ نہ ہماری عقل صیقل ہو، درجہ کمال تک پہنچے نہ دل اتنا صاف اور پاک ہو کہ ہر دوسرے میلان سے بچا ہوا ہو اور مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اور کسی کو یہ وحی کا درجہ نصیب ہی نہیں ہوتا تو ان اندھیروں میں ہم کس کی طرف بلائیں گے۔ جو بےنور جھولیوں میں اندھیرے لئے پھرتے ہوں ان کو حق کیا ہے۔ ان کو تو اذن بھی نہیں پھر ملا۔ یہ وہ الجھن ہے جسے میں دور کرنے کی خاطر اب اس اقتباس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کے سناتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

’’پس گناہوں سے بچنے کے لئے اس نور کی تلاش میں لگنا چاہئے جو یقین کی کرار فوجوں کے ساتھ آسمان سے نازل ہوتا اور ہمت۔ بخشتا اور قوت۔ بخشتا اور تمام شبہات کی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔‘‘

فرمایا تم سراج منیر تو نہیں بن سکتے مگر سراج منیر کا فیض تو پا سکتے ہو۔ اور جب تک وہ فیض نہیں پاؤ گے تمہارے اندر یقین پیدا ہو ہی نہیں سکتا اور غلاظتیں صاف نہیں ہوسکتیں۔ سب سے اچھا ذریعہ DISINFECT کرنے کا سورج کی روشنی کے سامنے ڈال دینا ہے۔ جیسے اعلیٰ پائے پر سورج کی روشنی DISINFECT کرتی ہے یعنی جراثیم کی آلودگیوں سے پاک کرتی ہے ویسی اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اب دیکھ لیں کب سے کائنات وجود میں آئی ہے کب سے دنیا اپنی ان کیمیاوی ترقیات کے بعد اور حیات کی نشوونما کے بعد غلاظتوں میں ملوث ہوتی چلی جاتی ہے۔ کیونکہ جہاں ایک طرف کسی غذا کا فیض پانا ہو وہاں دوسری طرف اس غذا کی گندی اور بدبودار صورت کا جسم سے نکالنا بھی ایک لازمی امر ہے۔ بکٹیریا بھی کھاتے ہیں اور بکٹیریا بھی اپنے فضلوں کو باہر پھینکتے ہیں۔ تو اگر یہ سلسلہ جاری ہے کروڑہا سال سے تو یہ ساری دنیا غلاظتوں سے بھر جاتی یہاں تک کہ بکٹیریا کے لئے بھی سانس لینے کی جگہ باقی نہ بچتی۔ وہ کونسی

محمد صادق جیولرز

MOHAMMAD SADIQ JUWELIER

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائینوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

طاقت ہے جو اس سارے نظام کو ازسرنو صحت بخشتی ہے ہر غلاظت کو دور کرتی ہے اور اس کی جگہ پاکیزگی پیدا کرتی ہے۔ یہ نظام شمسی ہے۔ سورج روز آتا ہے اور ساری رات کے گند دھوکر پھر دوسرے دن چلا جاتا ہے اور پھر دوبارہ آتا ہے اور پھر وہ اس کی صفائی کرتا ہے۔ آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ سورج کی صفائی کا نظام کتنا وسیع ہے۔ کیسی کیسی شعاعیں اس میں موجود ہیں، وہ کس کس چیز پر کیا اثر ڈالتی ہیں۔ مگر یہ امر واقعہ ہے کہ اگر سورج نہ نکلتا تو ساری دنیا گندگی سے بھر جاتی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو سراج منیر جو فرمایا گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تم پر لازم ہے کہ شبہات کی غلاظتوں کو دھوؤ اور وہ تبھی ممکن ہے کہ روشنی کے سامنے نکلو اس سراج منیر سے فیض پاؤ جسے خدا نے تمہیں پاک صاف کرنے کے لئے بنایا ہے وہ کیا کرتا ہے۔

"آسمان سے نازل ہوتا ہے اور ہمت بخشتا ہے اور قوت بخشتا ہے اور تمام شبہات کی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے اور دل کو صاف کرتا اور خدا کی ہمسائیگی میں انسان کا گھر بنا دیتا ہے۔ پس افسوس ان لوگوں پر کہ بچوں کی گرد و غبار میں کھیلتے اور کوئلوں پر لیٹتے ہیں اور پھر آرزو کرتے ہیں کہ ہمارے کپڑے سفید رہیں اور حقیقی نور کو تلاش نہیں کرتے اور پھر چاہتے ہیں کہ ظلمت سے نجات پاویں۔"

پس ہمیں کیا کرنا ہے ہمیں دنیا کو ظلمت سے نجات بخشنے سے پہلے اس الٰہی نور سے تعلق باندھنا ہے جس کو سراج منیر فرمایا گیا اور وہ اذن الٰہی سے چمکا ہے۔ اس سے اذن پائیں گے تو ہم بھی اذن کے مقام پر کھڑے ہوں گے۔ اگر اس سے اذن نہیں پائیں گے تو ہم بھی اذن کے مقام پر کھڑے نہیں ہوں گے۔ اذن کا مقام دو طرفہ مقام ہے۔ ایک طرف سے انسان اذن پاتا ہے اور دوسری طرف اذن جاری کرتا ہے۔ اور آدم کو جو سجدے کی تعلیم دی گئی وہ یہی مضمون ہے جو بیان ہوا ہے کہ جب ہم نے اسے اذن دیا تو اسے صاحب اذن بھی بنا دیا اور پھر تمہیں مجبور کیا گیا کہ اس کو سجدہ کرو، اس کی اطاعت کرو۔ اور یہ سجدہ بعض دفعہ طوعی ہوتا ہے، بعض دفعہ جبری ہوتا ہے طوعاً و کرھاً جیسا کہ فرمایا ہے۔

جو نور سے حصہ پاتا ہے اور پھر دعوت، اللہ کے اذن سے کرتا ہے وہی ہے جو کامیاب بنایا جاتا ہے۔

اور یہ امر واقعہ ہے کہ وہ لوگ جو اللہ کے نور سے باشعور طور پر، آنکھیں کھول کر تعلق باندھتے ہیں اور اپنے اندر اس کی گرمی محسوس کرتے ہیں انکی باتوں میں ایک ایسی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ لوگ سنتے ہیں اور مانتے ہیں اور بعض دفعہ بڑے بڑے سرکش بھی اپنی گردنیں ان کی آواز کے سامنے جھکانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وہی دلائل جب کوئی دوسرا شخص دیتا ہے تو ان کے دل پر کوئی اثر نہیں کرتے۔ پس یہ نور کی صفت ہے اور اس نور کی صفت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اذن کے مقام پر فائز فرمایا ہے۔ اور وہ سب سے اعلیٰ درجے کا نور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا نور ہے جو سراجاً منیراً بن کے چمکا۔ پس آج اگر کسی احمدی نے دعوت الی اللہ کا حق ادا کرنا ہے تو اس نور سے فیضیاب ہوئے بغیر وہ ہرگز اس حق کو ادا نہیں کر سکتا۔ وہ نور ہے جو اپنے دلوں میں سمانا پڑے گا۔ اس کی کچھ روشنی اپنے اخلاق میں ڈال کر اپنے اخلاق کو جگمگانا پڑے گا۔ جتنی جتنی روشنی تم پاؤ گے اتنا ہی تم صاحب نور ہوتے چلے جاؤ گے اتنا ہی تم خدا کی طرف بلانے کے حق دار بنتے چلے جاؤ گے ورنہ تمہیں یہ حق نصیب نہیں ہوگا۔

فرماتے ہیں:

"حقیقی نور کیا ہے وہ جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے"۔

پس ایک طرف فرمایا کہ وحی صرف ان کے لئے ہے جن کو انبیاء کا مقام عطا کیا گیا ہے، زمرہ انبیاء کہا جاتا ہے۔ دوسری طرف تعلق باللہ کی نفی نہیں فرمائی گئی، الہام کی نفی نہیں فرمائی گئی، اس وحی کی نفی نہیں فرمائی گئی جو وحی نبوت سے علاوہ ہے۔ پس بالکل یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ باقی سب بالکل کورے اور بے فیض ہی رہیں گے۔ نور سے آپ کا تعلق باندھنا ضروری ہے کیونکہ وحی مقام نور پہ اترتی ہے خواہ وہ غیر نبی کی وحی بھی ہو وہ بھی مقام نور چاہتی ہے۔ پس محمد رسول اللہ کے نور سے فیضیاب ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ یہی آخری مقام ہے، آخری مقام کی طرف یہ تعلق لے کر جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے تعلق آپ کو اس مرتبے تک پہنچا دیتا ہے جہاں خدا کی توجہات اترتی ہیں جہاں خدا کا پیار نازل ہوتا ہے اور یہ توجہات اور یہ پیار انبیاء کے لئے خاص نہیں بلکہ ہر انسان کو عطا ہوتی ہیں۔

"جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے۔ اس نور کی ہر ایک نجات کے خواہشمند کو ضرورت ہے۔"

فرمایا کوئی بھی نجات کا خواہشمند ایسا نہیں جو اس نور کے بغیر گزارہ کر سکے اور یہ نور ہر ایک کو عطا ہو سکتا ہے مگر اس دور میں وساطت حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کے بغیر نہیں عطا ہو سکتا:

"کیونکہ جس کو شبہات سے نجات نہیں اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں۔ جو شخص اس دنیا میں خدا کے دیکھنے سے بے نصیب ہے وہ قیامت میں بھی تاریکی میں گرے گا۔ خدا کا قول ہے کہ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ"۔

یعنی اس کا مطلب ہے جو کوئی بھی اس دنیا کی زندگی میں اندھا ہوگا تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی اٹھایا جائے گا

"اور خدا نے اپنی کتاب میں بہت جگہ اشارہ فرمایا ہے کہ میں اپنے ڈھونڈنے والوں کے دل نشانوں سے منور کروں گا۔"

پس وحی اگر انبیاء کے لئے مخصوص ہے تو وحی رسالت ہے جس کی بات مسیح موعودؑ فرما رہے ہیں۔ دوسری وحی کی بہت سی اقسام ہیں جو نہ صرف یہ کہ ہم سب کو نصیب ہو سکتی ہیں بلکہ ہوتی ہیں اور اپنے ساتھ نشانات لے کر آتی ہیں اور انکے بغیر ہمیں نور کو آگے پہنچانے کا حق ہی نہیں ملتا، اذن ہی نصیب نہیں ہوتا۔ تو بغیر اذن کے تبلیغ کرو گے تو اندھیروں سے اندھیروں کی طرف ہی بلاؤ گے کوئی بھی اس کا فائدہ نہیں ہے اور تمہاری تبلیغ میں برکت بھی کوئی نہیں ہوگی۔ جو لوگ پیدا ہوں گے وہ ویسے ہی اندھیرے ہوں گے جیسے پہلے تھے۔ پس وہ لوگ جو تعداد کی خاطر تبلیغ کرتے ہیں انکو یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے دنیا کو کوئی بھی فیض نہیں پہنچایا۔ جیسے سیاہ بخت پہلے تھے وہ لوگ ویسے ہی سیاہ بخت بعد میں رہے، نام بدل گئے۔ کسی کو آپ نے غیر احمدی مسلمان سے احمدی مسلمان کہہ دیا کسی کو عیسائی سے مسلمان بنا دیا، کسی کو بت پرست سے اسلام کے دائرے میں لے آئے مگر سوال یہ ہے کہ کیا اس کے نتیجے میں انکو کوئی ایسی روشنی نصیب ہوئی ہے جو پہلے نہیں تھی۔ اگر ہوئی ہے اور وہ وہ روشنی ہے جو آپ نے فیضان محمدؐ سے پائی تھی، صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، تو پھر ان کو زندہ کرنے کے سامان پیدا کر دیئے۔ پھر وہ نور جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا بڑھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس میں پھر طاقت ہے کہ آگے نشوونما پائے مگر اس کا پہلا بیج بویا جانا لازم ہے اس کے بغیر از خود کوئی شخص اندھیروں سے روشنی کی طرف سفر نہیں کر سکتا۔ پھر فرماتے ہیں:

"یہاں تک کہ وہ خدا کو دیکھیں گے"

یعنی فی ھذہ اعمیٰ و فی الآخرۃ اعمیٰ کی تشریح میں فرماتے ہیں:

"اپنی کتاب میں بہت جگہ اشارہ فرمایا ہے کہ میں اپنے ڈھونڈنے والوں کے دل نشانوں سے منور کردوں گا۔"

یہاں انبیاء کی کوئی شرط نہیں ہے۔

"یہاں تک کہ وہ خدا کو دیکھیں گے اور میں اپنی عظمت انہیں دکھلا دوں گا یہاں تک کہ سب عظمتیں ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جائیں گی۔"

یہ بھی ایک بہت اہم نکتہ ہے جس کا دعوت الی اللہ سے تعلق ہے وہ یہ ہے جن کی نظر میں خدا کے سوا اور عظمتیں ہیں انکو وہ جرات اور وہ سربلندی نصیب ہی نہیں ہوتی جو خدا کی طرف سے نمائندہ بن کر کلام کرنے والے کو ہوتی ہے۔

سب کچھ تیری عطا ہے — گھر سے تو کچھ نہ لائے

با اعتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

آپ بھی آئیے اور آزمائیے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں
آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے
عمرہ یا حج
جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو
نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں
پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰% رعایت
بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۱۲۰ مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے۔

اس کے علاوہ

ہر قسم کے سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے۔

Bilal Daud Kahlon
Daud Travels
Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main
Direkt vor dem, Intercity Hotel
Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59
MOBILE: 01716221046

کئی بار میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال دے چکا ہوں جن کا اسی مسجد فضل سے تعلق تھا جن کی ابتدائی کوششوں کے نتیجے میں یہ جگہ خریدی گئی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ یہ جاننے کے باوجود کہ آپ کو اپنے کپڑوں کی ہوش نہیں، جوتوں کی ہوش نہیں اور اپنی چیزیں جگہ جگہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں جب گورنر وغیرہ یا بڑی بڑی دنیاوی شخصیتوں کو کوئی پیغام دینا ہوتا تو چوہدری فتح محمد صاحب کو بھی بھجوایا کرتے تھے بلکہ بسا اوقات آپ کو بھجوایا ایک معین پیغام دے کر۔ اب کسی نے یہ دیکھا کہ چوہدری صاحب تو بالکل سادہ سے آدمی ہیں بعض دفعہ جاتے ہیں تو اپنے بچے کی چھوٹی شلوار پہن کر باہر نکل جاتے ہیں جو گھٹنے تک رہتی ہے صرف اور کوئی ہوش نہیں کہ میں نے کیا پہنا ہوا ہے یہ جب گورنر سے ملتے ہوں گے جا کے تو پتہ نہیں ان کے دل کا کیا حال ہوتا ہوگا، کس طرح یہ کانپتے ہوں گے اس کے سامنے۔ تو اس نے سوال کیا کہ آپ جاتے ہیں تو آپ کو کیا لگتا ہے بتائیں تو سہی۔ انہوں نے کہا لگتا کیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ میرے سامنے پنجابی میں کہا "کوئی چڑی دا بوٹ پیا ہوئے"۔ کہتے ہیں میں خدا کا نمائندہ وہ دنیا کا نمائندہ مجھے کیا لگنا ہے اس کے سوا جیسے سامنے چڑی کا بوٹ یعنی وہ بچہ جو ابھی انڈے سے نکلا ہے جس کے پر و بال نہیں نکلے، مرغی کا بچہ نہیں فرمایا جو بڑا خوبصورت دکھائی دیتا ہے کیونکہ جتنا بےچارہ بےاختیار بچہ چڑی کا بوٹ ہے ویسا کوئی بچہ بےاختیار نہیں ہوتا نہ بال نہ شکل نہ صورت۔ وہ کچے گوشت کی پوٹ سی پڑی ہوتی ہے نہ کھا سکتا ہے نہ مدد کے بغیر ایک دن بھی زندہ رہ سکتا ہے گرمی بھی ماں سے پاتا ہے تو گرمی ملتی ہے ورنہ اس کی ذات میں کوئی گرمی بھی نہیں ہوتی حقیقت میں۔ فرمایا مجھے تو لگتا ہے کہ میرے سامنے چڑی کا بوٹ بیٹھا ہوا ہے تو یہ ہے وہ نور کی عظمت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے عطا کی جاتی ہے۔ فرماتے ہیں خدا کہتا ہے کہ میں اپنی عظمت انہیں دکھلا دوں گا یہاں تک کہ سب عظمتیں ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جائیں گی۔

یہ مرتبہ اور مقام ہے داعی الی اللہ کا کہ ہر دوسری عظمت ہیچ ہو چکی ہو اور جو عظمت اس طرح جلوہ گر ہو کہ اس کے سامنے ہر عظمت ہیچ ہو جائے اس کی طرف بلانے کا آپ کو حق بھی ہے اور آپ کو طاقت بھی ہے اور آپ کی آواز میں دیکھیں کیسی شوکت پیدا ہو جائے گی۔

"یہی باتیں ہیں جو میں نے براہ راست خدا کے مکالمات سے بھی سنیں۔"

یعنی مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں:

"پس میری روح بول اٹھی کہ نجات کی یہی راہ ہے اور گناہ پر غالب آنے کا یہی طریق ہے۔ حقیقت تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حقیقت پر قدم ماریں فرضی تجویزیں اور خیالی منصوبے ہمیں کام نہیں دے سکتے۔ ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا ہے۔ ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ اور ہمارا دل اس یقین سے ایسا پر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں۔"

یہ ہے بصیرت کی راہ جو داعی الی اللہ کے لئے ضروری ہے، فرماتے ہیں:

"ہم نے اس نور حقیقی کو پایا جس کے ساتھ سب ظلمانی پردے اٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آ جاتا ہے جیسے سانپ کینچلی سے نکل آتا ہے۔"

یعنی اپنی کینچلی کو جب سانپ چھوڑتا ہے تو پھر کبھی اس کی طرف نہیں لوٹتا۔ بظاہر سانپ کی مثال تو بڑی بھیانک سی مثال ہے لیکن زندگی کی مثالوں میں اس سے بہتر مثال دی نہیں جاسکتی کہ کوئی ایسی حالت سے اس طرح باہر آ جائے کہ دوبارہ پھر کبھی اس طرف لوٹنے کا خیال بھی نہ کرے۔ بےکار وجود کے طور پر پہلے وجود کو ختم کردے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس نور کی طرف بلاتے ہوئے اس کی کامل مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صورت میں پیش فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

"وہ اعلیٰ درجے کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا۔"

اب یہ جو اقتباس ہے یہ ہمارے جلسوں میں بسا اوقات اس لئے پیش کیا جاتا ہے کہ بہت پرشوکت کلام ہے اور فصاحت و بلاغت کے آسمان پر ایسا بلند اور ارفع چمک رہا ہے کہ حیرت کے ساتھ نظریں اٹھتی ہیں کہ کسی قلم میں یہ طاقت ہو کہ ایسا عظیم بیان کر سکے لیکن اسی ظاہری چمک میں ہی لوگوں کی آنکھیں الجھی رہتی ہیں آواز کی شوکت اور اس کے حسن میں ہی کان لگے رہتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ یہ وہ مضامین ہیں جن میں ڈوبے بغیر آپ کو ان مضامین سے کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ محض یہ دعویٰ کر دینا کہ فلاں میں تھا فلاں میں نہیں تھا ایسے دعوے تو سب مذہب والے کرتے ہی رہتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں ادنیٰ درجہ بھی مبالغے کا موجود نہیں۔ جب آپؑ فرماتے ہیں تو سچ فرماتے ہیں اور حقیقت پر نظر رکھ کے جیسے سامنے دیوار پر لکھا ہوا دیکھ رہے ہوں اور اسے پڑھ رہے ہوں اس طرح آپؑ کے سامنے عرفان کے مضمون بیان فرماتے ہیں۔

"وہ اعلیٰ درجے کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا۔"

اب ملائک میں کون سا نور ہے جو نہیں تھا۔ وہ نور سے پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی اس مضمون کو کھولا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا کہ ملائکہ کو نور سے پیدا کیا گیا ہے جب کہ شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ تو کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک اس حدیث کی رسائی نہیں تھی۔ نعوذ باللہ من ذالک آپ نہیں سمجھتے تھے کہ ملائکہ نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ عبارت سو فیصدی درست ہے اس میں ادنیٰ بھی شبہ کی گنجائش نہیں۔ وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا وہ ملائک کو نہیں ملا اور وہ اعلیٰ درجہ کا نور اعلیٰ تھا۔ اس کا ثبوت خود حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کے معراج نے ہمارے سامنے پیش کر دیا۔ ملائک میں سے اعلیٰ فرشتہ، سب سے اعلیٰ وجود روح القدس ہے اس سے اونچا فرشتوں کا وجود متصور نہیں ہو سکتا۔ اور معراج کی شب جو عجیب روحانی کشف حضرت محمدؐ رسول اللہ کو دکھایا گیا ایک ایسے مقام پر آپؐ پہنچے جہاں جبرئیل کے پروں نے جواب دے دیا یعنی اس کی اڑان کی طاقتیں ختم ہو گئیں۔ اس نے کہا اس سے آگے میں نہیں جاسکتا، تیرا مقام ہے تو آگے چل۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہرگز کسی بھی زبان کی خوبصورتی کی خاطر کلام نہیں فرماتے۔ یہ دل کی قوت سے جو نور صداقت پھوٹتا ہے وہ ہے جو کلام میں حسن پیدا کر رہا ہے۔ ادنیٰ بھی اس میں جھوٹ اور مبالغے کا شائبہ نہیں۔

"یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا۔" اب نجوم کے اندر نور تو ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود بھی لکھ چکے ہیں کہ ہر چیز کا آغاز ہی نور سے ہوا ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ نجوم میں نور نہ ہو۔ مگر اس نور میں وہ زندگی نہیں وہ اعلیٰ مقصد کے حصول کی صلاحیتیں موجود نہیں ہیں جو انسان کو اس کے درجہ کمال تک پہنچانے کی خاطر عطا کیا جاتا ہے۔

"قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا"

یعنی یہ نور جو ہیں قمر اور آفتاب کے یہ دنیاوی زندگی تو پیدا کر سکتے ہیں مگر دنیاوی زندگی پیدا کرنے کا جو مقصد ہے وہاں تک نہیں پہنچا سکتے۔ کیونکہ وہ مقصد وہی اعلیٰ مضمون ہے، بالا مضمون ہے۔ یہ زندگی بےکار ہے اگر بالآخر خدا سے نہ جا ملے تو اس کے لئے دنیا کا سورج نہیں سراجاً منیراً چاہیے، اس کا نور اس سے اعلیٰ اور ارفع نور ہے۔ فرماتے ہیں یہ ظاہری باتوں میں بھی جو نور ہے وہ بھی محمدؐ رسول اللہ کے نور کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اور جو چھپے ہوئے نور ہیں خزانوں کی صورت میں ان کی بھی کوئی حیثیت محمدؐ رسول اللہ کے نور کے مقابل پر نہیں۔ فرماتے ہیں:

"قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں۔"

اب انسان سے مراد یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نہیں ہیں، یاد رکھیں۔ وہ تمام کامل وجود جن کے متعلق فرمایا وہ نور سے مرصع ہوتے ہیں ان پر وحی اترتی ہے یعنی منجملہ انبیاء سب کو آپ کامل بیان فرما رہے ہیں:

"یعنی انسان کامل میں۔ جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ و ارفع فرد ہمارے سید"

یعنی تمام کاملین میں سے سب سے اکمل۔ تمام انبیاء بلند ہیں مگر بلند تر ان سے۔ سب بڑی شان والے ہیں مگر اس شان کا حامل جیسے محمدؐ رسول اللہ ہیں ان میں اور کوئی نہیں تھا۔

"اعلیٰ و ارفع فرد ہمارے سید و مولا سید الانبیاء، سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی۔"

پس وہ جو درجہ کمال والے تھے وہ حسب مراتب ہیں اور محمدؐ رسول اللہ کے ہم رنگ قرار پائے ہیں۔

"یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵)

یہاں امت محمدیہ کے لئے بھی ایک خوش خبری ہے۔ اس کا ایک اشارہ سابقہ انبیاء کی طرف بھی ہے اور ایک اشارہ آنے والے امت کے افراد کی طرف بھی ہے جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہوں۔ یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت کے نور سے آپ منور ہونے شروع ہوں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر بھی نور ضرور اترے گا۔ اور آپ بھی اس مقام پر کھڑے ہوں گے کہ ایک طرف سے اذن الٰہی کے سامنے اپنا سر جھکا رہے ہوں گے اور دوسری طرف اذن الٰہی تمام دنیا کی گردنیں آپ کے سامنے جھکا دے گا اور آپ کی آواز میں وہ قوت اور شوکت اور عظمت پیدا ہوگی جس کی دنیا کو انکار کی مجال نہیں رہے گی۔

خدا کرے کہ یہ دعوت الی اللہ کا نور ہماری آوازوں کو روشن کردے اور ہم تمام دنیا کو محمدؐ رسول اللہ کے نور سے بھر دیں۔ اس مقصد کے ساتھ اب اپنے بقیہ سال کے مہینوں میں محنت کریں۔ اگر پہلے کوئی اندھیرے تھے، کوئی اور نیتیں تھیں، کچھ اور نفس کی بڑائی کی تمنائیں تھیں تو ان سب کی گردنوں پر چھری پھیر دیں اور پاک اور صاف دل کے ساتھ اس میدان میں آگے بڑھیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

یا الٰہی اک نشاں اپنے کرم سے پھر دکھا
گردنیں جھک جائیں جس سے اور مکذب ہوویں خوار

مجلس خدام الاحمدیہ گیمبیا کا بارھواں سالانہ اجتماع

(مظفر احمد خالد، نمائندہ الفضل گیمبیا)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتہائے احمدیہ گیمبیا کے خدام و اطفال کا سالانہ اجتماع (۲۲ دسمبر تا ۲۴ دسمبر ۱۹۹۵ء) طاہر احمدیہ سینئر سیکنڈری سکول MANSA KONKO میں منعقد ہوا۔ ملک کے طول و عرض سے خدام و اطفال پبلک ٹرانسپورٹ اور ذاتی گاڑیوں کے علاوہ سائیکلوں پر بھی تشریف لائے اور کئی خدام و اطفال پیدل سفر کرکے اجتماع میں شامل ہوئے۔ اجتماع میں شامل ہونے والوں کی تعداد چار سو سے زائد رہی۔ گیمبیا کے ہمسایہ ممالک سینیگال اور گنی بساؤ کے احمدی وفود نے بھی اجتماع میں شرکت کی۔

اس اجتماع میں سرکاری معززین میں وزیر داخلہ کی نمائندگی کرتے ہوئے انکے سیکرٹری MR. MOMODOU AKI BAYO تشریف لائے اور MINISTER OF YOUTH AND SPORTS کی نمائندگی کرنے کے لئے ان کے سیکرٹری MR. GIBRIL JALLOH بھی تشریف لائے۔ اسی طرح علاقہ کے اسسٹنٹ کمشنر کے علاوہ ایک سینیگالی ممبر آف پارلیمنٹ اور ایک غیراز جماعت مشہور عالم دین تشریف لائے۔ تینوں دن پروگرام دو دو اجلاسوں پر مشتمل تھا۔ درمیان میں طعام و نماز کے لئے وقفہ ہوتا رہا۔

جمعۃ المبارک ۲۲ دسمبر ۹۵ء

افتتاحی اجلاس

اجتماع کا افتتاح تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو BRO. SULAYMAN JALLOW نے کی۔ عہد کے بعد سابق امیر جماعت گیمبیا مکرم داؤد احمد صاحب حنیف نے اپنے تعارفی خطاب میں اجتماع کے انعقاد پر خدائے عز و جل کا شکرانہ ادا کرتے ہوئے خدام کو اجتماع سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی تلقین کی۔ آپکے خطاب کے بعد آنے والے معزز مہمانوں MR. MUHAMMAD A. BAYO (نمائندہ وزیر داخلہ گیمبیا) اور MR. GIBRIL JALLOH (نمائندہ وزیر برائے بہبود جوانان و کھیل) نے علی الترتیب تقاریر کرتے ہوئے وزراء صاحبان کی طرف سے اس بابرکت اجتماع میں بعض مصروفیات کی بناء پر شامل نہ ہوسکنے پر معذرت کا اظہار کیا اور پھر کہا کہ اگر مسلمان اسلامی بھائی چارہ کے نظام کو سمجھ لیں اور اسلامی شعار کو اختیار کرلیں تو کوئی سماجی بےضابطگی نہ رہے۔ انہوں نے بڑی خوشی سے اس بات کا اظہار کیا کہ حکومت جس طور پر نوجوان طبقے میں تربیت اور کھیلوں کا رواج دے کر انہیں مختلف قسم کی برائیوں سے بچانا چاہتی ہے جماعت احمدیہ اس سلسلہ میں بہت اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ ان تقاریر کے بعد موجودہ امیر گیمبیا مکرم مولانا منور احمد خورشید صاحب نے معزز مہمانوں کو قرآن کریم کے تحائف فرداً فرداً پیش کئے۔

دوسرا اجلاس

دوسرے اجلاس میں تلاوت کے بعد مکرم ڈاکٹر نصرت پاشا صاحب نے "اسلام میں بھائی چارہ" کے عنوان پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد مجلس سوال و جواب دیر تک جاری رہی۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد خدام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا اور اس دوران باقی خدام ویڈیو پروگرام سے مستفیض ہوئے۔

ہفتہ ۲۳ دسمبر ۹۵ء

آج کے پروگرام کی ابتداء نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے ہوئی۔ نماز فجر کے بعد ورزش سیر و ناشتہ کے وقفہ کے بعد اس روز کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔

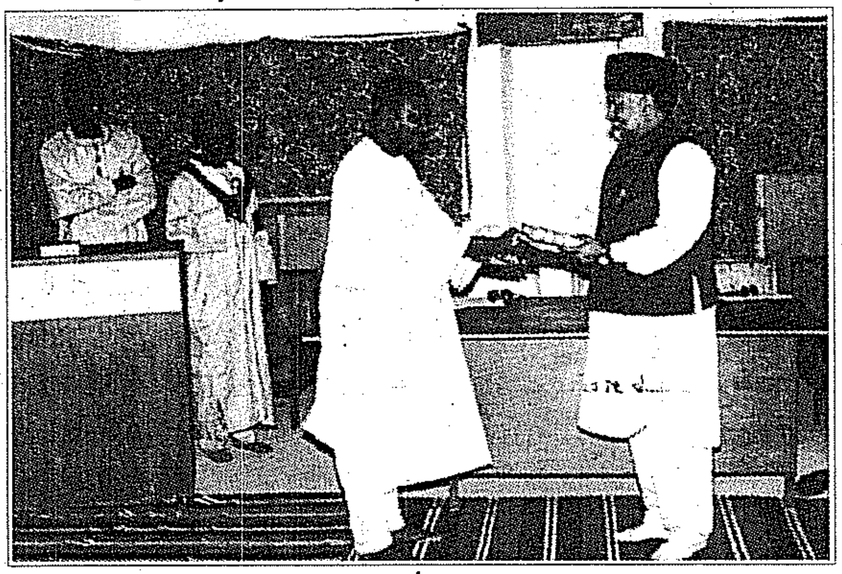

پہلا اجلاس

حسب معمول کلام پاک کی تلاوت کے بعد ایک تقریر اور چند علمی مقابلہ جات مثلاً تقاریر، تلاوت، حفظ قرآن، حفظ احادیث، اذان، دینی معلومات ہوئے۔ مقامی دوست (BAKARY DAFFAY) نے بعنوان "سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام" بہت ہی مؤثر خطاب فرمایا۔ سامعین پر ایک وجد کی کیفیت طاری رہی اور بار بار پنڈال نعروں کی آواز سے گونجتا رہا۔ انکی تقریر کے بعد وقفہ برائے طعام ہوا۔

دوسرا اجلاس

قرآن کریم کی تلاوت کے بعد بقیہ علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ بعد ازاں ملک سینیگال سے آئے ہوئے ایک احمدی معزز مہمان جو ملک کی پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہیں نے خطاب کیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سینیگال میں احمدیت کے بارے میں خواب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ نامساعد حالات کے باوجود خدا تعالیٰ نے کس رنگ میں احمدیت کا پودا اس ملک میں لگایا اور یہ پودا اب تیزی سے بڑھ رہا ہے اور کثرت سے عوام الناس کے گروہ در گروہ احمدی ہونے کے علاوہ کئی ممبر آف پارلیمنٹ اور بہت سے سرکاری ملازمین بھی احمدیت کی آغوش میں آچکے ہیں۔ انہوں نے سینیگال میں احمدیت کی روزافزوں ترقی اور اس تعلق میں خدا کے فضلوں کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد امیر مکرم منور احمد صاحب خورشید نے اپنے خطاب میں بتایا کہ قریبی ملک گنی بساؤ میں بھی خدا کے فضل سے بعض ممبر آف پارلیمنٹ احمدیت قبول کرچکے ہیں۔

تقاریر کے بعد خدام کے کھیلوں کے مقابلہ جات نماز مغرب تک جاری رہے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس ہوا جس میں سب کمیٹیوں نے رپورٹس پیش کیں۔ خدام بطور زائرین شامل ہوئے۔

اس روز بھی پروگرام کی ابتداء نماز تہجد باجماعت سے ہوئی۔ نماز فجر کے بعد گنی بساؤ سے آنے والے ایک غیر از جماعت معزز امام نے سٹیج پر آکر اجتماع کے بارے میں اپنے مشاہدات و تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ میری زندگی کے اہم ترین اجلاس میں سے ہے جس میں ایک نمایاں قسم کا نظم و ضبط دیکھنے میں آیا ہے اور اطاعت کا ایک ایسا اعلیٰ نمونہ دکھائی دیا ہے جس کی مثال نایاب ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس خوشی کا اظہار واپس جاکر اپنے علاقہ کے لوگوں پر بھی کروں گا۔

اختتامی اجلاس

تلاوت قرآن کریم کے بعد مجلس شوریٰ کا تیسرا اور آخری اجلاس منعقد ہوا اور پھر خدام و اطفال میں علمی و ورزشی مقابلہ جات کے انعامات تقسیم کئے گئے اور خصوصاً سائیکل پر اور پیدل آنے والے خدام و اطفال کی حوصلہ افزائی انعامات دے کر کی گئی۔

صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنی اختتامی تقریر میں خدام کو دوبارہ اپنے مقام کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی تلقین کی۔ MR. ABU BACCAR TOURAY نے تعلیمی رپورٹ پیش

کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی حمد بیان کی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش کے مطابق ہمارے ملک کو بھی مقامی معلمین تیار کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ دوران سال ایک کورس مقرر کرکے پندرہ نئے معلمین تیار کرنے کی توفیق ملی۔

اس کے بعد غیر از جماعت معزز مہمان اسسٹنٹ کمشنر نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا کہ ایک مرتبہ پھر اس روحانی ماحول میں انہیں مدعو کیا گیا ہے اور ہر دفعہ پہلے سے بڑھ کر جماعت کی تعریف کرنے کو دل چاہتا ہے۔

سب سے آخر پر مکرم منور احمد خورشید صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ گیمبیا نے اپنے اختتامی خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے حوالہ جات پیش کرکے جماعت احمدیہ کے روشن مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے ان کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر عہد دھرایا گیا اور امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔

اجتماع اطفال الاحمدیہ

گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی خدام الاحمدیہ کے ساتھ ہی اطفال الاحمدیہ گیمبیا کا سالانہ اجتماع بھی بہت ہی کامیابی سے منعقد ہوا۔ یہ یک روزہ اجتماع ۲۳ دسمبر کی نماز تہجد سے شروع ہوکر شام تک دو اجلاسوں پر مشتمل رہا۔

پہلا اجلاس

مکرم کاشف احمد صاحب کی تلاوت قرآن کے بعد مہتمم صاحب اطفال BRO. JUN KUNG TRAWALLY نے عہد دھرایا۔ شامل ہونے والے اطفال میں گیمبیا کے علاوہ قریبی ملک سینیگال کے اطفال بھی تھے۔

اپنے افتتاحی خطاب میں MR. BABA F. TRAWALLY صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے آنے والے اطفال کا شکریہ ادا کرنے کے بعد دھرائے جانے والے عہد کے فقرات پر غور کرکے اپنی عملی زندگی میں نمایاں تبدیلی پیدا کرنے کی تلقین فرمائی اور کہا کہ ایک احمدی طفل کا طرہ امتیاز سچائی، دیانتداری، منکسرالمزاجی اور اطاعت ہے جس میں کسی قسم کی قومیت و رنگ و نسل کا امتیاز نہ پایا جاتا ہو اور مخلوق خدا سے شفقت و رحم پر زور دیا۔ آخر میں اطفال کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد MR. MUSA KINTEH نے سچائی پر تقریر کی۔ بعد ازاں اطفال میں مندرجہ ذیل علمی مقابلہ جات ہوئے۔ تقاریر، تلاوت، حفظ قرآن، حفظ احادیث اور اذان۔ دوران تقاریر و اجلاس بچوں نے بلند آواز سے نعرہ تکبیر، احمدیت زندہ باد اور اسلام زندہ باد کے نعرے الاپے اور بار بار درود شریف کا ورد بھی کرتے رہے۔

دوسرا اجلاس

تلاوت قرآن کریم کے بعد مہتمم صاحب اطفال نے اختتامی تقریر بعنوان "رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن" کی اور واقعاتی انداز میں بہت ہی مؤثر طریق پر بچوں کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ اپنانے کی ترغیب کی بعد ازاں بچوں کے درمیان کھیلیں ہوئیں اور اس طرح اطفال الاحمدیہ کا پروگرام اختتام کو پہنچا۔

تقسیم انعامات کا پروگرام خدام کے تقسیم انعامات کے ساتھ اکٹھا منعقد ہوا۔

BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 : 0181-553 3611

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۶۸)

بیلاڈونا اور اس سے منسلکہ دواؤں کی علامات اور خواص کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۷ مارچ ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: (۷ مارچ ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں آج ہومیو پیتھی کی کلاس میں بیلاڈونا پڑھانا جاری رکھا اور بعض دوسری ادویہ بھی پڑھائیں اور ذاتی تجارب کے حوالہ سے ان کے خواص اور استعمالات بیان فرمائے۔

بیلاڈونا
(BELLADONNA)

بیلاڈونا کی بیماریاں اپنی علامات کے لحاظ سے تمام جزوی صورتوں سے پہچانی جاتی ہیں۔ یعنی ہر جزو میں اس کی تکلیف اپنی عمومی علامتوں کی وجہ سے نمایاں ہوتی ہیں۔ جہاں بھی درد ہو اگر وہ اچانک پن ہو اس میں دھڑکن پائی جائے بہت شدت اور جھٹکے اور شور سے تکلیف بڑھتی ہو تو بیلاڈونا کام آئے گا۔ اس میں تشنج بھی بہت نمایاں ہیں۔ سرکولر فائبر کے تشنج یعنی ٹیوبوں کے ارد گرد کے ریشوں کو سکیڑتا ہے۔ گردے، پتے اووریز اور مثانے وغیرہ کے تشنجات میں بہت مفید ہے۔ وضع حمل کے وقت رحم کی نالی میں اور منہ پر تشنج ہو جاتا ہے اگر بیلاڈونا فائدہ دے تو فوراً اثر ظاہر ہوگا ورنہ کولوفائیلم بہت مفید ہے۔

وہ بچے جنہیں عموماً بیماریوں میں بیلاڈونا کی ضرورت پیش آسکتی ہے وہ کلکیریا کارب کی علامتوں سے مشابہہ ہوتے ہیں اور بیلاڈونا اس پہلو سے کلکیریا کارب کا ACUTE ہے۔ کلکیریا کارب اس کا کرانک ہے۔ اس میں بچوں کے سر بڑھے ہوتے ہیں۔ جسم زیادہ مضبوط نہیں ہوتے، زیادہ تر لڑکوں میں یہ علامتیں ہوتی ہیں۔ ایسے بچوں کے سر کو اگر سردی لگے تو تشنج شروع ہو جاتا ہے اگر یہ یقین ہو کہ سردی لگنے سے ہوا ہے تو بیلاڈونا دینا چاہئے، تشنج ذرا سی حرکت پر بھی بڑھ جاتا ہے اگر مریض آرام محسوس کر رہا ہو لیکن بستر کو ذرا سی بھی ٹھوکر لگ جائے تو تشنج دوبارہ شروع ہو سکتا ہے۔ حرکت اور جھٹکے سے جو تشنج ہوتا ہے اس کا بیلاڈونا سے گہرا تعلق ہے۔ اس کی تکلیفوں میں تیزی، جوش اور پاگل پن کی علامتیں ہوتی ہیں۔ ایک اور عجیب علامت یہ ہے کہ بیماری کے دوران مریض کو کچھ کھانے کے لئے دیا جائے تو طبیعت کچھ سنبھل جاتی ہے یہاں تک کہ اگر پاگل کو بھی کچھ کھلا دیں تو وہ کچھ دیر کے لئے ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ یہ علامت فاسفورس اور سورائینم میں بھی پائی جاتی ہے۔ مریض کو بھوک لگتی ہے لیکن چونکہ وہ بتاتا نہیں اس لئے اگر کچھ کھانا دیا جائے تو اندر کی طلب اور بے چینی دور ہو جاتی ہے۔ فاسفورس کا مریض بھی سخت بھوکا ہوتا ہے اور کھانا کھانے کے بعد فوراً دوبارہ بھوک لگ جاتی ہے۔ سورائینم میں بھی مریض رات کو بھوک سے اٹھتا ہے لیکن فاسفورس، سورائینم میں صرف بھوک کے لحاظ سے مشابہت ہے باقی باتوں میں بالکل مختلف دوائیں ہیں۔ فاسفورس کا مریض صاف ستھرا، نفیس، روشن جلد ہوتا ہے بعض دفعہ جلد میں کچا پن پایا جاتا ہے۔ جبکہ سورائینم کی جلد اور طرح کی ہے۔ گندی اور میلی سی جو صاف ہی نہیں ہوتی جتنا مرضی دھو لو۔ ہیپرسلف اور گریفائٹس میں بھی یہ علامت ہوتی ہے۔

بیلاڈونا میں مریض کے دماغ پر خون کا دباؤ زیادہ ہو جائے تو اسے طرح طرح کے نظارے اور جن بھوت نظر آنے لگتے ہیں۔ ڈراؤنے خواب آگ لگنے کی خوابیں بھی آتی ہیں چونکہ بیلاڈونا میں جلن پائی جاتی ہے اس کی جلن آگ کی خواب میں ڈھل جاتی ہے۔ ایسے مریض کو بیلاڈونا دیں تو ایسے خواب آنے بند ہو جاتے ہیں۔ بیلاڈونا میں گہری بے ہوشی کی علامت ہوتی ہے جس میں آنکھ کی ایک پتلی پھیل جاتی ہے۔ یہ علامت اوپیئم سے بھی ملتی ہے جبکہ اوپیئم باقی علامتوں میں بیلاڈونا سے مختلف ہے۔

اگر بخار بہت تیز ہو اور سر پر زیادہ اثر ہو لیکن پاؤں برف کی طرح ٹھنڈے ہوں ان میں بیلاڈونا بہت مفید ہے۔ اگر بخار میں جسم ٹھنڈا ہو جائے لیکن سر پر گرمی کا احساس ہو یہ بہت خطرناک علامت ہے۔ مائیں سمجھتی ہیں کہ بخار اتر گیا ہے لیکن وہ بیماری کی بے ہوشی سی ہوتی ہے۔ اگر صحیح دوا دیں تو ایک دم سارا جسم گرم ہو جائے گا ورنہ خطرناک بیماریاں گردن توڑ بخار، مرگی وغیرہ پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر فوری اثر کرنے والی دواؤں میں بیلاڈونا بھی ہے۔

اگر مریض کو شدید چکر آئیں اور ہیجانی کیفیت ہو تو بیلاڈونا مفید ہے۔ فاسفورس میں بھی علامت ہے سر درد ہو تو سر کی جلد دکھنے لگتی ہے کنگھی کرنی یا ہاتھ لگانا تکلیف دہ ہوتا ہے۔ سر کی جلد کی حساسیت ہیپرسلف میں بھی پائی جاتی ہے اور یہ علامت اتنی زیادہ نمایاں ہے عورتیں بے ہوش ہو جاتی ہیں۔

خیالات کے ہجوم اور ہیجانی کیفیت کی وجہ سے اگر نیند اڑ جائے تو بیلاڈونا، کافیا اور فاسفورس مفید ہیں۔ اعصابی ہیجان کی وجہ سے نیند اڑ جائے تو ذرا سے شور یا جھٹکے سے گھبراہٹ ہوتی ہے۔ نکس وامیکا میں بھی شور سے تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس میں بھی بیلاڈونا پایا جاتا ہے اس لئے نکس وامیکا کی بیلاڈونا سے علامتیں ملتی ہیں۔

بعض دوائیں ایسی ہیں جن میں مریض بہت آہستہ رد عمل دکھاتے ہیں انکو وہ دوائیں موافق آتی ہیں جو آہستہ آہستہ اثر دکھاتی ہیں لیکن اس کے برعکس بعض مریضوں میں رد عمل اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ کوئی دوا بھی اثر نہیں کرتی کیونکہ جو دوائی بھی دیں اس کی پروونگ شروع کر دیتے ہیں۔ اس پہلو سے ان کو احتیاط سے دوا دینی پڑتی ہے اور دوا کی طاقت کم کرنی پڑتی ہے لیکن ان کا علاج بھی ضروری ہے تین دوائیں ہیں جو ایسے مریضوں کو دی جاسکتی ہیں۔ بیلاڈونا، نکس وامیکا اور تیسرے زنکم میٹ۔ زنکم میٹ سب سے زیادہ حساس دوا ہے اتنی حساس کہ مریض چھوٹی سے چھوٹی طاقت کی دوا بھی قبول نہیں کرسکتا اور اس کا رد عمل ہوتا ہے اس لئے ایسے مریض کو زنک دیں جس سے جسم میں دوسری دوائیں قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

بیلاڈونا کی ایک علامت جلسیمیئم سے مشترک ہے وہ یہ کہ ان کی سر درد میں سر کو پیچھے کی طرف دبانے سے آرام آتا ہے اور اگر سامنے کی طرف جھکائیں تو تکلیف بڑھتی ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسے مریض کو بیلاڈونا یا جلسیمیئم دینا چاہئے بعض اوقات SINUS کا بوجھ پڑنے کی وجہ سے سامنے کی طرف سر جھکانے سے بھی تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس لئے چند علامتیں پڑھ کر ان کا علاج نہیں ہوسکتا جب تک ان علامتوں کا مزاج نہ سمجھیں ان کا پس منظر آپ پر روشن نہ ہو جب وہ ہو جائے تو آسانی سے اصل دوا کی تشخیص ہو سکتی ہے۔

عام طور پر بیلاڈونا وقتی بیماری کی دوا ہے جو تکلیف فوراً آتی ہے وہ فوراً کافور بھی ہو جاتی ہے لیکن اس کے سر درد میں یہ علامت ہے کہ درد ختم ہونے کے بعد بھی کئی کئی دن سر میں بوجھل پن اور تھکاوٹ کا احساس رہتا ہے۔ بال کٹوانے اور حجامت بنوانے سے بھی سر میں درد ہوتا ہے کیونکہ بال کٹوانے سے ٹھنڈی ہوا لگتی ہے اور چونکہ اس دوا میں سردی سے تکلیفیں بڑھنے کا رجحان ہے اس لئے سر میں درد ہونے لگتا ہے۔

آرام کرنے سے آرام اور حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے برائیونیا میں بھی یہ علامت ہے اور فاسفورس میں بھی ہے لیکن اس میں ایک تضاد پایا جاتا ہے۔ فاسفورس میں آرام سے تکلیف ٹھیک ہوتی ہے حرکت سے بڑھتی ہے لیکن سیدھا لیٹنے سے بھی تکلیف بڑھ جاتی ہے عموماً سر درد میں اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ لیٹنے سے سر کی طرف خون کا طبعی دباؤ نسبتاً زیادہ ہو جاتا ہے۔ بیلاڈونا میں یہ علامت نہیں ہے مگر فاسفورس کے مریض میں غالباً خون کی نالیوں میں کمزوری کی وجہ سے کنٹرول کم ہو جاتا ہے اس لئے سر نیچے جھکانے سے خون سر کی طرف جاتا ہے۔ اسی وجہ سے فاسفورس میں چلتے ہوئے چکر آنے کی علامت بھی نمایاں ہے اس میں بھی غالباً یہی وجہ ہے۔ ایکونائٹ اور پلسٹیلا میں اگر پاؤں گیلے اور ٹھنڈے ہو جائیں تو اسی روز شام کو یا اگلی صبح تک بچوں یا بڑوں کو تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ تکلیفیں عموماً نیچے سے اوپر کی طرف بڑھتی ہیں۔ سردی کی بعض تکالیف ہوا لگنے سے یا کھٹی چیزیں کھانے اور گلینڈز خراب ہونے کی وجہ سے نزلہ ہوتا ہے تو وہ چھاتی کی طرف اترتا ہے لیکن جسم کی دوسری تکلیفیں جو پاؤں کے ٹھنڈے ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں وہ ایکونائٹ اور پلسٹیلا میں نیچے سے اوپر کی طرف جاتی ہیں۔ بیلاڈونا میں تکلیفیں خواہ سردی لگنے سے ہوں سر کی طرف سے شروع ہوتی ہیں اور نیچے کی طرف اترتی ہیں۔ اگر سر ٹھیک ہوگا تو جوڑوں اور اعصاب میں اوپر سے نیچے کی طرف دردیں حرکت کریں گی۔ اس صورت میں کوئی ایسی دوا دینا جو اس صورتحال کو الٹا دے بہت خطرناک ہے کیونکہ سر پاؤں کی نسبتاً زیادہ اہم ہے۔ اس لئے ایسی دوائیں نہ دیں جن سے گھٹنے کا درد تو ٹھیک ہو جائے لیکن مریض ذہنی توازن کھو بیٹھے لیکن نیچے سے اوپر جانے والی تکلیفوں کو الٹا دینا بالکل درست ہے۔ ایک دوا لیڈم ہے جو بہت نمایاں ہے پلسٹیلا اور ایکونائٹ بھی مفید دوائیں ہیں۔

عموماً نمی سے رسٹاکس کی تکلیفیں بڑھتی ہیں اعضاء یا ماؤف حصے زیادہ متاثر ہوتے ہیں بالعموم مجموعی طور پر سارے جسم کی بیماریاں پیدا نہیں ہوتیں اور مرض جسم کے اوپر کے حصے سے نچلے حصہ میں بھی منتقل نہیں ہوئی۔

بیلاڈونا آنکھوں کی بیماریوں میں بھی بہت مفید دوا ہے۔ آنکھیں غیرمعمولی سرخ ہو جاتی ہیں اور پپوٹے سوج جاتے ہیں، آنکھوں کے سامنے تارے ناچتے ہیں۔ ایک خاص علامت یہ ہے کہ آنکھیں بالکل خشک رہتی ہیں جبکہ یوفریزیا میں پانی بہتا ہے۔ بیلاڈونا اور یوفریزیا سرخی کی علامت اور شدت میں مشابہت رکھتی ہیں لیکن یوفریزیا میں اتنی زیادہ سوزش نہیں ہوتی۔ تیز پانی بہتا ہے۔ آنکھ کے بلڈ پریشر میں بیلاڈونا بہت مفید ہے۔ ایک مریض کو میں نے جو نسخہ دیا تھا اس میں بیلاڈونا بنیادی چیز تھی ڈاکٹروں نے اسے کہا کہ اگر بلڈ پریشر اتنا ہی رہا تو تم اندھے ہو جاؤ گے سب دوائیں استعمال کی جاچکی تھیں۔ میرے نسخے کے استعمال کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر اس کا پریشر بالکل نارمل ہوگیا اور کوئی خطرہ باقی نہیں رہا۔ وہ مریض ماشاء اللہ اب بھی بالکل ٹھیک ہے۔ جلسیمیئم بھی آنکھ کے دباؤ کو کم کرنے کے لئے بھی مفید ہے۔ جلسیمیئم کالے موتیا میں بہت مفید ہے اس کے ساتھ کلکیریا فاس 6X بھی دینا بہت مفید ہے۔

☆ بقیہ:۔ مسیحیت

ابتدائی مسیحیوں کو یہ سب دکھ، اذیت اور عذاب جھیلنا پڑا اور اس امر کے باوجود جھیلنا پڑا کہ یہ بات ان کے ذاتی علم میں تھی اور اس کے ناقابل تردید ثبوت موجود تھے کہ مسیح زندہ تھا اور اس کی موت کے بارہ میں یہودیوں کے فخریہ ڈھنڈورہ پیٹنے اور آسمان سر پر اٹھانے کے علی الرغم صلیب پر مرا نہ تھا۔ ان ابتدائی مسیحیوں نے مسیح کے صلیب پر سے اترنے کے بعد خود اپنے ہاتھوں سے اس کے زخموں کا علاج کیا تھا۔ اس کا جسم اس حال میں کہ اس پر بیہوشی اور سکتہ کا عالم طاری تھا ان کے حوالہ کیا گیا تھا۔ انہوں نے اسے اس گہری بیہوشی اور سکتہ کی حالت سے باہر آتے اور معجزانہ طور پر شفا یاب ہوتے دیکھا تھا۔ انہوں نے اسے سائے، بھوت پریت یا روح کی شکل میں نہیں بلکہ اسی کمزور اور نقاہت زدہ انسانی جسم کی شکل میں دیکھا تھا جس نے خدا کی راہ میں حق و صداقت کی خاطر بے انتہا دکھ اٹھائے تھے۔ ان بظاہر جان لیوا دکھوں اور تکلیفوں کے باوجود وہ موت کے منہ سے بچ نکلا تھا۔ انہوں نے اس سے باتیں کی تھیں، اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا تھا اور اسے راتوں کو چھپتے چھپاتے، قدم بقدم چلتے اور صلیب والی جگہ سے دور سے دور تر ہوتے اور اس علاقہ کو خیرباد کہہ کر وہاں سے ہجرت کرتے ہوئے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

(مینیجر)

خطبہ عیدالاضحیٰ

وہ قربانیوں کا دور جس کا آغاز ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے مل کر کیا وہ آئندہ زمانوں میں دو ادوار میں پھیل جانا تھا

(دوسری قسط)

اس رسول کا جو نقشہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھینچا ہے وہ ہے اے ہمارے رب ان میں وہ رسول مبعوث فرمادے جو انہی میں سے ہو اور ان پر تیری آیات کی تلاوت کرتا ہو۔ یعنی ان میں سے ہو کر پھر اس مرتبے کو حاصل کرے کہ تجھ سے باتیں سنے اور ان تک پہنچائے "ویعلمہم" اور ان کو تعلیم دے "الکتاب" کتاب کی تعلیم "والحکمۃ" اور حکمت کی تعلیم۔ پھر عرض کیا خدا سے "ویزکیھم" اور انہیں پاک وصاف کر دے۔ ان کا تزکیہ فرمادے۔ "انک انت العزیزالحکیم" یقیناً تو ہی ہے جو بہت غالب بزرگی والا اور بہت حکمت والا ہے۔

اب اس دعا کو جو دراصل ساری تمہید کا آخری مقصد تھا جو پہلے تمہیدی بیان گزرا ہے۔ اس دعا کو ابراہیمؑ نے جس طرح مانگا قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی ابراہیمؑ کی دعا کا ذکر ہے اسی ترتیب سے ملتا ہے۔ مگر جس طرح اللہ نے قبول فرمایا وہ ترتیب اس سے مختلف فرمادی۔ اور جہاں جہاں قبولیت دعا کا ذکر ملتا ہے اس دوسری ترتیب سے ملتا ہے جس سے اس دعا کو قبول فرمایا گیا۔ پس قرآن کریم کے اندر جو ایک ہی مضمون سے تعلق رکھنے والی کچھ فرق کے ساتھ آیات پھیلی ہوئی ہیں ان کا مطالعہ کریں تو تیئس (۲۳) سالہ عرصہ میں متفرق وقتوں میں نازل ہونے والی یہ آیات آپس میں گہرا ربط رکھتی ہیں۔ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے جو ان کو باندھے یا الگ کر سکے۔ ایک ہی مضمون، ایک ہی مقصد، ایک ہی ترتیب ہے جو مسلسل قرآن کریم میں آپ کو ایسی آیات سے وابستہ دکھائی دیتی ہے۔ اور ان کو آپس میں اگر سمجھ کر پڑھیں تو سب آیات اس مضمون سے تعلق رکھنے والی مربوط ہو جاتی ہیں۔ پس ان دو باتوں میں آپ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کو حیرت انگیز طور پر عظیم الشان پائیں گے، اعلیٰ مرتبہ تک پہنچا ہوا دیکھیں گے کہ جہاں بھی ابراہیمؑ کی دعا کا ذکر ہے مختلف اوقات میں نازل ہونے والی آیات ہیں مگر دعا میں جو مانگا گیا اس کی ترتیب وہی ہے جو بندے نے مانگی تھی۔ یعنی ابراہیم خدا کے بندے نے۔ اور جب دعا قبول فرمانے کا ذکر ہے تو اس کی ترتیب وہی ہے جو سب سے بہتر قبول کرنے والے نے جس رنگ میں قبول فرمائی اور اس ترتیب میں کوئی اتفاقی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

چنانچہ جب ابراہیم علیہ السلام نے یہ کہا "ربنا تقبل منا" تو ساتھ کہا "انک انت السمیع العلیم" تو قبول فرمالے۔ تو سننے والا ہے اور قبول کرتا ہے۔ لیکن علیم بھی ہے یعنی جانتا ہے کون سا انداز قبول کا زیادہ بہتر ہے۔ پس بسا اوقات ایک انسان ایک عاجزانہ دعا کرتا ہے اس میں کچھ خامیاں رہ جاتی ہیں، کچھ باتیں ذہن میں نہیں آتیں اور انسان کی دعا مکمل نہیں ہوتی، کسی پہلو سے اس میں رخنہ رہ جاتا ہے۔ مگر اللہ جب قبول فرماتا ہے تو ان فروگذاشتوں سے قطع نظر کرتے ہوئے کامل طور پر اس دعا کو قبول فرماتا ہے۔ یہ اس کی ایک عظیم مثال ہے۔

چار باتیں تھیں۔ رسول مبعوث فرما، انہی میں سے ہو۔ "یتلوا علیھم" ان پر تیری آیات کی تلاوت کرنے والا ہو، تعلیم کتاب دینے والا، تعلیم حکمت دینے والا، اور تزکیہ کرنے والا۔ جب یہ دعا قبول ہوئی تو اس کا ذکر سورہ جمعہ میں ان الفاظ میں ملتا ہے "ھوالذی بعث فی الامیین رسولا منھم" وہی اللہ ہے، وہی ذات ہے جس نے انہی میں سے جو عرب کے امی لوگ تھے یا تمام دنیا کے امی لوگ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے سب دنیا امی ہی تھی، روحانی علوم سے بے بہرہ اور کلیۃً جہالت میں زندگی بسر کرنے والی، تو امیین کے لفظ کو اگر عالمی تصور دیں جیسا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا تقاضا ہے کیونکہ آپ عربوں میں سے مبعوث ہو کر دنیا کی طرف نہیں بھیجے گئے باوجود اس کے کہ آپ عرب تھے۔ آپ تمام بنی نوع انسان میں سے ہوتے ہوئے، ان کی امی حالتوں کو تبدیل کرنے کے لئے انہی میں سے کھڑے ہوئے اور آیات الٰہی کی برکت سے آپ نے ایک عالمی انقلاب برپا کیا۔ اس لئے امی کا محدود معنی کرنا اگرچہ ایک پہلو سے درست ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب ہی تھے مگر اگر دوسرے پہلو سے غور کریں کہ "قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا" (الاعراف:۱۵۹) تو معلوم ہوتا ہے کہ یہاں امی کا معنی بھی اسی نسبت سے تمام عالم کے انسانوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کرنا چاہئے۔ یعنی وہ وقت جب کہ تمام دنیا کی حالت امیین کی تھی، سب ہی جاہل تھے۔ اس وقت ایک ایسا رسول ہم نے مبعوث فرمایا "بعث فی الامیین رسولا" وہ خدا جس نے رسول کو امیین میں سے مبعوث فرمایا۔ وہ کیا کرتا تھا "یتلوا علیھم" یہ وہ پہلی دعا ہے جو ابراہیمؑ کی دعا تھی "یتلوا علیھم" ان پر وہ تلاوت کرے تیری آیات کی "یتلوا علیھم آیاتہ"۔ پھر جو سب سے آخری دعا تھی اسے سب سے پہلے کر دیا اللہ تعالیٰ نے "ویزکیھم" یعنی تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت کے بعد ان کا تزکیہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی دعا تو قبول فرمائی لیکن اس کی ترتیب بدل دی۔ ابراہیمؑ نے ایسا نبی مانگا تھا جو پہلے تلاوت کرے پھر تعلیم کرے، پھر حکمت سکھائے۔ پھر وہ اس لائق ہو کہ ان لوگوں کی کایا پلٹے اور ان کو پاک بنا دے اور ان کا تزکیہ نفس فرمادے۔ فرمایا نہیں ہم جس شان کا نبی ابراہیم کی دعا کے نتیجے میں دنیا کو عطا کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ "یتلوا علیھم آیاتہ" اللہ کی آیات کی تلاوت کرتا ہے "ویزکیھم" اور اس بات کا انتظار کئے بغیر کہ وہ ان کو سمجھتے ہیں یا نہیں ان کا تزکیہ فرماتا ہے۔ یعنی اس شان کا نبی ہے جس کا قرب، جس سے تعلق ہی تزکیہ کا موجب ہے اور رفتہ رفتہ سوچوں کے نتیجے میں ظاہر ہونے والا تزکیہ نہیں ہے بلکہ ایک انقلابی تزکیہ ہے۔ جو اس کے قریب آیا اس کی کایا پلٹ گئی۔ جس نے اس کے سامنے سر جھکا دیا اس نے خدا کے سامنے سر جھکا دیا اور اللہ تعالیٰ کی ذات سے جو بھی انسانی مصالح وابستہ ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے بنی نوع انسان کو ملنے شروع ہو گئے۔ پھر فرماتا ہے وہی ترتیب باقی، کہ تعلیم کتاب بھی فرمائے اور حکمت بھی۔ یعنی سورہ جمعہ میں جو ترتیب ہے وہ یہ ہے کہ پھر خدا تعالیٰ نے وہ رسول بھیجا جو تزکیہ فرماتا ہے اور تعلیم کتاب دیتا ہے، حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور یہ وہ رسول ہے جس کے آنے سے یہ اعلیٰ مقاصد پورے ہوئے۔ بظاہر بات یہاں ختم ہو گئی، مقاصد پورے ہو گئے۔ مگر ابراہیمؑ کی دعا سے بڑھ کر ایک اور انعام کا بھی اللہ ذکر فرمارہا ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا عجیب خدا کی شان ہے کہ ہر وہ شخص جو اخلاص سے دعا کرتا ہے اس کی دعا سے بڑھ کر قبولیت عطا فرماتا ہے۔

تو یہ فرما کر "یعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین" (سورہ الجمعہ ۳) ابراہیمؑ کی ساری دعا پوری کر دی اور بہتر ترتیب کے ساتھ پوری کر دی لیکن بات جاری رکھی۔ "و آخرین منھم لما یلحقوا بھم" اے ابراہیم تو نے تو ایک رسول مانگا تھا تمام دنیا کے لئے اور ہر زمانے کے لئے، ہم اس کے بعد آنے والے اس کی دوسری بعثت کی بھی خوش خبری دیتے ہیں۔ جب خدا نے بھیجا تو اس دعا کو اس شان سے قبول فرمایا کہ جو نہیں مانگا تھا وہ بھی عطا کر دیا۔ اس کے بغیر بات مکمل نہیں ہونی تھی۔ پس وہ روحانی فرزند جس کے ساتھ بعد میں آنے والے لمبے زمانے کی قربانیاں وابستہ تھیں ان کا بھی سورہ جمعہ میں ذکر فرمادیا اور کہا کہ پھر یہاں بعد میں بھی ایک واقعہ ہوگا "و آخرین منھم" یہ جو "منھم" کا ذکر ہے یہ وہی چل رہا ہے شروع سے لے کر اب تک۔ انہی میں سے کچھ بعد میں آنے والے لوگ ہیں، کچھ دوسرے لوگ ہیں جن کا اولین سے کوئی زمانے کا رشتہ نہیں ہے کیونکہ زمانہ الگ ہے۔ "لما یلحقوا بھم" نہیں مل سکے ان سے ابھی۔ یعنی قیامت کے دن ملیں گے لیکن ابھی تک دنیا میں نہیں مل سکے۔ "وھوالعزیزالحکیم" (سورہ جمعہ: ۴) اور وہ بہت غالب بزرگی والا اور حکمت والا ہے۔ اب دیکھیں یہی حضرت ابراہیم کی دعا کی آخری تان تھی۔ "انک انت العزیزالحکیم" تجھ سے میں دعا تو کرتا ہوں لیکن تو غالب بزرگی والا ہے اور بہت حکمت والا ہے اس لئے توقع ہے کہ تو اس دعا کو بڑی شان کے ساتھ قبول فرمائے گا، جو تجھے زیب دیتی ہے۔ نہ مانگنے والے کو۔ مانگنے والے سے بڑھ کر عطا کرنے والے کی شان کی ساتھ جو عزیز اور حکیم کی شان ہے اس شان سے قبول فرمائے گا۔ پس قرآن کریم نے جہاں آخرین کا ذکر فرمایا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دوسری بعثت کا ذکر فرمایا اس حصے کو خدا تعالیٰ کی انہی دو صفات کے ساتھ مہر بند فرمایا ہے۔ فرماتا ہے "و آخرین منھم لما یلحقوا بھم وھوالعزیزالحکیم"۔ وہ ابھی تک نہیں ملے۔ لیکن عزیز ہے غالب ہے اور بزرگی والا ہے۔ عزت والا ہے اور غلبے والا ہے اور مقتدر ہے۔ یہ سارے معنے لفظ عزیز میں داخل ہیں "الحکیم" اور بہت حکمت والا ہے۔

پس سوال یہ ہے کہ یہ جو خوش خبری قرآن کریم نے دی ہے، ظاہر ہے ابراہیمؑ کی دعا سے اس کا تعلق تھا تو پھر اسماعیلؑ کا اس میں کیا کردار ہوا۔ میں اس آیت کی اس رنگ میں تشریح کرتے ہوئے جب یہاں تک پہنچا تو مجھ پر یہ مضمون کھلا کہ دراصل حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کو اس میں ایک اسماعیل کی خوش خبری بھی دے دی گئی ہے۔ ابراہیمؑ کا جو آخری بلند تر مرتبہ تھا وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان میں ظاہر ہوا۔ اور جیسے ایک اسماعیل حضرت ابراہیمؑ کو عطا ہوا تھا اسی طرح ایک روحانی فرزند حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کو بھی عطا ہونا تھا اور یہ وہی روحانی فرزند ہے جس کا "آخرین منھم لما یلحقوا بھم" میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ قربانیوں کا دور جس کا آغاز ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے مل کر کیا وہ آئندہ زمانوں میں دو ادوار میں پھیل جانا تھا۔ ایک اول ابراہیمی دور یعنی حضرت محمدؐ رسول اللہ جو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری تکمیل یافتہ صورت تھے اور دوسرا اسماعیلی دور جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ایک روحانی فرزند نے ان قربانیوں کو از سرنو شروع کرنا تھا اور ان قربانیوں کے دوبارہ شروع ہونے کا آخرین سے تعلق تھا۔ پس یہ وہ خوش نصیب دور ہے جس میں سے ہم اب گزر رہے ہیں۔

پس ہم عید تو منائیں گے۔ عید کی خوشیاں جیسا کہ سنت چلی آرہی ہے انہیں اپنانے کی کوشش کریں گے مگر اصل عید کے پیغام کو سمجھنا ضروری ہے۔ قرآن کریم کی آیات کے حوالے سے جو بات میں نے آپ کے سامنے کھولی ہے دراصل یہ آخرین کی قربانیوں کا دور ہے جس کا سورہ جمعہ میں ذکر ملتا ہے۔ اور اس پہلو سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اسماعیل بنا کر بھیجا ہے۔ اور حضرت مسیح کے ساتھ بھی ایک ذکر پرانے صحیفوں میں ملتا ہے جسے کہا جاتا ہے کہ مسیح بھی گویا کہ خدا کی ایک قربانی کی بھیڑ تھا۔ اور اس ضمن میں عیسائی حضرت مسیح کا ذکر جو عہد نامہ قدیم ہے اس میں مذکور بعض آیات کے حوالے سے کہتے ہیں کہ He was a Lamb یعنی قربانی کا مینڈھا تھا۔ تو اب دیکھیں جب مضمون درست چل رہے ہوں اور الٰہی معارف کی باتیں ہوں تو اندرونی رشتے ایک دوسرے کے ساتھ ملتے چلے جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو تقویت دیتے چلے جاتے ہیں۔ اگر مسیح وہ Lamb تھا جس کا مسیح کے تعلق میں گزشتہ صحیفوں سے ذکر تھا تو پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بھی ایک Lamb عطا ہونا چاہئے تھا جیسے ابراہیمؑ کو اسماعیل عطا ہوا۔ تو اسماعیل یعنی Lamb قربانی کے ایک نمائندے کے طور پر، ایک تمثیل کے طور پر۔ اور سورہ جمعہ ہمیں یہ خوش خبری

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوائیے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینیجر)

دے رہی ہے کہ اسماعیل کا Lamb جو حضرت ابراہیمؑ کو عطا ہوا تھا اس سے بہتر شان کے ساتھ محمد رسول اللہ کو وعدہ دیا گیا ہے کہ تیرے دور میں قربانیاں چلیں گی اور ایک قربانی کے دور کے بعد دوسرا ایک قربانی کا دور شروع ہوگا جو حضرت اسماعیل کی طرز پر جاری فرمائی جائیں گی۔ اور عجیب بات ہے کہ اسی اسماعیل کا نام مسیح ابن مریم بھی رکھا گیا، عیسیٰ بھی رکھا گیا۔ پس وہ Lamb کا تصور جو ہے قربانی کا اسے گزشتہ صحائف بھی بیان کرتے رہے اور قرآن کریم کی آیات نے بھی ان کی طرف انگلیاں اٹھائیں اور وہ سب انگلیاں جب اکٹھی ہوتی ہیں تو یہی وہ زمانہ ظاہر ہوتا ہے جس میں سے ہم آج گزر رہے ہیں۔ اور یہ قربانیوں کا دور ہے جو بالآخر اسلام کے اعلیٰ مقاصد کو پورا کر کے وہ بنی نوع انسان کی پیدائش کی غرض و غایت جو خدا تعالیٰ کے ہاں ہمیشہ مقصود رہی اسے پورا فرمائے گا۔ اور بیت اللہ کے اعلیٰ مقاصد اس دور کی تکمیل کے ساتھ وابستہ ہیں جب کہ تمام عالم کے لئے یہی ایک "مثابہ" رہ جائے گا، جب کہ تمام عالم کے لئے یہی ایک امن کی جگہ بنے گی۔

پس اس پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں میں آپ کو یاد کراتا ہوں کہ جو باتیں میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں یہ محض میرے نفس کی باتیں نہیں ہیں۔ یہ قرآن کریم اور صحائف گزشتہ کا وہ مضمون ہے جس کی تائید امام ربانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے۔ اور آپ بھی اس دور کو قربانیوں کا وہ آخری دور بتا رہے ہیں جس کے بعد پھر کوئی اور دور نہیں ہوگا۔ پس فرمایا جو کچھ تم نے کرنا ہے اب کر لو کیونکہ اس دور کے بعد پھر آخری فتح ہے۔ قربانی کے ایک دور کے بعد قربانی کا دوسرا دور اس غرض سے رکھا جاتا ہے کہ آخری فتح ابھی حاصل نہ ہوئی ہو۔ مگر جن آخرین کے ساتھ اس دور کی قربانیاں وابستہ ہیں ان کے بعد آخری فتح کی خوش خبری ہے۔ اس وقت دنیا کا نقشہ مکمل ہو جائے گا۔ کائنات کی غرض و غایت بدرجہ کمال پوری ہو چکی ہوگی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

> "اب وقت تنگ ہے۔ میں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے"۔

اب جوان کے حوالے سے حضرت اسماعیلؑ کو تو قربانی کے لئے اس وقت تیار کیا گیا تھا جب اٹھارہ انیس سال کے بھی نہیں ہوئے تھے، دوڑتے پھرنے کی عمر میں تھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی قربانی کے ذکر میں جوانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں انتظار نہ کرنا کہ بوڑھے ہوگے اور پھر کچھ کر لوگے۔ اب آغاز جوانی ہی سے تم سمجھو کہ قربانیوں کا وقت آ پہنچا ہے۔

> "کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر نازنہ کرے۔ اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اس وقت صدق و صفا کے دکھانے کا وقت ہے۔ اور آخری موقعہ دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقع ہے جو نوع انسان کو دیا گیا ہے"۔

نوع انسان کا آخری موقعہ ہے اور وہ جو مضمون تھا خانہ کعبہ "للناس" بنایا گیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو تمام انسانوں کا رسول بنا کے بھیجا گیا ہے جس پر سب چیزیں اکٹھی ہو رہی تھیں۔ "مثابۃ للناس وامنا" وہ گھر بن گیا دوبارہ تعمیر ہوئی جس میں سب دنیا کے لوگوں کو بار بار اکٹھے ہونا تھا، جس کے ساتھ دنیا کا امن وابستہ ہے۔ اب یہ جو امن وابستہ ہے اس کا محض یہ مطلب نہیں ہے کہ جو وہاں پہنچے گا اس کو مار نہیں پڑے گی، اس کو سزا نہیں ملے گی۔ بلکہ تمام دنیا کا امن اس خانہ کعبہ کے مقاصد سے وابستہ ہو چکا ہے۔ جب تک بنی نوع انسان خانہ کعبہ کے مقاصد کی طرف توجہ نہیں کرتی، جب تک تمام دنیا کے تصورات کا محور یہ گھر نہیں بن جاتا، اس وقت تک دنیا کو امن نصیب نہیں ہو سکتا۔

پس بار بار لوٹو اپنی اصلاح کے لئے، اپنی اندرونی حالتیں تبدیل کرنے کے لئے، اپنے تصورات میں بھی ان اعلیٰ مقاصد کی طرف لوٹو اور اپنے جسموں کو لیتے ہوئے بھی کشاں کشاں اس کی طرف چلے آؤ۔ جب یہ مضمون مکمل ہوگا تو اس کے ساتھ دنیا کا امن وابستہ ہے، یہ پیغام ہے۔ اور مبارک ہیں وہ جن کو اس امن کے دن کو قریب لانے کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی قربانی کی بھیڑیں بنایا گیا ہے۔ ایک مسیح کی بھیڑیں تھیں، ایک وہ ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی قربانی کی بھیڑیں ہیں۔ اور یہ وہ آخری دور ہے جس میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

> "آخری موقعہ ہے جو نوع انسان کو دیا گیا ہے اب اس کے بعد کوئی موقع نہ ہوگا۔ بڑا ہی بد قسمت وہ ہے جو اس موقعہ کو کھو دے۔ نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے۔ بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بنا دے۔ اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ۔ اور اس تعلیم پر جو میں پیش کر چکا ہوں عمل کرنے کے لئے کوشش کرو اور اس راہ پر چلو جو میں نے پیش کی ہے"۔

آخری خلاصہ اس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نکالا ہے:

"عبداللطیف کے نمونے کو ہمیشہ مدنظر رکھو" وہ قربانی، وہاں بھی "شاتان تذبحان" کا ذکر تھا، یاد رکھیں۔ پس مسیح کی بھیڑیں یا بکریاں جو چاہیں کہیں محمدؐ رسول اللہ کے قربانی کے دوسرے دور میں ان کو اسی طرح یاد فرمایا گیا ہے:

> "عبداللطیف کے نمونے کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ اس سے کس طرح پر صادقوں اور وفاداروں کی علامتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ یہ نمونہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے پیش کیا ہے"۔

پس یہ اللہ کی عجیب شان ہے کہ یہ دور جس میں ہم داخل ہوئے ہیں اس میں بھی حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ کا نام اچانک ایک قربانی کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ وہ شہادت جو سرحد کی تازہ شہادت ہے اس شہادت میں شروع سے لے کر حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ کی پیروی یا غلامی میں آگے بڑھنا، آپ کے نمونے کو اپنانا اور اسی طرح اسی ادا کے ساتھ جان دینا مرحوم شہید ریاض کی زندگی کا گویا مطمح نظر بنا ہوا تھا۔ ان کی بیگم کا بھی خط آیا ہے اس میں بھی یہی مضمون بیان ہوا ہے کہ وہ تو تیار بیٹھے تھے اس کام کے لئے اور کبھی کسی طرح بھی قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔

پس اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عبارت کو پڑھ کر دیکھیں "عبداللطیف کے نمونے کو ہمیشہ مدنظر رکھو" یہ جہاں ایک خوش خبری ان معنوں میں ہے کہ آج بھی جماعت نے عبداللطیف کے نمونے کو پیش نظر رکھا ہوا ہے۔ پس اے مسیح! ہم بے وفا لوگ نہیں ہیں۔ اے مسیح الزماں! ہم انہیں قدموں پر قدم مار رہے ہیں جن کو تو نے پیروی کے لائق قرار دیا تھا۔ آج بھی عبداللطیف کے رستے پر چلتے ہوئے جماعت احمدیہ اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے کے لئے تیار بیٹھی ہے اور اس کا عملی ثبوت پیش کر رہی ہے۔ پس اے خدا تو ہم سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرما۔ ہماری ہمتوں اور توفیق کو بلند کر دے۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات عطا کر۔ انہیں تقویت بخش کہ تیری تقویت کے بغیر جو آسمان سے اترتی ہے کسی انسان کو ثبات کی طاقت نہیں ملتی۔ ہمیں آگے بڑھا اور اس دور کو قریب تر کر دے جو اسلام کے، جو خانہ کعبہ کے، جو حضرت محمدؐ رسول اللہ کے اغراض و مقاصد کی اعلیٰ شان ہے۔ خدا وہ وقت جلد لائے کہ تمام دنیا کا ایک ہی گھر ہو جس کی طرف وہ بار بار لوٹے اور وہ "بیت اللہ، خانہ کعبہ" ہو۔ ایک ہی رسول ہو جو سب کے لئے نمونہ اور ہمیشہ کے لئے نمونہ ہو، جس کے قدموں میں غلامانہ سر رکھنے ہی سے انسان کی سب سرافرازیاں وابستہ ہوں، سب سربلندیاں انہی قدموں سے تعلق رکھتی ہوں۔ اللہ کرے کہ ہمیں توفیق عطا فرمائے اور جلد جلد ہم یہ دور دیکھیں۔

"بعد گیارہ" کا جو ذکر ملتا ہے۔ اس حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کی طرز پر دی گئی قربانی میں مجھے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ اب ان قربانیوں کی قبولیت کا وقت آ رہا ہے۔ کچھ لوگ سزا پائیں گے اللہ ان پر رحم فرمائے اور اللہ انہیں پاک تبدیلی کی توفیق بخشے۔ اور کچھ خدا تعالیٰ کی فتوحات بڑی شان کے ساتھ ظاہر ہونگی۔ کب ہونگی اور کس طرح ہونگی؟ وہ بہتر جانتا ہے۔ مگر "بعد گیارہ" ہجرت کے گیارہ سال کے بعد میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ جو بھی تبدیلیاں رونما ہونگی بظاہر آپ کو اجنبی بھی دکھائی دیں، ناپسندیدہ بھی نظر آئیں بالآخر اس آخری فتح پر منتج ہونگی جس کا وعدہ ہم سے کیا جا چکا ہے اور کوئی نہیں جو اس وعدے کو ٹال سکے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد دعا سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آیئے اب دعا کرا لیتے ہیں۔ حسب سابق اسیران راہ مولیٰ کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور شہیدان راہ مولا کو بھی۔ وہ اسیر جو اللہ کے فضل کے ساتھ، اسی کی عطا کردہ خوش خبریوں سے رہائی پا کر آج ہم میں ہیں وہ بھی دعاؤں کے مستقل ہمیشہ محتاج ہیں۔ پہلے بھی تھے اب بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس جزاء کے دور میں ان کو داخل فرما چکا ہے اللہ کرے یہ دور ہمیشہ آگے سے آگے بڑھتا رہے اور زیادہ سے زیادہ شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ان سے مغفرت اور رحمت اور شفقت کا سلوک ہو۔ اور ان کی اولادیں بھی آئندہ آنے والوں کے لئے وہ نمونہ بن جائیں کہ جن کو دیکھ کر وہ مزید یقین حاصل کریں کہ خدا کی راہ میں دی گئی قربانیاں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں۔ اور وہ شہید جنہوں نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیفؓ کی شہادت کی یاد تازہ کر دی ان کو اور ان کے اہل و عیال کو، ان کے سب عزیزوں کو، سب صبر کرنے والوں کو جو ان کے خاندان سے وابستہ ہیں اللہ تعالیٰ بہترین جزاء عطا فرمائے۔ اور یہ قربانیاں وقت کے ساتھ ساتھ اس جزا کے مقابل پر بالکل حقیر اور معمولی دکھائی دینے لگیں جو جزاء آسمان سے ان کے لئے اترے۔

پس اسی طرح باقی مختلف جو رہین غم ہیں ان کے لئے دعا کریں۔ آئندہ اللہ تعالیٰ سے صبر اور تقویت مانگنے کے لئے دعا کریں کہ خدا نے جس عظیم دور کے لئے ہمیں چنا ہے ہم تو ہرگز اس لائق نہیں ہیں۔ اپنے نفس پر غور کریں تو کچھ بھی نہیں پاتے اپنے آپ کو۔ پس خدا کی آنکھ ہی ہے جس نے کچھ دیکھا ہے۔ جو دیکھا ہے وہ وہی ہے جو اسے نمایاں کر دے، اسے دنیا کو بھی دکھا دے۔ اگر ہم میں کوئی صلاحیت موجود ہے تو خدا نے اسی صلاحیت پر نظر فرماتے ہوئے ہمارا انتخاب فرمایا۔ لیکن صلاحیت بعض دفعہ ایک معمولی، حقیر سے بیج کے طور پر ہوتی ہے خدا کا فضل ہی ہے جو اسے نشوونما دیتا ہے اور بڑھاتا ہے اور خدا کی بات سچی ثابت ہوتی ہے۔ پس خدا ہماری قربانیوں میں اور ان کے نتائج میں اپنے اس انتخاب کو سچا ثابت فرما دے۔ یہ خصوصیت سے وہ دعا ہے جس کی طرف میں آج بھی آپ کو توجہ دلاتا ہوں اور آئندہ بھی آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس دعا کو کبھی نہ بھولیں۔ کیونکہ سب قربانیاں تبھی اپنے مقصد کو حاصل کرتی ہیں جب تواب خدا ان پر جھکتا ہے، ان کو قبول فرماتا ہے۔ آیئے اب دعا میں شامل ہو جائیں۔

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

خریداران الفضل سے گزارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟
اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرما کر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

جزیرہ ماریشس کا رقبہ صرف گیارہ سو مربع میل ہے۔ مؤرخین کے مطابق ماریشس اور ہمسایہ جزیرہ مڈغاسکر کو ساتویں صدی میں عربوں نے دریافت کیا اور انکے نام بالترتیب "اروبی" اور "قمری" رکھے لیکن ویران ہونے کی وجہ سے اسکی طرف زیادہ توجہ نہ کی۔ ۱۵۰۷ء میں ایک ڈچ جہاز ران نے اس جزیرہ کو دیکھا اور ۱۵۹۸ء میں ڈچ حکومت نے اس پر قبضہ کرلیا مگر اس سے چنداں فائدہ نہ ہونے کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ اسکے بعد بحری قزاقوں نے اسے اپنا اڈہ بنا لیا اور انکا صفایا کرنے کے لئے ۱۷۱۵ء میں فرانسیسی حکومت نے اس پر قبضہ کرلیا۔ ۱۷۴۵ء میں برطانیہ اور فرانس میں جنگ کے بعد سے ماریشس کے قریب سے گزرنے والے برطانیہ کے جہازوں کو قزاق لوٹ کر ماریشس کی فرانسیسی حکومت کے پاس پناہ لینے لگے چنانچہ ۱۸۱۰ء میں انگریزوں نے حملہ کرکے اس پر قبضہ کیا اور آزادی تک اپنے قبضہ میں رکھا۔

ماریشس اپنی خوبصورتی کی وجہ سے بحر ہند کا موتی کہلاتا ہے۔ گنا یہاں خوب ہوتا ہے اور گنے کے درخت کی لمبائی پندرہ سولہ فٹ تک ہوتی ہے۔ تقریباً ہر قسم کا درخت بھی یہاں پایا جاتا ہے۔ آبادی ہندوستانی، فرانسیسی اور افریقی افراد پر مشتمل ہے۔ چینی بھی کثرت سے آباد ہیں۔ ماریشس کے بارے میں یہ مختصر مضمون روزنامہ "الفضل" ۸ فروری میں محترم بشیرالدین عبیداللہ صاحب کے قلم سے ایک پرانے پرچہ سے منقول ہے۔

— ★ ★ ★ —

حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ ۱۸۹۲ء میں پنڈدادنخان ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد حضرت حکیم غلام محی الدین صاحب نے بذریعہ خط حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی تھی۔ حضرت حافظ صاحب نے ۱۳ برس کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا اور ۱۹۰۸ء میں حضرت اقدسؑ کی وفات سے چند روز قبل لاہور میں حضورؑ کی زیارت کی سعادت پائی۔ بعدہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے قرآن، حدیث و طب پڑھنے کا موقعہ ملا۔ حضورؓ نے ہی ۱۱ء میں آپکی شادی کروائی۔ ۱۹۱۲ء میں آپکے والد وفات پاگئے۔ ۱۴ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر آپؓ نے اپنی زندگی وقف کردی۔ ۲۰ء میں آپکی اہلیہ کی وفات ہوئی تو حضورؓ نے دوسری شادی کروادی اور ۲۷ء میں آپکو فیملی کے ساتھ ماریشس جانے کا ارشاد فرمایا۔ ۲۸ء میں آپ ۱۷ جولائی کو بمبئی سے روانہ ہوکر براستہ کراچی ۱۰ روز میں ماریشس پہنچے۔ مقامی جماعت کی انتہائی کوشش سے آپکو ملک میں داخلہ کی اجازت ملی۔ ماریشس میں آپؓ نے تبلیغ اور تربیت کے میدانوں میں اہم خدمات انجام دیں اور دیار غیر میں ہی ۲۷ دسمبر ۴۹ء کو وفات پائی۔ ۳۰ دسمبر کے خطبہ جمعہ میں حضورؓ نے نہایت غمناک لہجہ میں آپکا ذکر کیا اور فرمایا کہ جماعت کی کمزور مالی حالت کے باعث حافظ صاحب کو ماریشس اس شرط کے ساتھ مع فیملی بھجوایا گیا تھا کہ وہ زندگی بھر اپنے وطن واپس نہیں آئیں گے۔ ماریشس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ زمین مبارک ہے جس میں ایسا اولوالعزم اور پارسا انسان مدفون ہے۔ حضورؓ نے حضرت حافظ صاحبؓ کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔ محترم عبدالستار خان صاحب کے قلم سے یہ مضمون "الفضل" ربوہ ۱۱ فروری میں شائع ہوا ہے۔

— ★ ★ ★ —

اخبار الفضل کا اجراء ۱۸/۱۹ جون ۱۹۱۳ء کو ہوا۔ یہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحبؓ کا ذاتی پرچہ تھا اور وہی اولین ایڈیٹر اور پبلشر تھے۔ انہوں نے اخبار کا نام "فضل" تجویز کرکے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں بھجوایا تو حضورؓ نے معمولی تبدیلی کرکے "الفضل" نام رکھنے کی اجازت عطا فرمائی۔ ابتداءً اخبار ہفتہ وار تھا اور بدھ کو شائع ہوتا تھا۔ ابتدائی سرمایہ فراہم کرنے والوں میں حضرت سیدہ ام ناصرؓ، حضرت اماں جانؓ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ شامل ہیں۔ باقاعدہ اشاعت سے قبل حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحبؓ نے "اخبار الفضل کا پراسپکٹس" شائع فرمایا جس میں اخبار کے اجراء کی آٹھ وجوہات رقم فرمائیں۔ ابتدائی سٹاف میں حضرت قاضی محمد ظہورالدین اکمل صاحبؓ کے علاوہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب اور ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر شامل تھے، کاتب محمد حسین صاحب اور مینجر مرزا عبدالغفور صاحب تھے۔ اخبار ضیاء الاسلام پریس قادیان سے طبع ہوا۔

الفضل کی ادارت کی ذمہ داری حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحبؓ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد دو سال تک مختلف افراد کے سپرد رہی۔ ۴ جولائی ۱۶ء کو حضرت منشی غلام نبی صاحب بلانوی ایڈیٹر بنے اور ۳۶ء تک خدمت کی۔ حضرت شیخ روشن دین تنویر صاحب ۴۶ء سے ۲۵ سال تک اور محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ۷۱ء سے دسمبر ۸۴ء تک ایڈیٹر رہے۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نومبر ۸۸ء سے یہ خدمت بجالا رہے ہیں۔

الفضل شروع میں ہفتہ وار تھا جو بتدریج ۸ مارچ ۳۵ء کو روزنامہ کردیا گیا۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور سے شائع ہونا شروع ہوا اور دسمبر ۵۴ء میں ربوہ منتقل کیا گیا۔ ۵۳ء میں پنجاب کی حکومت نے اخبار ایک سال کے لئے بند کردیا۔ ۱۲ دسمبر ۸۴ء کو جنرل ضیاء الحق نے اسے دوبارہ بند کردیا اور پھر اخبار ضیاء الحق کی ہلاکت کے بعد نومبر ۸۸ء سے شائع ہونا شروع ہوا۔ ۹۰ء میں دو ماہ کے لئے حکومت پنجاب نے بھی اس پر پابندی لگائی۔

اس وقت اخبار الفضل پر نصف صد سے زیادہ مقدمات قائم ہیں جن میں ایڈیٹر کے علاوہ پبلشر محترم آغا سیف اللہ صاحب اور پرنٹر محترم قاضی منیر احمد صاحب ماخوذ ہیں۔

۷۵ء میں الفضل کو ایک خودمختار ادارہ بناکر انتظامی معاملات کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا گیا جسکے موجودہ سیکرٹری محترم یوسف سہیل شوق صاحب کے قلم سے یہ تاریخی مضمون روزنامہ "الفضل" ۱۹ فروری کی زینت ہے۔

— ★ ★ ★ —

مستورات کے لئے "احمدی خاتون" رسالہ حضرت عرفانی صاحبؓ نے جاری کیا تھا جس کا نام حضرت مصلح موعودؓ نے بدل کر "تادیب النساء" رکھ دیا۔ یہ رسالہ بند ہونے کے بعد الفضل میں خواتین کے مضامین شائع ہونے لگے اور ایک صفحہ اس مقصد کے لئے مخصوص کردیا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت سے ۱۵ دسمبر ۱۹۲۶ء کو جماعتی نگرانی میں رسالہ مصباح کا اجراء ہوا جو مہینہ میں دو بار نکلتا تھا اور سولہ صفحات پر مشتمل تھا۔ ۴۷ء کے شروع میں لجنہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت سے رسالہ اپنی نگرانی میں لے لیا لیکن تقسیم ملک کے باعث ۵۰ء تک رسالہ شائع نہیں ہوسکا۔ ربوہ سے جاری ہونے پر اسکی پہلی مدیرہ محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ تھیں۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ پاکستان کا یہ مضمون "مصباح" جنوری ۹۶ء کی زینت ہے۔ یہ شمارہ جلسہ سالانہ نمبر کے طور پر شائع ہوا ہے۔

— ★ ★ ★ —

احمدیہ جنتری کا آغاز ۱۹۱۸ء میں قادیان سے محترم میاں محمد یامین صاحب نے کیا تھا۔ انکی وفات کے بعد انکے صاحبزادگان نے اسکی اشاعت جاری رکھی۔ کچھ عرصہ سے محترم شیخ عبدالماجد صاحب آف لاہور اسے مرتب کر رہے ہیں۔ امسال کی جنتری کے ۴۰ صفحات کیلنڈر کے علاوہ تاریخی معلومات، دینی مضامین اور تصاویر سے مزین ہیں۔

مفید طبی معلومات

(ڈاکٹر امۃ الرزاق سمیع۔ ایف۔ آر۔ سی۔ ایس)

پاگل گائے کی بیماری

آجکل برطانیہ اور یورپ میں برطانوی گائے کے گوشت کے بارے میں زبردست بحث چل رہی ہے کہ کیا گائیوں کو پاگل کرنے والی بیماری (BSE) انسانوں میں منتقل ہو سکتی ہے؟ انسانوں میں منتقل ہونے پر اس بیماری کا نام CJD ہے۔

CJD کیا ہے؟

یہ اعصابی نظام کی ایک بیماری ہے جس کو سب سے پہلے ۱۹۲۰ء میں دو جرمن سائنسدانوں نے دریافت کیا تھا۔ اس بیماری میں انسان کے دماغ اور حرام مغز میں خلیے مرنا شروع ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ اسفنج جیسا مادہ لے لیتا ہے۔ اس کی وجہ سے انسان میں شدید دماغی کمزوری واقع ہو جاتی ہے۔ سوچنے، سمجھنے، لکھنے، پڑھنے اور بعد میں کھانے، پینے، کھڑے ہونے اور حوائج ضروریہ سے فارغ ہونے کی تمام تر حسیں ختم ہو جاتی ہیں اور انسان انتہائی عبرتناک حالت میں جان دیتا ہے۔ یہ بیماری ایک وائرس کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ وائرس گائے، بھینس اور بکریوں کے اعصابی نظام یعنی دماغ وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ دماغ وغیرہ پکا کر کھانے سے بھی یہ وائرس انسانی جسم میں داخل ہو کر اعصابی نظام میں داخل ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ اعصابی نظام کو تباہ کرتا ہے۔ یہ وائرس انتہائی آہستگی سے کام کرتا ہے اور انسانی جسم میں داخل ہونے کے پندرہ بیس سال تک اس بیماری کے کوئی اثرات ظاہر نہیں ہوتے۔ لہٰذا اس بیماری کے زیادہ تر مریض پچاس، ساٹھ یا اس سے بھی زیادہ عمر کے ہوتے تھے۔ اب جس بات نے سائنسدانوں کو پریشان کیا ہے وہ یہ ہے کہ گذشتہ سال میں اس بیماری کے چالیس مریض فوت ہوئے ہیں اور ان میں سے اکثریت جوانوں کی تھی۔ ایک بچہ تو محض ۱۴ سال کا لڑکا تھا۔ اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان لوگوں کے جسم میں وائرس بچپن میں داخل ہوا تھا۔ اس بیماری کے مریض بھی پچھلے دس سالوں میں بہت بڑھ گئے ہیں۔ لہٰذا قیاس کیا جاسکتا ہے کہ ہمارے ماحول میں گوشت یا کوئی ایسی چیز سے وائرس ہمارے بچوں کے جسم میں منتقل ہو کر انہیں نہایت اذیت ناک بیماری میں مبتلا کر رہا ہے اور یہ ایک سخت لمحہ فکریہ ہے۔

گائیوں میں پاگل پن کیوں ہوتا ہے؟

گائیوں میں پاگل پن بھی ایک وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ وائرس ان کی غذا سے ان کے جسم میں داخل ہوتا ہے اور اعصابی نظام کو تباہ کر دیتا ہے۔ گمان غالب ہے کہ ان کو گوشت وغیرہ دینے سے وائرس ان کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔

کیا گائیں بھی گوشت کھاتی ہیں؟

جی ہاں! دوسری اور پہلی جنگ عظیم کے دوران جانوروں کے چارے کی شدید قلت ہوگئی تھی۔ اس زمانے میں غذا کی ویسے بھی قلت تھی۔ لہٰذا یہ فیصلہ کیا گیا کہ جانوروں کو کھانے کے لئے مارنے کے بعد ان کے بچے کھچے حصے یعنی مغز، کمر کے ٹکڑے، آنتیں وغیرہ ملاکر خوب تیز گرمی میں پگھلا لی جائیں اور ان پگھلے ہوئے حصوں کو پھر چارے میں شامل کردیا جائے۔ جانوروں کے بچے کھچے حصوں کو پگھلانے کے لئے درجہ حرارت ۱۷۰ ڈگری سنٹی گریڈ تک لے جایا جاتا تھا (پانی ۱۰۰ ڈگری سنٹی گریڈ پر ابل جاتا ہے) تاکہ وائرس وغیرہ مر جائیں۔ ۱۹۸۷ء میں قوانین بدل دیئے گئے اور ۱۷۰ ڈگری سنٹی گریڈ تک ابالنا ضروری نہ رہا۔ نتیجۃً جانوروں کے چارے میں ایسے اجزاء شامل کردیئے گئے جن میں BSE کے وائرس کو مکمل طور پر ختم نہ کیا گیا تھا، لہٰذا ان میں پاگل پن کی بیماری پھیل گئی۔ یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ۱۹۱۹ء میں ایک جرمن سائنسدان RUDOLF STEINER نے پیش گوئی کی تھی کہ سبزی خور جانوروں کو گوشت کھلانے سے ان میں پاگل پن کا خطرہ ہے اور آج یہی بات ہمارے سامنے آرہی ہے۔

کیا پاگل پن کی بیماری جانور سے انسان میں منتقل ہوسکتی ہے؟

وائرس جو کہ انسانوں میں CJD اور گائیوں میں BSE پیدا کرتا ہے، خوردبینی مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ وائرس ایک ہی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ وائرس جانور سے انسان میں کیسے منتقل ہوتا ہے؟ یہ تو ایک اعصابی نظام کا وائرس ہے، یہ تو گوشت میں جاتا ہی نہیں اور مغز عام طور پر لوگ کھاتے ہیں تو وائرس کیسے منتقل ہو؟ سائنسدان اس سوال کا جواب ڈھونڈ رہے ہیں۔

گائیوں کے بچے کھچے حصے کن چیزوں میں استعمال ہوتے ہیں؟

آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ گائیوں کے بچے کھچے حصوں کو پگھلا کر جیلاٹن بنائی جاتی ہے اور یہ بچوں کے کھانے، MILKY BAR سے لے کر عورتوں کی لپ اسٹک میں استعمال ہوتی ہے۔ کیا ان میں سے کوئی بھی چیز ہمیں CJD میں مبتلا کرسکتی ہے؟ ابھی تک اس بارہ میں ہم لوگ کچھ نہیں جانتے اور نہ ہی سائنسدان۔

اس وقت صورتحال یہ ہے کہ برطانیہ کی گائے کا گوشت اور ان کے ڈھانچے سے بنائی ہوئی ہر چیز کو دنیا میں کسی بھی حصے میں بھیجنے کو ممنوع قرار دیا ہے۔ امکان غالب ہے کہ برطانیہ کی ساری گائیں بڑے بڑے تنوروں میں جلا دی جائیں گی اور یورپین کمیشن برطانوی حکومت کو پیسوں سے مدد فراہم کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے گائے کو سبزی خور جانور بنایا ہے۔ شاید اس کی خوراک میں گوشت شامل کرکے ہم نظام قدرت میں دخل اندازی کے مرتکب ہو رہے ہیں اور یہ بےجا دخل اندازی ہی ایسی نئی، پیچیدہ، خوفناک اور اذیت ناک بیماریوں کے ظہور کا موجب بن رہی ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

22/4/1996 - 1/05/1996

Monday 22nd April 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Tarteel-Ul-Quran Lesson No.11(R)
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab Rec.18.04.96
- 02.00 Around The Globe: Ahmadiyyat in Desert
- 03.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No.105
- 04.00 Learning Norwegian Lesson No. 4
- 05.00 Mulaqat With English Speaking Freinds Rec. 21.04.96 (R)
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No.11 (R)
- 07.00 A Letter From London
- 08.00 Siraiki Programme: Friday Sermon of the 11.11.94
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab Rec. 18.04.96
- 10.00 Bangla Programme
- 11.00 Learning Langauges With Hazoor Lesson No.105
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner - Tarteel -Ul- Quran Lesson No.11 (R)
- 13.00 Indonesian Programme
- 14.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV, Rec. 22.04.96
- 15.00 M.T.A..Sports
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab No.11
- 17.00 Norwegian Programme
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner: Let's Learn Salat Lesson No. 11
- 19.00 German Programme - Islamic Press Schau
- 20.00 Learning Langauges With Hazoor Lesson No.105 (New)
- 21.00 Islamic Teachings: Islami Akhlaq by Laiq Ahmad Tahir Sahib
- 21.30 History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq
- 22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV, Rec. 22.04.96
- 23.00 French Programme: Learning French.

Tuesday 23rd April 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner: Let's Learn Salat Lesson No. 11 (R)
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab No.11
- 02.00 Islamic Teachings: Islami Akhlaq By Laiq Ahmad Tahir Sahib
- 02.30 History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq
- 03.00 Learning Langagues With Hazoor Lesson No. 106
- 04.00 French Programme: Learning French No.8
- 05.00 Tarjumatul Quran Class
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner: Let's Learn Salat Lesson No. 11 (R)
- 07.00 M.T.A Sports - Basketball from Pakistan
- 08.00 Pushto Programme. Friday Sermon Rec. 14.01.94
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab No.11
- 10.00 Bangla Programme
- 11.00 Learning Langauges With Hazoor Lesson No. 106
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner: Let's Learn Salat Lesson No. 11 (R)
- 13.00 From The Archives
- 14.00 Tarjumatul Quran Class
- 15.00 Medical Matters; Health of Mother & Child.
- 15.30 First Aid
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab No.12
- 17.00 Turkish Programme
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner: Tarteel -Ul- Quran Lesson No. 12
- 19.00 German Programme
- 20.00 Learning Langauges With Hazoor Lesson No 107 (New)
- 21.00 Around The Globe: Hamari Kaenat No.21
- 22.00 Tarjumatul Quran Class -
- 23.00 Chinese Desk: Learning Chinese Lesson No 7
- 23.30 Book Reading With Love to Chinese Brothers.

Wednesday 24th April 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner: Tarteel - Ul- Quran Lesson No. 12 (R)
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab No.12
- 02.00 Around The Globe: Hamari Kaenat No.21
- 03.00 Learning Langagues With Hazoor Lesson No. 107
- 04.00 Chinese Desk - Learing Chinese Lesson No. 7
- 04.30 Book Reading With Love to Chinese Brothers
- 05.00 Tarjumatul Quran Class
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner: Tarteel -Ul- Quran Lesson No. 12(R)
- 07.00 Medical Matters: Health of Mother & Child.
- 07.30 Russian Programme: Question & Answer
- 08.30 First Aid with Dr Mujeeb -Ul- Haq Sb
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab No 12
- 10.00 Bangla Programme
- 11.00 Learning Lagauges With Hazoor Lesson No. 107
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 13.00 Indonesian Programme
- 14.00 Natural Cure, Homeopathy Class Lesson No.154
- 15.00 M.T.A. Variety - Dilbar Mera Hehi Hai, by Ch. Hadi Ali Sb.
- 15.30 Humari Tarikh by A Rehman
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab No.13
- 17.00 French Programme
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner, Let's Learn Salat Lesson No.12
- 19.00 German Programme: How I Became An Ahmadi Muslim
- 20.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 108. (New)
- 21.00 M.T.A. Lifestyle: Al Maidah - Cooking Lesson.
- 21.30 Sewing Lesson - Perahan
- 22.00 Natural Cure, Homeopahty Class, Lesson No.154
- 23.00 Arabic Programme: Learning Arabic
- 23.30 Tafseer -Ul- Quran Lesson No. 4

Thursday 25th April 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner: Let's Learn Salat Lesson No. 12 (R)
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab No.13 (R)
- 02.00 MTA Lifestyle: Al Maida *Karachi Kitchen*
- 02.30 Sewing Lesson - Perahan No 3
- 03.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No. 108 (R)
- 04.00 Arabic Programme: Learning Arabic Lesson No.4 (R)
- 04.30 Tafseer - Ul - Quran (R)
- 05.00 Natural Cure Lesson - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 24.04.96 (R) Lesson No. 154
- 06.00 Tilawat, Hadith, news
- 06.30 Children's Corner: Let's Learn Salat Lesson No 12 (R)
- 07.00 MTA Variet: Dilbar Mera Yehi Hain
- 08.00 Sindhi Programme:Friday Sermon Rec. 18.02.94
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab No 13 (R)
- 10.00 Bangla Programme
- 11.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No.108 (R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 12 (R)
- 13.00 From The Archives
- 14.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih Rec.25.04.95 (New) Lesson No. 155
- 15.00 Quiz Programme
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab No 14 (New)
- 17.00 Bosnian Programme: Interview Amir Sahib With Bosniana
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner -Tarteel-Ul-Quran. Lesson No.13 (New)
- 19.00 German Programme:
- 20.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 109 (New)
- 21.00 MTA Entertainment: Visit To Zoo
- 22.00 Natural Cure- Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih Lesson No. 155 (R) Rec. 25.04.96
- 23.00 Norwegian Programme: Learning Norwegain Lesson No.6 (New)

Friday 26th April 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner: Tarteel -Ul- Quran Lesson No.13 (R)
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab No.14 (R)
- 02.00 MTA Entertainment:Visit To Zoo (R)
- 03.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 109 (R)
- 04.00 Learning Norwegian Lesson No4 (R)
- 05.00 Natual Cure - Homeopathy Lesson No.155 (R) With Hadhrat Khalifatul Masih IV
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner: Tateel -Ul- Quran Lesson No13 (R)
- 07.00 Quiz Programme: Lajna Pakistan
- 08.00 Pushto Programme: Speech by Habib - Ur- Rehman
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab No 14 (R)
- 10.00 Bangla Programme:
- 11.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 109 (R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner: Tarteel -Ul- Quran Lesson No.13 (R)
- 13.30 Friday Sermon Live: With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
- 15.00 Mulaqat: Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends Rec. 26.04.96
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab (New) Rec.23.04.96
- 17.00 Turkish Programme
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner: Let's Learn Salat Lesson No 14 (New)
- 19.00 German Programme: Purdeh Kay Missial
- 20.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 110 (New)
- 21.00 Medical Matters By Dr Mujeeb-Ul-Khan (New)
- 22.00 Friday Sermon
- 23.00 Learning French Lesson No 5

Saturday 27th April 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat
- 02.00 Medical Matters By Dr Mujeeb -Ul-Khan (R)
- 03.00 Learning Laguages With Hazoor Lesson No. 110 (R)
- 04.00 Learing French Lesson No 5 (R)
- 05.00 Mulqat With Hadhrat Khalifatul Masih & Udru Speaking Friends Rec.26.04.96 (R)
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No.14 (R)
- 07.00 M.T.A. Variety
- 08.00 Siraiki Programme : Friday Sermon
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab 23.04.96 (R)
- 10.00 Bangla Programme
- 11.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 110 (R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No.14 (R)
- 13.00 From The Archives: Question Time With Hadhrat Khalifatul Masih IV
- 14.00 Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV With Children 27.04.96 (New)
- 15.00 Meet Our Friends No.5
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab 24.04.96 (New)
- 17.00 Arabic Programme: M.T.A Kababir
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner - Tarteel -Ul-Quran Lesson No.15 (New)
- 19.00 German Programme: Interview's With Non - Ahmadies
- 20.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 111 (New)
- 21.00 Islamic Teachings: Rohani Khazian
- 21.30 History of Ahmadiyyat by B.A.Rafiq Sahib
- 22.00 Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV & Children 27.04.94 (R)
- 23.00 Chinese Programme: Learning Chinese Lesson No 5
- 23.30 Book Reading With Love To Chinese Brothers

Sunday 28th April 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner- Tarteel -Ul- Quran Lesson No 15 (New)
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab 24.04.96 (R)
- 02.00 Islamic Teachings: Rohani Khazain (R)
- 02.30 History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib (R)
- 03.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 111 (R)
- 04.00 Chinese Programme: Learning Chinese Lesson No. 5
- 04.30 Book Reading With Love To Chinese Brothers
- 05.00 Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV & Children 27.04.96
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner: Tarteel -Ul-Quran Lesson No. 15 (R)
- 07.00 Meet Our Friends No. 5 (New)
- 08.00 Sindhi Programme: Friday Sermon Rec. 25.02.94
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab 24.04.96 (R)
- 10.00 Bangla Programme
- 11.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No.111(R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner - Tarteel -Ul- Quran Lesson No 15 (R)
- 13.00 From The Archives : Question Time, With Hadhrat Khalifatul Masih IV
- 14.00 Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV & English Speaking Friends Rec. 28.04.96 (New)
- 15.00 Around The Globe: Hamari Kaenat, No 21
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab Rec. 25.04.96.
- 17.00 Albanian Programme
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No.15 New
- 19.00 German Programme: Pressesihau
- 20.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 112 (New)
- 21.00 A Letter From London
- 22.00 Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih & English Speaking Friends Rec.28.04.96 (R)
- 23.00 Norwegian Programme: Learning Norwegian Lesson No.7 (New)

Monday29th April 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No. 15 (R)
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab 25.04.96 (R)
- 02.00 A Letter From London (R)
- 03.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 112 (R)
- 04.00 Norwegian Programme: Learning Languages Lesson No. 7
- 05.00 Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV &English Speaking Freinds 28.04.96
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No. 15 (R)
- 07.00 Around The Globe: Hamari Kaenat No. 21 (R)
- 08.00 Siraki Programme : Friday Sermon Rec. 29.04.94
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab 25.04.96 (R)
- 10.00 Bangla Programme
- 11.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No. 112 (R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 13.00 Indonesian Programme - Q / A
- 14.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 29.04.96 (New)
- 15.00 MTA Sports: Basket Ball Match
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab No 15 (New)
- 17.00 Norwegian Programme: MTA Norway
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner: Tarteel-Ul-Quran Lesson No. 16 (New)
- 19.00 German Programme: Islamis Press Schau
- 20.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 113 (New)
- 21.00 Islamic Teachings: Islami Akhlaq by Laiq Ahmad Sahib
- 22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 29.04.96 (R)
- 23.00 French Programme: Learning French Lesson No. 6 (New)

Tuesday 30th April 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No. 16 (R)
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab No 15 (R)
- 02.00 Islamic Teachings: Islami Akhlaq by Laiq Ahmad Tahir Sahib
- 03.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No. 113 (R)
- 04.00 French Programme: Learning French Lesson No 6 (R)
- 05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih Iv .Rec. 29.04.96 (R)
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner-Tarteel-Ul-Quran Lesson No. 16 (R)
- 07.00 MTA Sports: Basket Ball Match (R)
- 08.00 Pushto Programme: Speech
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab : No.15 (R)
- 10.00 Bangla Programme
- 11.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No. 113 (R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner : Tarteel -Ul- Quran Lesson No. 16 (R)
- 13.00 From The Archives: Question Time With Hadhrat Khalifatul Masih IV
- 14.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul MAsih IV Rec. 30.04.96 (New)
- 15.00 Medical Matters
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 16 (New)
- 17.00 Turkish Programme
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner -Let's Learn Salat Lesson No. 16 (New)
- 19.00 German Programme: Should Women Work or Not.
- 20.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No. 114 (New)
- 21.00 Around The Globe: Hamari Kaenat No.22 (New)
- 22.00 Tarjumatul Quran Class: With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 30.04.96 (R)
- 23.00 Chinese Desk: Learning Chinese Lesson No 6 (New)
- 23.30 Book Reading : With Love To Chinese Brothers.

Wednesday 1st May 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner: Let's Learn Salat Lesson No. 16 (R)
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab No. 16 (R)
- 02.00 Around The Globe: Hamari Kaenat No.22 (R)
- 03.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No. 114 (R)
- 04.00 Chinese Programme: Learning Chinese Lesson No 6 (R)
- 04.30 Book Reading With Love To Chinese Brothers
- 05.00 Tarjumatul Quran Class: With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 30.04.96 (R)
- 06.00 Tilawat, Hadith, news
- 06.30 Children's Corner: Let's Learn Salat Lesson No 16 (R)
- 07.00 Medical Matters (R)
- 07.30 First Aid With Dr Mujeeb-Ul-Khan(R)
- 08.00 Russain Programme
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab No 16 (R)
- 10.00 Bangla Programme
- 11.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 114 (R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner:Let's Learn Salat Lesson No 16 (R)
- 13.00 Indonesian Programme
- 14.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifaul Masih IV Rec.01.05.96 (New)
- 15.00 MTA Variety: Dilbar Mera Yehi Hain
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab No 17 (New)
- 17.00 French Programme
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner: Tarteel-Ul-Quran Lesson No 17 (New)
- 19.00 German Programme: Kinder Sendung
- 20.00 Learning Languages With Hazoor Lesson No 115 (New)
- 21.00 MTA Lifestyle: Cooking Lesson Karachi Kitchen
- 21.30 Perahan - Sewing Lesson No. 4
- 22.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 01.05.96 (R)
- 23.00 Arabic Programme: Learning Arabic Lesson No 5 (New)
- 23.30 Tafseer -Ul-Quran: Lesson No 5 (New)

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, April 19, 1996 No. 16

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

مقالات یوسفی پر ایک نظر

(۴)

جناب مولوی محمد یوسف صاحب لدھیانوی کے مضامین کا ایک مجموعہ "مقالات یوسفی" کے زیر عنوان کراچی سے شائع ہوا ہے جس کے بعض اہم اور دلچسپ اقتباسات قارئین کی ضیافت طبع کے لئے سپرد قلم کئے جاتے ہیں:

ایک سفید جھوٹ

لدھیانوی صاحب "صدر شہید غازی محمد ضیاء الحق" کے زیر عنوان گوہر افشانی کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

" وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کے لئے تشریف لے گئے تو خطاب سے پہلے حسب معمول قاری صاحب سے ......
جنہیں وہ ساتھ لے کر گئے تھے تلاوت کرائی اور پھر ایک گھنٹہ تک اسلام کی حقانیت پر جنرل اسمبلی سے خطاب کیا۔ اس طرح موصوف نے بین الاقوامی ادارے میں عالمی برادری کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کرنے کا منفرد اعزاز حاصل کیا"۔ (صفحہ ۳۲۶)

یہ ایک صریح کذب بیانی اور سفید جھوٹ ہے۔ جنرل اسمبلی میں دعوت اسلام کا منفرد اعزاز حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر جنرل اسمبلی کو حاصل ہوا اور کسی ماں نے ایسا بیٹا نہیں جنا جو یہ اعزاز ان سے چھین سکے۔ اس ظالم وسفاک آمر کا اگر کوئی "مثالی کارنامہ" ہے تو صرف ایک اور وہ یہ کہ اس نے دنیا بھر میں دین اسلام کو پھیلانے والے ایک کروڑ عشاق رسولؐ کو قانون کے خنجر سے ذبح کرنے کے لئے رسوائے عالم آرڈیننس جاری کیا اسی لئے وہ خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوالجلال خدا کی قہری تجلی کا شکار ہوا۔

☆☆

صداقت اسلام کا چمکتا ہوا نشان

بیہقی، ابو نعیم اور ابن اسحاق میں عہد نبویؐ کا یہ واقعہ مذکور ہے کہ ایک شخص علم بن جثامہ نے مشرکین کے لشکر پر حملہ کر کے ایک آدمی کو تلوار سے مارنا چاہا۔ وہ آدمی پکار اٹھا "لاالہ الااللہ"۔ بایں ہمہ اس نے اسے قتل کر دیا جس پر بارگاہ نبوی میں اس کی جواب طلبی ہوئی۔ سات دن بعد وہ شخص مر گیا اور دفن کر دیا گیا مگر زمین نے اس بدبخت کو قبول نہ کیا اور باہر پھینک دیا۔ ایسا تین مرتبہ ہوا۔ اس وقت خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت درجہ جلال کے ساتھ ارشاد فرمایا:

"اما انھا تقبل من ھو شر منہ ولکن اللہ اراد ان یجعلہ موعظۃ لکم لئلا یقدم رجل منکم علیٰ قتل من یشھد ان لا الہ الا اللہ او یقول انی مسلم"۔

(جامع الصغیر للسیوطی جلد دوم صفحہ ۷۸ الناشر المکتبۃ النوریہ الرضویہ لائل پور)

یعنی مسلمانو! سنو زمین اس سے زیادہ شریر کو قبول کر لیتی ہے لیکن اللہ چاہتا ہے کہ تم نصیحت وعبرت حاصل کرو تاکہ تم میں سے کوئی شخص اس آدمی کے قتل کرنے میں جلد بازی نہ کرے جو "لاالہ الااللہ" کی شہادت دیتا ہے یا کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔

جماعت احمدیہ ایک صدی سے اپنے مقدس بانی سلسلہ علیہ السلام سے ہم آہنگ ہو کر یہ منادی کر رہی ہے ۔

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

جنرل ضیاء الحق نے قدوسیوں کی یہ آواز ان سنی کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی ہلاکت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتباہ کے عین مطابق حیرت انگیز رنگ میں ایسے ہی طریق پر ہوئی کہ زمین نے بھی اسے قبول نہ کیا۔ صداقت اسلام کے اس نشان کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے عہد خلافت کے پہلے جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے موقع پر واضح الفاظ میں پیش گوئی فرما دی تھی کہ ۔

ہے ازل سے یہ تقدیر نمرودیت
آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی

یہی نہیں حضور نے اس حادثہ سے صرف چند روز قبل ۱۲ اگست ۱۹۸۸ء کے خطبہ جمعہ میں بھی متنبہ کیا تھا کہ وہ سزا سے بچ نہیں سکے گا۔ چنانچہ ایسا ہی عمل میں آیا۔ علم بن جاشیہ تو آنحضرتؐ کی بازپرس کے سات روز بعد چل بسا تھا اور ضیاء الحق چھٹے روز ہی ۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کو اپنے ہی طیارہ کی آگ میں بھسم ہو گیا۔

اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

☆☆

دہریت اور اسلام دشمنی کی حد یہ ہے کہ یوسف لدھیانوی صاحب نے اس عبرتناک سزا کو "رتبہ شہادت" سے تعبیر کرتے ہوئے یہ خامہ فرسائی کی ہے کہ:

"ملحدین و منافقین نے اس سانحہ پر مسرت کے شادیانے بجائے۔ چنانچہ ایک لادین جماعت کے کارکنوں نے اس پر مٹھائیاں تقسیم کیں اور رافضی ٹولے نے بہت سے مقامات پر جشن منائے لیکن شاید سب سے زیادہ خوشی کا اظہار قادیانی جماعت نے کیا۔ روزنامہ جسارت کراچی کی اطلاع کے مطابق:

"قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے صدر ضیاء الحق کے طیارے کے کریش کرنے کی ذمہ داری قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مرزا طاہر نے ۱۹ اگست کو برطانیہ میں قادیانی ہیڈکوارٹر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ صدر ضیاء الحق کی موت حق وصداقت کا فیصلہ ہے اور جماعت احمدیہ کی فتح کا کھلا نشان ہے۔ مرزا طاہر نے کہا کہ میں نے اپنی ۱۲ اگست کی تقریر میں واضح طور پر کہا تھا کہ اگر صدر ضیاء الحق نے معصوم احمدیوں پر ظلم وتشدد ختم نہ کیا اور زیادتیاں کرنے سے باز نہ آیا تو خدا اسے پکڑے گا اور خدائی عذاب سے نہ بچ سکے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے لازماً سزا دے گا۔ میری تقریر کے چند روز بعد مولا کی تقدیر ظاہر ہوئی۔ احمدیت کی نصرت کا ایسا نشان ظاہر ہوا جس پر احمدیت ہمیشہ ناز کرے گی۔ مرزا طاہر نے کہا کہ صدر ضیاء الحق کی موت پر اس لئے خوشی ہے کہ احمدیت کی فتح کا کھلا نشان ظاہر ہوا۔ صدر ضیاء الحق قہر خداوندی کا شکار ہوئے ہیں کیونکہ میں نے بار بار اسے تنبیہہ کی تھی کہ وہ احمدیوں پر ظلم کرنے سے باز آ جائے۔ صدر ضیاء کو مہلت دی گئی لیکن اس نے نجات کا راستہ اختیار نہ کیا اور خدا کی ناراضگی کا شکار ہو گیا۔ انہوں نے تمام قادیانیوں کو کہا ہے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کریں"۔

(صفحہ ۳۳۱، ۳۳۳)

حضرت مصلح موعودؓ نے کیا خوب فرمایا تھا ۔

عبث ہیں باغ احمد کی تباہی کی یہ تدبیریں
چھپی بیٹھی ہیں تیری راہ میں مولا کی تقدیریں
تری تقصیریں ہی تجھ کو لے ڈوبیں گی اے ظالم
لپٹ جائیں گی تیرے پاؤں میں وہ بن کے زنجیریں

خلاصہ

الغرض کہاں تک ذکر کیا جائے پوری کتاب قلمی شعبدہ بازیوں کی مظہر، حق پوشی اور دجل و تلبیس کا ملغوبہ اور اکابر پرستی کا چلتا پھرتا نمونہ ہے جس سے یہ اندازہ کرنا بھی چنداں مشکل نہیں کہ اس پر آشوب اور پرفتن دور میں بولہبی کس طرح چراغ مصطفوی کو ہاتھ میں لئے گلشن اسلام میں آگ لگا رہی ہے۔

اے کاش تکذیب کی گھٹی کھانے والے ملاؤں کو یہ توفیق حق تعالیٰ سے عطا ہو جائے کہ وہ حضرت امام الزمان علیہ السلام کی درد دل میں ڈوبی ہوئی صدائے ربانی کو گوش ہوش سے سنیں اور مسیح وقت کے خلاف شوخیوں سے باز آ جائیں اور کم از کم یہ کہ وہ زبان استعمال کرنا ترک کر دیں جو دو ہزار سال قبل یروشلم کے صدوقیوں اور فریسیوں نے کی تھی ۔

اے عزیزو اس قدر کیوں ہو گئے تم بے حیا
کلمہ گو ہو کچھ تو لازم ہے تمہیں خوف خدا

فرش گل پر بھی وہ رنجور آئے
ہم سر دار بھی مسرور آئے
کھو گئے وسعت صحرا میں کہیں
جو ترے در سے ذرا دور آئے
ہمکلامی کے لئے شرط ہے کیا
چاہئے والا سر طور آئے
تونے آزاد بنایا تھا ہمیں
حشر کے روز تو مجبور آئے
فیصلہ کے لئے اے مالک حشر!
دست بستہ ترے مفرور آئے
تم نہیں آئے تو پھر اس سے غرض
روز روشن شب دیجور آئے
اس زمیں کے لئے لازم تھا یہی
آسماں سے کوئی دستور آئے
دل میں ہو زخم، تو پھر اشک ہی کیوں
کیوں نہ خون دل رنجور آئے
رسن و دار کو حسرت ہی رہی
پھر کوئی صورت منصور آئے
ہوگئے مر کے ترے اور قریب
ہم یہ سمجھے تھے بہت دور آئے
دل کی ویرانی ہے ایسی جیسے
کربلا میں شب عاشور آئے
زندگی مردوں میں پھونکیں ناہید
ہاتھ اگر اپنے کوئی صور آئے

(عبدالمنان ناہید)

بین المذاہب سمپوزیم لجنہ اماء اللہ کینیڈا

مؤرخہ ۳۱ مارچ بروز اتوار بعد دوپہر ۳ بجے "بیت الاسلام" میں لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے زیر اہتمام بین المذاہب سمپوزیم منعقد ہوا جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہود، عیسائی، سکھ، ہندو، زرتشت، NATIVE، بدھ اور اسلام یعنی کل آٹھ مذاہب کی نمائندگان نے مجوزہ عنوان:

THE ROLE OF RELIGION IN OUR CONTEMPORARY SOCIETY

پر اپنے مذاہب کی رو سے خیالات کا اظہار کیا۔

تقریباً ۳۰۰ مستورات حاضر تھیں جن میں سے ۴۵ غیر از جماعت بہنیں تھیں۔ دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (امۃ الرفیق طاہرہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد